# تعلیم و تعلم

پہلا حصہ

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور

کیواسطے

امریکن مشن پریس لدھیانہ میں پادری ... صاحب کے اہتمام سے چھپی

# تعلیم در تعلیم



## پہلا باب

### دنیا کی پیدایش کے بیان

میرے پیارے لڑکو مین جانتا ہون کہ تمنے سُنا ہے کہ خدا نے
جہان کو پیدا کیا کیا انسان جہانکو پیدا کر سکتا تھا؟ ایسا جہان
بنانا کسی انسان کو ممکن نہین ہے - صندوق اور ٹوکری وغیرہ
آدمی بنا سکتا ہے - اگر تم ایک بڑھی کو کسی کوٹھری مین لیجا
کے حکم دو کہ جب تک صندوق نہ بنا چکو تب تک باہر نہ آو لیکن
اوسکو نہ لکڑی نہ اور کوئی چیز دو جس سے وہ صندوق بنائے
تو کیا صندوق بنا سکیگا کبھی نہین - وہ تو صندوق نہین بنا سکتا

اگر اوسکے پاس کوئی چیز نہو جس سے اوسکو بنائے - لکڑی یا کوئی
اور چیز اوسکو ضرور ہے + مگر خدا کو جہان بنانے کے واسطے کوئی
چیز ضرور نہ تھی + اوس نے صرف حکم کیا اور وہ ہو گیا + بغیر سامان
کے کسی چیز کو بنانا اسی کو پیدا کرنا کہتے ہین + خدا کے سوا اور کوئی
کسی چیز کو پیدا نہین کر سکتا ہے + تم جانتے ہو کہ خدا کس واسطے
خالق کہلاتا ہے ؟ اس واسطے کہ اوس نے سب چیزین پیدا کین +
صرف ایک ہی پیدا کرنے والا ہے - نہ فرشتے نہ انسان کوئی
چیز پیدا کر سکتے ہین - ایک قطرہ پانی یا ایک چھوٹی مکھی بھی
نہین + تم جانتے ہو کہ خدا نے چھہ دن مین جہان کو پیدا کیا
مین تمکو بتاؤنگا کہ اوسنے ہر ایک دن مین کیا کیا +

پہلے دن خداوند نے کہا کہ اُجالا ہوا اور اُجالا ہو گیا +

دوسرے دن خدا کے حکم سے اوپر کا پانی نیچے کے پانیون سے
جدا ہوا اور ہوا پیدا ہوئی +

تیسرے دن خدا نے حکم کیا کہ پانی ایک جگہہ پر جمع ہوا ور
خشکی نظر آئے + خدا نے خشکی کو زمین کہا اور پانی کو سمندر ہم
خشکی پر چل سکتے ہین لیکن سمندر پر نہین سمندر ہمیشہ لہرین
مارتا ہے مگر وہ اوس گہری جگہہ سے جہان خدا نے اوس کو

رکھا ہے کبھی باہر نہین آسکتا پھر خدا کے حکم سے سب چیزین زمین سے پیدا ہوئین + تم مجکو تبلا سکتے ہو کہ کون کون چیزین زمین سی اگتی ہین ہ گھاس غلّہ درخت اور پھول +

چوتھے دن خدا کے حکم سے سورج اور چاند اور ستارے پیدا ہوئے + خدا نے فرمایا کہ سورج ہر فجر کو نکل آئے اور ہر شام کو غائب ہو جائے - کیونکہ خدا نے نہین چاہا کہ ہمیشہ روشنی ہو بلکہ یہ بہتر جانا کہ رات کو اندھیرا ہو تاکہ ہم آرام کرین + خدا نے چاند اور ستارون کو پیدا کیا کہ رات کو روشنی دین + ستارے اتنے ہین کہ ہم اونکو شمار نہین کر سکتے +

پانچوین دن خدا نے جاندارون کو بنانا شروع کیا + اوسنے حکم کیا اور پانی مچھلیون سے بھر گیا - اور پرندے ہوا مین اڑے اور درختون پر بیٹھے +

چھٹے دن خدا کے حکم سے مواشی زمین سے پیدا ہوئے یعنی بھیڑ یا گائے گھوڑے وغیرہ اور ہر طرح کے کیڑے مکوڑے جیسے شہد کی مکھی اور چونٹی وغیرہ کیڑے جو زمین پر رینگتے ہین + آخر کو خدا نے آدمی کو بنایا + خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنے مانند بنائین سو خدا نے زمین

کی خاک سے آدمی کو بنایا - اور اوس کے نتھنوں مین زندگی
کا دم پھونکا + آدمی دو جزو سے بنا ہے یعنی روح اور جسم
سے + عقل روح کی ایک قوت ہے یعنی جس سے انسان خدا
پر دھیان کرسکتا ہے +

بعد اوس کے خدا نے آدم کی ایک پسلی کو نکال کے
حوّا کو بنایا تب خدا نے ساری زمین کو آدم اور حوّا کی تابع
کیا اور اونکو برکت دی اور اون کو باغ عدن مین رکھا
تاکہ آدم باغ کی حفاظت کرے +

جب خدا اپنے سب کام تمام کرچکا تو اوس نے
دیکھا کہ بہت اچھا ہے کیونکہ سب چیزین بہت خوبصورت
تھین + دلچسپ ہوا بہتی تھی اور زمین سبز گھاس اور رنگ
برنگ کے پھولون سے ملبّس تھی - چاند اور سورج کے
روشنی خوشنما تھی - پرندے اور مواشی تمام جاندار آپس مین
میل رکھتے اور خوش تھے پر آدم اور حوّا سب سے زیادہ
خوش تھے کیونکہ وہ خدا کو پیار کرتے تھے + تم جانتے ہو
کہ ہفتے کے سات دن ہین + ساتوین دن خدا نے اپنے
تمام کامون سے آرام کیا + اس لیئے ساتوین دن کو مقدّس

ٹھہرایا + خدا نے حکم دیا کہ ہم ساتوین دن کو دنیوی کامون سے آرام کرین اور اوس کو خدا کا دِن جانین + یہ سبت کا دِن ہے جو خدا کی عبادت کے واسطے مقرر ہے جیسا فرشتے آسمان پر ویسا انسان کو زمین پر خدا کی ستایش اور تعریف کرنی چاہیے + میرے پیارے لڑکو کیا تم بھی کبھی خدا کی تعریف کرتے ہو؟ خدا چھوٹے لڑکون سے بہت خوش ہے اگر وہ دل سے اوس کی تعریف کریں + فرشتے ہمیشہ اپنے دل سے خدا کی تعریف کرتے ہین اور ہم کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیے + اب ہم پھر مختصر بیان کرین کہ خدا نے ایک ایک دن مین کیا بنایا +

پہلے دن روشنی دوسرے دن ہوا اور بادل + تیسرے دن زمین اور سمندر اور جو چیزین زمین پر اگتی ہین + چوتھے دن چاند سورج اور ستارے + پانچوین دن مچھلیان اور پرندے چھٹے دن مواشی اور کیڑے مکوڑے اور سب کے بعد آدم اور حوّا + ساتوین دن خدا نے آرام کیا +

---

# دوسرا باب

## آدم کے گنہگار ہونے کے بیان مین

---

تمکو یاد ہوگا کہ خدا نے آدم اور حوا کو ایک خوبصورت باغ مین رکھا - وہان وہ بہت خوشحال تھے اون کے درمیان کبھی ناموافقت نتھی - نہ بیماری نہ تکلیف اون پر پڑی + آدم اوس خوشنما باغ کی نگہبانی مین مشغول تھا لیکن یہ محنت کا کام نتھا کیونکہ باغ عدن مین نہ بڑی گرمی نہ بڑی سردی تھی اور نہ وہان ناقص گھاس اور نہ کانٹے زمین سے اُگتے تھے +

وہان ایک درخت تھا جسکا پھل کھانا آدم کو منع تھا + وہ نیک و بد کی پہچان کا درخت تھا خدا نے آدم کو فرمایا تھا کہ اگر اس درخت سے کھائیگا تو ضرور مر جائیگا + آدم اور حوا کو اجازت تھی کہ باغ کے اور سب درختون کا پھل کھائین -- اور اونکی یہ خواہش بھی نہ تھی کہ اوس درخت کا پھل جسکو خداوند نے اونکو منع کیا تھا کھائین + وہ خدا کو پیار کرتے تھے اور خدا اونکا رفیق تھا اور اون کے ساتھ گفتگو کیا کرتا تھا - اب تم سنو

کہ آدم اور حوّا کسطرح گناہ مین پڑے + تم جانتے ہو کہ بہت سے برے فرشتے ہین اور اونکا مالک شیطان ہی شیطان نے جانا کہ اگر آدم اور حوّا گناہ کرین تو وہ مرینگے اور جہنم مین پڑینگے + شیطان نے نہین چاہا کہ انسان ایسی خوش حالتمین رہے اور اپنے دل مین مضبوط ارادہ کیا کہ مین فریب سے اونکو اس درخت کا پھل کھلاؤنگا جسکا کھانا خداوند نے اونکو منع کیا ہی + سو شیطان سانپ کے بھیس مین باغکے اندر آیا اور حوّا کے نزدیک جاکر اوس سے چاپلوسی کے لبونسے کہنے لگا کہ تم کسواسطے اس درخت کا پھل نہین کھاتی ہو؟ حوّا نے کہا کہ خدا نے ہمین اس درختکے پھل کو کھانا منع کیا ہے اور کہا ہی کہ اسکو کھاؤگے تو مروگے + سانپ نے کہا نہین تم نہ مروگے بلکہ اس پھل کے کھانے سے خدا کے مانند دانا ہوگے + حوّا تو اوسکے کھانے سے ڈرتی لیکن جب دیکھا کہ وہ پھل اچھا اور دیکھنے مین خوشنما اور عقل بخشنے مین خوب ہی تو اوس پھل سے لیا اور کھایا اور آدم کو بھی دیا اور اوسنے کھایا + افسوس صد افسوس یون آدم اور حوّا کی خوشی کے دِن گذر گئے وہ گناہگار ہوئے اونکے دلمین یہ جانکے کہ ہمنے گناہ کیا ہے خدا سے خوف پیدا ہوا + جسوقت اونھون نے خدا کی آواز باغ مین سنی وہ بھاگ

گئے اور اپنے تئین باغ کے درختون مین چھپایا - وہ شرمانے
لگے اور انجیر کے پتّون کو سی کر اپنے لئیے لنگیان بنائین
خداوند نے آدم کو پکارا اور کہا کہ تم کہان ہو؟ آدم نے جواب
دیا کہ مین ڈرتا ہون اسواسطے کہ مین ننگا ہون اور مینے اپنے
تئین چھپایا - خداوند نے کہا کہ تمکو کس نے کہا کہ تم ننگے ہو کیا
تمنے اوس درخت سے کھایا جسکو مینے منع کیا؟ آدم نے کہا کہ
اس عورت نے جسے تو نے میرے ساتھ کر دیا مجھے اوس درخت
سے دیا اور مینے کھایا - خداوند خدا نے عورت سے کہا یہ کیا ہے
جو تو نے کیا؟ عورت بولی کہ سانپ نے مجھکو بہکایا اور مینے
کھایا - خدا اوس سے ناراض ہوا لیکن سب سے زیادہ سانپ سے
اور اوسے ملعون کیا اور کہا - تو اپنے پیٹ کے بل چلیگا اور
عمر بھر مٹی کھائیگا - پھر خدا نے عورت سے کہا کہ تو اکثر بیمار
ہوگی اور آدم تیرا مالک ہوگا اور تو اوسکی فرمانبرداری کریگی -
اور خدا نے آدم سے کہا کہ زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی
اور تکلیف کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اوس سے کھائیگا - اور وہ
تیرے لیے کانٹے اور اونٹ کٹارے اگائیگی اور تو کھیت
کا ساگ پات کھائیگا - تو اپنے منہ کے پسینے کی روٹی کھائیگا -

جب تک کہ زمین مین پھر نہ جائے کہ تو اوس سے نکالا گیا ہے۔ تو خاک ہے اور پھر خاک مین جائے گا ٭ یہ کیسی سخت سزا اون پر پڑی۔ آدم اور حوّا کو کیسا بڑا افسوس ہوا ہوگا! اوس سے زیادہ خدا نے اونکو اوس خوشنما باغ سے باہر نکال دیا اور پھر اوس باغ مین آنے نہ دیا اور اوسنے ایک فرشتے کو آتشی تلوار کے ساتھہ مقرر کیا کہ اوسکی راہ روکے ٭ تب خدا نے مہربانی کرکو اونکے واسطے چمڑے کے کُرتے بنا کے اونکو پہنائے ٭ شیطان نے چاہا کہ گناہ کے سبب سے آدم اور حوّا کی جان کو جہنم مین ہلاک کرے لیکن اوسکا مطلب پورا نہوا کیونکہ خدا کا ارادہ تہا کہ نجات دہندہ دنیا مین بہیجے کہ آدم اور حوّا اور اونکی اولاد کو جہنم سے بچائے اور اوسنے مسیح کے آنے کا وعدہ کیا ٭ اس سے آدم اور حوّا نے یقین جانا کہ ایک دن وہ لڑکا پیدا ہوگا جو آدمیون کو گناہ اور ہلاکت سے بچائے گا ٭ سو جب وہ باغ عدن سے نکالے گئے تو اس ایمان سے اونہون نے کچہہ تسلی پائی ٭ بہت دنون کے بعد مسیح دنیا مین آیا اور آدمیون کی نجات کے لیئے مصلوب ہوا ٭

---

# تیسرا باب

## قاین اور ہابیل کے بیان مین

باغِ عدن سے نکلنے کے بعد آدم اور حوّا کے دو بیٹے پیدا ہوئے - ایک کا نام قائن اور دوسرے کا ہابیل تھا + قاین شریر لیکن ہابیل نیک تھا اور خدا کو پیار کرتا تھا - ہابیل نے اپنے گناہون سے توبہ کرکے خدا سے معافی مانگی اور خدا نے اوسکے گناہون کو بخشا - قاین اور ہابیل اپنے باپ آدم کے موافق محنت کرتے تھے - قاین کسان ہوکے کھیتی کرتا تھا اور ہابیل گڑریا بنکے بھیڑون کو چراتا تھا + چند روز کے بعد یون ہوا کہ قاین اپنے کھیت کے حاصل مین سے خداوند کے لیے ہدیہ لایا - اور ہابیل بہی اپنی پلوٹھی اور موٹی بھیڑ بکریون مین سے لایا + خدا نے اونکو سکھلایا تھا کہ وہ پتھرون سے ایک مذبح بناکے اپنی قربانیان چڑھائین + یہ قربانیان یسوع مسیح کی نشانیان تھین کیونکہ وہ خدا کا برہ ہوکر آدمیون کے گناہون کے کفارہ کے واسطے مقرر وقت پر ذبح کیا گیا ہابیل نیک تھا

اور نیک نیتی سے اپنی قربانی کو خدا کے حضور مین گذرانا
اس لیئے خدا نے اوسکو اور اوسکے ہدیہ کو قبول کیا۔ لیکن
قاین برا تھا اور اوسکے دل مین شرارت تھی اس لیئے خدا نے
اوسکو اور اوسکے ہدیہ کو قبول نکیا۔ جب قاین نے یہ دیکھا تو
اپنے بھائی پر بہت غصہ ہوا + پھر خدا نے قاین سے کہا کہ
تجھے کیون غصہ آیا اگر تو اچھا کرتا تو کیا تو قبول نہوتا اور مین
تجھسے خوش نہوتا + اب تو گناہ پر غالب آ + لیکن قاین نے توبہ
نہ کی ۔ اور دیکھو وہ کیسے بڑے گناہ مین پڑا + ایک دن قاین
ہابیل کے ساتھ کھیت مین باتین کرتا تھا یکایک قاین اپنے بھائی
ہابیل پر اوٹھا اور اوسے مار ڈالا + ہابیل کا خون زمین پر بہا +
ہابیل بھلا آدمی تھا جو مرا + تب خدا نے قاین سے کہا تیرا بھائی
ہابیل کہان ہے؟ قاین نے شرارت سے جواب دیا کہ مین
نہین جانتا۔ کیا مین اپنے بھائی کا نگہبان ہون؟ مگر خدا نے
کہا کہ مینے تیرے بھائی کا خون زمین پر دیکھا اور تو ملعون ہے
تو اپنے ماباپ کو چھوڑکر دور ملک مین جا + تب قاین نے خدا سے
کہا کہ میری سزا سخت ہے مین برداشت نہین کرسکتا کہ جو مجھے
پائے مار ڈالیگا + اور خدا نے کہا کہ کوئی تجھے نہ مارے گا مگر

تو دور ملک مین جا + پس قاین دور ملک مین بھاگا اور وہان اپنے اور اپنی اولاد کے واسطے ایک شہر بنایا + وہ سب نافرمان اور شیطان کے فرزند تھے اور خدا کی پرواہ نہ کرتے تھے +

آدم اور حوّا کے دو نو بیٹے ایک ہی دن مین اون سے جدا ہوئے قاین دور ملک مین گیا - اور ہابیل مرگیا + جسوقت اونکے ماباپ نے اپنے پیارے بیٹے ہابیل کی لاش کو لہولہان ہوکے پڑی دیکھا تو نہایت غمگین ہوئے - لیکن اس سے زیادہ اون کا غم بڑھا جب اپنے بیٹے قاین کی شرارت یاد آئی + کیون اونہون نے شیطان کے کہنے کے موافق وہ پھل کھایا! اگر وہ اوس پھل کو نکھاتے تو وہ کبھی غمگین نہوتے + مگر خدا نے آدم اور حوا پر رحم کیا اور اونہین ایک اور بیٹا دیا اور اوسکا نام سیت تھا + سیت کی اولاد خدا ترس تھی اور خدا اونکو پیار کرتا تھا اور وہ خدا کے فرزند کہلاتے تھے +

## چوتھا باب

### طوفان کے بیان مین

قاین اور سیت کی اولاد بہت بڑھ گئی - آدم حوّا اور سیت

بڑی عمر پاکر مر گئے + اون دنون مین آدمی کی عمر اکثر آٹھہ یا
نو سو برس کی ہوا کرتی تہی لیکن رفتہ رفتہ نیک لوگ کم ہو گئے اور
شریر لوگ یہانتک بڑھے کہ آخر کو صرف نوح اور اوس کا گھرانا
خدا کا فرمان بردار تہا + خدا کی روح نوح کے دل مین تہی اور وہ
خدا کو پیار کرتا تہا + خدا آدمیون کی شرارت سے بہت ناخوش
ہوا اور اونکو سزا دینے کا ارادہ کیا + اور خدا نے نوح سے کہا کہ
مین بہت پانی برسا کر سب آدمیون کو سوا تیرے گھرانے کے
ڈبوؤنگا + تب نوح کو حکم دیا کہ ایک کشتی بنا + نوح نے ایک بڑی کشتی
بنائی جو پانی پر چلنے کے لائق تہی + اوس کشتی کو لکڑی سے بنایا
یعنی اوسنے بہت سے درخت کاٹکے اون کو اکٹھا باندھا۔ تب
کشتی مین ایک دروازہ بنایا اور سوا اوسکے ایک چھوٹی کھڑکی
بھی بنائی + نوح نے لوگون سے کہا کہ خدا جہان کو طوفان سے
ہلاک کریگا + اونکو نصیحت کی کہ شرارت سے توبہ کرین مگر اونہون نے
نے توبہ نکی اور عیش و عشرت کرتے رہے اور خدا کو کچھہ خیال
مین نہ لائے + خدا نے نہ چاہا کہ تمام جانور پرندے وغیرہ ہلاک
ہون سو اوس نے نوح سے کہا کہ ہر قسم کے پرندون مین سے
اور ہر قسم کے جانورون مین سے تھوڑے چنکے کشتی مین رکھہ

خدا کے حکم سے وہ سب کشتی مین گئے + نوح نے دانہ گھاس
وغیرہ جانورون کیواسطے کشتی مین جمع کیا - اور کبوتر کوے چیل
ابابیل اور اور پرندے اور بیل بھیڑ بکریان اونٹ ہاتھی شیر ہرن
خرگوش اور اور چرند کشتی مین جمع تھے مگر خدا نے اونکو حلیم اور
فرمان بردار بنایا تھا کہ آپس مین لڑائی نکرین + بعد اوسکے نوح اور
اوسکی بی بی اور اوسکے تین بیٹے اور اوسکی دو بیٹیان سب آٹھ
آدمی کشتی مین سوار ہوئے + نوح نے دروازہ بند نہین کیا پر خدا
نے بند کردیا + تب نوح نے جانا کہ مجھے دروازہ کھولنا نہ چاہیئے
جب تک کہ خدا حکم نہ دے + جب پانی برسنے لگا اور رات دن
برابر برسا شریر و بدکار پچھتائے اور چلانے لگے کہ ہاے ہاے
ہمنے نوح کی بات کیون نہ مانی + جب پانی تمام زمین پر پھیلا
اور لوگ ڈوبنے لگے تو اونچے اونچے درختون اور بڑے بڑے
پہاڑون پر چڑھنے لگے تاکہ ڈوبنے سے محفوظ رہین مگر کوئی جگہہ
کیسی ہی بلند کیون نہ تھی اونکو ڈوبنے سے بچا نہ سکی کیونکہ
چالیس دن اور رات پانی برابر برسا اور یہان تک بڑھا کہ اونچے
اونچے پہاڑون کی چوٹیان چھپ گئین - تمام جانور چرند اور پرند
اور سب مرد عورت لڑکے سوا اونکے کہ کشتی مین تھے مرگئے + غرض

پانی کے سوا کچھہ دکھلائی نہ دیتا تھا اور کشتی پانی پر تیرتی تھی +
نوح قریب ایک برس کے کشتی مین رہا + پانی برسنے کے بہت
دنون کے بعد نوح نے دریافت کرنا چاہا کہ پانی کم ہوا یا نہین
تو ایک کوّے کو کھڑکی کیطرف سے اوڑایا - کوّا کشتی کو پسند
نکرتا تھا اسلیئے وہ نوح کے پاس واپس نہ آیا رات دن باہر رہا
جب نوح نے دیکھا کہ کوّا لوٹ کے نہ آیا تب ایک قُمری کو کھڑکی
سے اوڑایا - جب قمری نے پانی کے سوا کچھہ نہ دیکھا تو پھر وہ کشتی
مین واپس گئی - نوح نے اپنا ہاتھہ بڑہا کر اوسکو کشتی مین لے لیا
سات دن بعد نوح نے پھر اوسی قمری کو کھڑکی سے اُوڑایا -
شام کے وقت وہ قمری پھر آئی - اوسکی چونچ مین ایک تازی
پتّی زیتون کی تھی - تب نوح نے معلوم کیا کہ اب پانی زمین پر کم
ہوا - بعد سات دن کے اوسی قمری کو نوح نے پھر اوڑایا پھر وہ
اوسکے پاس واپس نہ آئی تب نوح نے جانا کہ زمین خشک ہو گئی
مگر وہ کشتی ہی مین رہا جبتک کہ خدا نے باہر جانے کی اجازت
نہ دی + آخر کو خدا نے کہا کہ کشتی سے باہر جا تب نوح اور اوس کی
بی بی اور بیٹے اور بیٹیان اور سب چرند پرند اور کیڑے مکوڑے
جو نوح کے ساتھہ کشتی مین تھے نکلے + جب دروازہ کھلا ہو گا تب

بھیڑون کو نرم گھاس بیٹھنے کو ملی ہوگی بکریون کو اونچے پہاڑون پر
چڑہنا نصیب ہوا ہوگا تو کیسی خوش ہوئی ہونگی۔ پرندجب کشتی
سے نکلے ہون گے اور درختون پر بیٹھے ہونگے تب وہ بھی کیسی
خوشی سے باہم اوڑ اوڑکر بازی کرتے ہونگے کیسی خوش الحانی
اور خوش آوازی سے چہچہاتے ہونگے۔ نوح اور اوسکے گھرانے
نے پہاڑون اور میدانون پر نظر کی ہوگی اور شریرون اور
بدکارونکا کچھ نشان بھی نہ پایا ہوگا۔ نوح خدا کے فضل اور مہربانی
سے جس سے وہ اور اوسکا گھرانا طوفان سے محفوظ رہا یاد
رکھتا تہا - اسلیئے اوسنے پتھرون سے ایک قربان گاہ بنائی
اور جانورون اور پرندون کو ذبح کرکے خدا کو قربانی چڑہائی
خدا اس قربانی سے بہت خوش ہوا اور بڑی مہربانی سے نوح
سے وعدہ کرکے کہا کہ مین پھر کبھی زمین کو نہ ڈبوؤنگا جب
پانی برسے تو تم مت ڈریو آسمان پر تم ایک دھنک دیکھوگے
یہ اس بات کا کہ مین اپنا وعدہ یاد رکھتا ہون نشان ہوگا +

میرے پیارے لڑکو کیا تمنے دہنک کو دیکھا ہے ؟ وہ
کیسی بڑی ہے اور اوسکے کیسے خوبصورت رنگ ہین - یہہ
ہمکو خدا کی اوس مہربانی کو یاد دلاتی ہے کہ وہ جہانکو نہ ڈبوئیگا +

اے عزیز لڑکو جیسا خدا نے اپنی بڑی مہربانی سے نوح اور
اوسکے گھرانے کو بچایا اس لئے کہ وہ اوسپر ایمان لائے اور
اوسکے حکم کے موافق کشتی مین گئے اسی طرح خدا ہمکو گناہ کے
طوفان سے آخری دن بچایگا اگر ہم اوسکے حکم کے موافق خداوند
یسوع مسیح پر ایمان لائینگے۔ لیکن وہ جو ایمان نلائینگے
تو وہ اون شریرون کے مانند جو طوفان مین ڈوب گئے ہلاک
ہوجائینگے ٭

# پانچوان باب

## ابرہام کے بیان مین

جب خدا نے دیکھا کہ سب آدمی بُت پرستی مین پڑے ہین
تب اوسنے کہا کہ مین ایک آدمی چُنونگا اور اوسکو سکھلاؤنگا
کہ مجھکو پیار کرے اور میرا بندہ ہو ٭ ایک شخص اوسوقت تھا
جسکا نام ابرہام تھا۔ اوسکا خاندان اور رشتہ دار بھی بُتونکی
پرستش کرتے تھے ٭ خدا نے ابرہام سے کہا کہ تو اپنے گھر اور
ملک کو چھوڑ اور اوس ملک مین جسے مین دکھاؤن جا اور مین

تجکو برکت دونگا اور تیری نگہبانی کرونگا - ابرہام نہین جانتا تہا
کہ مجہے کہان جانا ہے تو بہی گیا اسواسطے کہ خدانے اوسے کہا
کہ جا ؛ ابرہام بہت فرمان بردار تہا - اوسکی جورو کا نام سرہ تہا
جسکو وہ بہت پیار کرتا تہا + سرہ ابرہام کے ساتہہ گئی + ابرہام
کے بہت سے گلّے اور نوکر تہے - وہ سب اوسکے ساتہہ تہے - وہ
جنگلون اور پہاڑی ملکون مین خیمہ کہڑا کرکے اوسمین رہتے تہے
ابرہام نے بڑی دور تک سفر کیا آخرکو وہ ایک بہت اچہے ملک
مین پہنچا جسمین گہاس اور غلہ بہت تہا - یہ وہی ملک تہا جو خدانے
ابرہام کے رہنے کے واسطے چُنا تہا وہ کنعان کا ملک کہلاتا تہا
جہان جہان ابرہام کا خیمہ کہڑا ہوا اوسنے خدا کی عبادت کیلیئے
ہر جگہہ پتہرون کی ایک قربانگاہ بنائی اور قربانی گذرانی + ابرہام
نے تو سچے خدا کو جانا مگر کنعان کے لوگ بُت پرست تہے - خدا
نے کئی بار ابرہام سے کلام کیا اور کہا مین تجہکو برکت دونگا
اور تیری خبرداری کرونگا - کوئی تجہکو نقصان نہ پہنچائے گا +
خدا ابرہام سے خوش تہا کیونکہ جب اوسنے اوسے گہر چہوڑنے
کو کہا اوسنے اپنا گہر چہوڑدیا اسلیئے وہ خلیل اللہ یعنی خدا کا
دوست کہلاتا تہا +

پیارے لڑکو ہمکو بھی مناسب ہے کہ ابرہام کے مانند خدا کے حکمون پر جو اوسکے کلام مین ہین عمل کرین + خدا تمکو نہین کہتا کہ اپنا گھر چھوڑ دو مگر وہ تمکو یہ کہتا ہے کہ تم نیک عمل کرو سچ بولو۔ اور خدا اور اپنے پڑوسی کو پیار کرو اور اوسنے وعدہ کیا ہے کہ اپنے بندون کو بہشت مین پہنچاؤنگا + اگر تم خدا کی فرمانبرداری کروگے تو خدا کے فرزند ٹھہروگے + خدا کے فرزند کیسے مبارک ہین +

## چھٹوان باب

### ابرہام سے لڑکے کا وعدہ کیٔ جانے کے بیان مین

---

ابرہام اور سرہ کنعان کی زمین مین خیمے مین رہتے تھے اونکے کوئی بیٹا نہ تھا ۔ اس سبب سے ابرہام اور سرہ رنجیدہ اور مغموم رہتے تھے ابرہام کی عمر سو برس اور سرہ کی قریب نوے برس کی تھی + ایک رات خدا نے ابرہام سے کہا کہ خیمہ سے باہر آ اور آسمان پر دیکھ اور ستارون کو گین اگر تو اونہین گن سکے تیری اولاد ایسی ہی ہوگی جیسے آسمان کے ستارے ہین اور

وہ کنعان کی زمین پر رہین گے اور بُت پرست یہان سے
نکلجائینگے + ابرہام کے ابہی تک کوئی بیٹا نتہا توبہی اوسنے
خداکے وعدے پر اعتقاد رکہا اور خدا کے کلام کو یقین
جانا + یہ بہت مناسب تہا کیونکہ خدا کا کلام حق ہے وہ اپنے
وعدے کو یاد رکہتا ہے + ایک دن ابرہام دوپہر کو اپنے خیمہ
کے دروازے پر بیٹہا تہا اوسوقت بڑی گرمی تہی لیکن
خیمہ درخت کے نیچے تہا + ابرہام نے اپنی آنکہین اوٹہاکر
نظر کی دیکہا کہ تین شخص اوسکے پاس کہڑے ہوئے تہے وہ
اونکے استقبال کے واسطے دوڑا اور زمین پر جہکا اور انسے
کہا اے میرے خداوندا گر تجہپر تیری مہربانی ہے تو اپنے بندے
کے پاس سے چلے نہ جائیے کہ تہوڑا سا پانی لایا جاے اور آپ
اپنا پانون دہوکر اوس درخت کے نیچے آرام کیجیے میں تہوڑی
روٹی لاتا ہون تازہ دم ہوجیے بعد اوسکے آگے جائیے کیونکہ
اسلیئے اپنے بندے کے یہان آئے ہین تب اونہون نے
کہا یونہین کر جیسا تونے کہا تم کیا خیال کرتے ہو کہ یہ کون شخص
تہے ؟ یہ فرشتے تہے جو آدمیون کی صورت مین آسمان سے
آئے تہے اور خدا کا پیغام ابرہام کے واسطے لائے تہے +

خدا کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے فرشتون کو
آدمیون کے پاس بہیجتا ہے + وہ اکثر ہمارے پاس ہوتے
ہین پر ہم اونہین دیکہہ نہین سکتے + وہ فرشتے خیمے کے باہر
درخت کے سایہ مین بیٹھے + سرہ خیمہ مین تھی + ابرہام نے
سرہ سے کہا تہوڑا آٹا لیکر روٹی پکا اور ابرہام اپنے گلّہ کیطرف
دوڑا اور ایک موٹا بچھڑا ذبح کرکے اپنے نوکرون سے جلدی
پکانے کو کہا - بعد تیاری کے یہ اور مکھن اور دودھ ابرہام
نے اون کے آگے رکھا - وہ تینون کہانے لگے اور ابرہام
اون کے آگے کھڑا تھا - تب اونھون نے ابرہام سے کہا
تیری جورو سرہ کہان ہے ؟ ابرہام نے جواب دیا کہ وہ
خیمے مین ہے - تب اون مین سے ایک نے کہا کہ سرہ کے
ایک بیٹا ہوگا + سرہ خیمہ کے دروازے مین یہ بات سُنتی
تھی اور ہنستی تھی کیونکہ وہ بوڑھی تھی + تب فرشتہ نے
کہا کہ سرہ کسواسطے ہنسی ہے اوسکے سچ مُچ ایک بیٹا ہوگا
تب سرہ نے کہا مین نہین ہنسی کیونکہ وہ ڈرگئی تھی پر اوسنے
کہا کہ البتہ ہنسی + تب تینون مرد اوٹھے اور چلے گئے + ابرہام
تھوڑی دور تک اون کے ساتھہ گیا اور پھر اپنے خیمہ مین آیا +

خدانے اپنے وعدے کو پورا کیا + ایک سال کے بعد سرہ کے
ایک بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام اضحاق رکھا + وہ اچھا لڑکا تہا اور
خدانے اوسے پیار کیا + ابرہام اور سرہ اپنے اس چھوٹے
لڑکے سے بہت خوش ہوئے + یہ ابرہام پر فرض تھا کہ خدا
کے وعدے پر اعتقاد رکھے اور خدا ابرہام سے خوش تہا کیونکہ
وہ اوسکے وعدے پر اعتقاد کرتا تہا + سرہ نے پہلے یقین نکیا لیکن
بعد اوسکے یقین کیا اور خدا اوس سے راضی ہوا +

میرے پیارے لڑکو تمکو بہی خدا کے وعدونپر اعتقاد رکھنا
چاہیئے + خدانے وعدہ کیا ہے کہ جو اوس سے مانگے گا تو وہ
اوسکو روح القدس دیگا۔ اوس سے دعا مانگو تاکہ تمہین بہی
روح القدس ملے ۔ وہ اپنے وعدے کو پورا کریگا +

# ساتوان باب

## ابرہام کے ایمان کی آزمایش کے بیان مین

---

جب اضحاق جوان ہوا تو وہ تینون خیمہ مین رہتے تہے +
وہ خدا کو اور آپس مین ایک دوسرے کو بہت پیار کرتے تہے +

تم جانتے ہو کہ ابرہام بڑا مالدار تہا - اوسکے بہت گائین اور گدھے و بکریان اور بھیڑین اور نوکر چاکر اور چاندی سونا تھا لیکن یقین ہے کہ اپنے سارے مال سے زیادہ اپنے اکلوتے بیٹے اضحاق کو عزیز جانتا تہا پر خدا کو اوس سے بہی زیادہ دوست رکھتا تہا + ابرہام نے اس لیئے خدا کو سب سی زیادہ جانا کہ جو کچھ اوسکا تہا خدا نے اوسے دیا تہا + خدا نے کہا کہ مین ابرہام کو آزماؤنگا تا دیکھون کہ وہ مجھکو سب دُنیوی چیزون بلکہ اپنے بیٹے اضحاق سے بہی زیادہ پیار کرتا ہے یا نہین + تمنے سُنا ہی کہ ابرہام کس طرح خدا کے حضور مذبح پر قربانی چڑہایا کرتا تہا + اب خدا نے ابرہام سے کہا کہ اپنے پیارے بیٹے اضحاق کو لے اور اُوسی جگہہ مین جو مین تجھے دکھاؤنگا قربانی کے لیئے چڑہا + ابرہام نے قربانی کی لکڑیان گدھے پر لادین اور دو نوکر اور اضحاق کو ساتھ لیکے تین دِن تک برابر چلا گیا + آخر دور سے اونہون نے ایک بلند پہاڑ دیکھا ابرہام یہ معلوم کرکے کہ یہ وہی جگہہ ہے جہان مجھے قربانگاہ بنانا ہوگا اپنے نوکرون سے کہا کہ تم یہان گدہے کے ساتھ ٹھہرو جبتک مین اور میرا بیٹا پہاڑ پہ جا کر خداوند کا سجدہ کرین + اوسنے گدھے سے لکڑیان اوتار کر اضحاق پر رکھین اور

چھری اپنے ہاتھہ مین لی اور ابرہام اور اضحاق ساتھ ساتھ پہاڑ پر
گئے + اضحاق نہ جانتا تہا کہ میرا باپ مجکو قربانی چڑہانے لیئے جاتا ہو
اوس نے خیال کیا کہ میرا باپ کوئی بھیڑ چڑہاوے گا اسلیئے
اوسنے پوچھا کہ اے باپ یہان آگ اور لکڑی تو موجود ہے
لیکن برّہ کہان ہے؟ ابرہام نے جواب دیا اے میرے بیٹے
خدا برّہ کی تدبیر کریگا لیکن ابرہام نے اضحاق سے نہین کہا کہ
تو ہی برّہ ہوگا + آخر وہ پہاڑ کی چوٹی پر پہونچے اور ابرہام نے
پتھر لیکر ایک مذبح بنایا اور اضحاق کی پیٹھہ سے لکڑیان اوٹھاکر
اوسپر رکھین + اب وقت آپہنچا کہ اضحاق جانے کہ کون برّہ
ہوگا + ابرہام نے اپنے بیٹے اضحاق کو باندہا اور لکڑیون پر بھیڑ
کے مانند ڈالدیا اور چھری لیکر اپنا ہاتھہ اوٹھاکر چاہا کہ اضحاق
کو ذبح کرے اوسوقت اوس نے ایک آواز سُنی جو کہتی تہی
ابرہام ابرہام یہہ ایک فرشتے کی آواز تہی اوسنے کہا اپنے بیٹے
کو ذبح مت کر نہ اوسکو کچھہ ضرر پہنچا اس لیئے کہ اب خدا نے
جانا کہ تو خدا کو پیار کرتا ہے کیونکہ تونے اپنا اکلوتا بیٹا بھی اوسکو
دیا + ابرہام نے اوسوقت کیسی خوشی سے اضحاق کو رسّی سے
کھولا ہوگا + ابرہام نے ایک بھیڑ اجھاڑی مین سینگون سے پہنسا ہوا

دیکھا اوسے لیکر مذبح پر چڑہایا + فرشتے نے آسمان سے ابرہام
کو پکارکر کہا کہ خدا تجہ سے بہت راضی ہے کہ تو نے اوسے اپنا
بیٹا دیا اور خدا تجھے برکت دیگا اور تیری نسل کو آسمان کے
ستارون کی مانند بڑہایگا اور تیری نسل سے زمین کی ساری
قومین برکت پائینگی + یہ نسل خداوند یسوع مسیح ہے جو بہت
دن کے بعد کنواری مریم سے پیدا ہوا اوسکے وسیلہ سے سب
قوم برکت اور نجات پاتی ہین + بعد اسکے ابرہام و اضحاق دونو
پہاڑ سے اوترکے نوکرون کو ساتھہ لیکر گھر گئے +

پیارے لڑکو ابرہام کی اس فرمانبرداری پر غور کرو کہ وہ سب
ایماندارون کے لیئے کیسا اچہا نمونہ ہے +

## آٹھوان باب

### یعقوب کے بیان مین

---

ابرہام اور سرہ بہت بوڑہے ہوئے آخر سرہ نے وفات
پائی اور ابرہام نے چاہا کہ اوسے دفن کرے + لیکن کنعان
کی زمین سے ایک ٹکڑا بہی اوسکی ملک مین نہ تہا کہ اوسکو

دفن بنائے اسلیئے اوسنے کنعان کے باشندون سے ایک کھیت خریدا اوسمین ایک غار اور بہت سے درخت تھے + ابرہام نے سرہ کی لاش کو اوسی مین دفن کیا + آخر ابراہام بہی مرگیا اوسکو بہی اوسکے بیٹے اضحاق نے اوسی مین گاڑا + اضحاق نے ایک نیک عورت ربقہ نامے کے ساتھہ بیاہ کیا اور اوسکے دو لڑکے پیدا ہوئے اونکے نام عیسو و یعقوب تھے - وہ اگرچہ توام پیدا ہوئے تھے مگر باہم مختلف المزاج تھے + یعقوب عیسو سے بہت نیک تہا اور خدا کو پیار کرتا تہا - جب عیسو جوان ہوا جنگلی جانورون کا شکار کرکے گھر لاتا تہا اور اوسکو بھون کر آپ اور اپنے باپ کو کھلاتا تہا + عیسو مین شکار کرنے اور گوشت پکانے کے سبب کچھ برائی نہ تھی مگر اوسکا دل خراب تہا خدا کا کچھ خیال نکرتا اپنا کہانا پینا خدا سے زیادہ مانتا تہا + یعقوب گڈریا تہا اور خدا کی بندگی کیا کرتا تہا - اضحاق نے عیسو کو لیکن ربقہ نے یعقوب کو پیار کیا اور خدا بہی یعقوب کو پیار کرتا تہا پر عیسو کو نہین چاہتا تہا اور عیسو اور یعقوب کے درمیان قدیم سے دشمنی تھی + ایک روز عیسو نے کہا کہ میرے باپ کی وفات اب قریب ہے تب مین اپنے بہائی یعقوب کو مار ڈالونگا + ربقہ یہ سنکر ڈری اور یعقوب کو بلا کر کہنے لگی کہ تیرا بہائی

تجھے قتل کیا چاہتا ہے اسلیئے تو اپنے ماموں کے پاس کہ یہانسے
بہت دور ہے چلا جا اور اوس پاس قیام کر۔ جب عیسو کی خفگی
جاتی رہے گی مین تجھے پھر بلاونگی۔ یعقوب نے اپنی ماںکی نصیحت
سُنی اور اپنے باپ سے رخصت ہوا۔ اضحاق نے اوسکو پیشتر
سے برکت دی تہی چلتے وقت سوا ایک لاٹھی کے گھر سے اور
کچھ اوسنے نہ لیا پیادہ پا تنہا روانہ ہوا۔ یعقوب تنہائی و سفر کی
درازی سے بہت غمگین تھا اور اوس ملک کی راہ سے بھی ناواقف
تھا۔ راہ مین نہ کوئی مکان تھا اور نہ کوئی خیمہ کہ اوسمین اوترتا اور
آرام لیتا جہان پاتا وہان پڑ رہتا تھا۔ اس حال مین وہ ایک جگہ
اوترا اور رات بھر وہان رہا کیونکہ سورج ڈوب گیا تہا۔ تب اوسنے
اوس جگہ کے پتھرون مین سے ایک کو اوٹھا کر اوسے اپنا تکیہ
کیا اور لیٹ کے سو گیا اور خواب دیکھا۔ اور کیا دیکھتا ہے کہ ایک
سیڑھی زمین پر دھری ہے اور اوسکا سر آسمان کو پہنچا ہے
اور دیکھو خدا کے فرشتے اوسپر سے چڑھتے اوترتے ہین اور
دیکھو خداوند اوسپر کھڑا ہے اور اوسنے کہا کہ مین خداوند تیرے
باپ ابرہام کا خدا اور اضحاق کا خدا ہون مین یہ زمین جسپر
تو لیٹا ہے تجھے اور تیری نسل کو دونگا اور تیری نسل ایسی ہوگی

جیسے زمین کی گرد - اور تو پچھم پورب اوتر دکھن کو پھوٹ نکلیگا - اور زمین کے تمام گھرانے تجھسے برکت پائینگے اور دیکھ مین تیرے ساتھ ہون اور ہر جگہہ جہان کہین تو جائے تیری نگہبانی کرونگا اور تجکو اس ملک مین پھر لاونگا بلکہ مین تجکو جبتک کہ اپنا سب کہا ہوا پورا نکرونگا نہ چھوڑونگا ؛ تب یعقوب نیند سے چونکا اور کہا کہ یقیناً خداوند اس جگہہ ہے اور مین نہ جانتا تھا اور وہ ہراسان ہوا اور بولا کہ یہ کیا ہی ڈرونا مقام ہے سو کچھہ اور نہین مگر خدا کا گھر اور آسمان کا آستانہ ہے ؛ اور یعقوب صبح سویرے اوٹھا اور اوس پتھر کو جسے اوسنے اپنا تکیہ کیا تھا لیکے ستون کھڑا کیا او اوسکے سر پر تیل ڈالا اور اوس مقام کا نام بیت ایل رکھا اور یعقوب نے منت مانی اور کہا کہ اگر خداوند میرے ساتھہ رہے اور اوس راہ مین جسمین مین جاتا ہون میری نگہبانی کرے اور مجھے کھانے کو روٹی اور پہننے کو کپڑے دیتا رہے اور مین اپنے باپ کے گھر سلامت پھر جاؤن تب خداوند میرا خدا ہوگا اور یہ پتھر جو مینے ستون کھڑا کیا خدا کا گھر ہوگا ؛ یعقوب نے خدا کے وعدے کو یقین کیا اور خدا نے اپنے کلام کو پورا کیا -

اے پیارے لڑکو خدا تمہاری خبرداری کرتا ہے - وہ

آسمان سے اپنے فرشتون کو تمہاری حفاظت کو بہیجتا ہی جیسا اوسنے یعقوب کے ساتہہ کیا ‫٭

## نوان باب

### یعقوب اور لابن کی بیانین

---

جب یعقوب کے سفر کو بہت دن گذرے تو وہ ایک جگہہ مین پہونچا جہان بہت گہاس اور ایک کنوان تہا - اوس کنوئین کے مُنہہ پر ایک بڑا پتہر رکہا تہا اور گرد اوسکے بہت سی بہیڑین اور چند گڈرئیے بیٹہے تہے ‫٭ جس ملک سے یعقوب آتا تہا وہان پانی بہت کم تہا اس لیئے وہ کُنوان دیکہکر بہت خوش ہوا - اون گڈریونسے یعقوب نے پوچہا کہ تم لابن کو جانتے ہو؟ (یہہ یعقوب کا چچا تہا) اونہون نے کہا ہان ہم جانتے ہین ‫٭ تب یعقوب نے پوچہا کہ وہ اچہا ہے؟ کہا کہ ہان اور اوس کی بیٹی راخل اپنی بہیڑون کے ساتہہ یہان چلی آتی ہے ‫٭ یعقوب یہہ سُنکر بہت خوش ہوا اور دوڑکر اپنی چچیری بہن راخل کو چُوما اور اوس سے ملکر رویا ‫٭ یعقوب بہت دنون سے اپنے

کسی دوست سے نہ ملا تھا اسلیئے اپنی بہن سے ملکر بارے خوشی کے رویا۔ راخل اوسکو پہچانتی نہ تھی کہ یہ کون ہے۔ تب یعقوب نے کہا کہ مین تیرا چچیرا بھائی ہون بڑی دور سے آتا ہون۔ جب راخل نے یہ سُنا دوڑکر اپنے باپ لابن سے کہا کہ میرا چچیرا بھائی یعقوب آیا ہے اور کنوئین پر بیٹھا ہے۔ لابن خوش ہوکر دوڑا اور اوسے چومکر کہا کہ مین ہی لابن تیرا چچا ہون تو میرے گھر چل۔ یعقوب اوس کے یہان رہا اور اوس کی بھیڑین چرانے لگا۔ وہ اپنے کام مین بہت ایماندار تھا۔ لابن نے یعقوب سے بہت خوش ہوکر اپنی دو بیٹیان لیاہ اور راخل اوس کو بیاہ دین۔ یعقوب بیس برس اپنے چچا کے ساتھ رہا اور خدا نے اپنے وعدے کے موافق اوسکو بہت اولاد و دولت بخشی کیونکہ خدا اپنا وعدہ ہمیشہ پورا کرتا رہا۔ بعد اسکے یعقوب کو دل مین مان باپ اور وطن کی محبت نے جوش مارا اور خدا کا وعدہ یاد آیا جو اوسنے ابرہام سے فرمایا تھا کہ مین کنعان کا ملک تیری نسل کو دونگا اس لیئے کنعان کے ملک مین جانیکا ارادہ کیا *

---

# دسوان باب

## یعقوب اور عیسو کی ملاقات کی بیان مین

یعقوب نے اپنے چچا لابن سے کہا کہ مین نے بہت دن
تیری خدمت کی اب مجھے گھر جانے دے لیکن لابن نے اوسے
گھر جانے ندیا۔ بلکہ کچ خلقیان اوس سے کرنے لگا اس سبب
سے یعقوب نے اور بھی گھر جانا چاہا × ایک مرتبہ یعقوب کھیت
مین بھیڑین چراتے ہوئے سو گیا اوسنے خواب مین خدا کی
آواز سُنی کہ تو اپنے باپ کے گھر جا مین تیرے ہمراہ ہونگا جب
یعقوب جاگا راخل اور لیاہ کو بلاکر اپنا خواب سُنایا اور راخل اور
لیاہ نے بھی کہا کہ ہم تیرے ساتھہ چلین گے تب یعقوب نے
طیاری کی اور اپنا سب اسباب باندھکر اونٹون اور گدھون پر
لادا اور اپنی جورؤن اور گیارہ لڑکون کو اونٹون پر چڑھایا اور
اپنے نوکرون اور بھیڑون اور گایون اور گدھون اور بکریون
اور اونٹون کے ساتھ کوچ کیا ÷ جب لابن نے سُنا کہ یعقوب چلا
گیا تب خفا ہوکر اوسکا پیچھا کیا۔ جب یعقوب سے جا مِلا تو اوسکی

بہت سی منت کی کہ میرے ساتھہ لوٹ چل لیکن یعقوب نے
انکار کیا + اثناء راہ مین یعقوب نے سُنا کہ میرا بہائی ایسو آدمی
لے کر مجھسے ملنے کو آتا ہے - یعقوب نے خیال کیا کہ میرے
اور میرے لڑکون کے مارنے کو آتا ہے اس لئے یعقوب نے
خدا سے دعا مانگی کہ اے خداوند مجھے ایسو کے ہاتھہ سے بچا +
خدا نے اوسکی دعا سُنی - یعقوب نے یہ سوچا کہ اگر مین ایسو کو ہدیہ
بہیجون تو وہ جانے گا کہ یہ صُلح چاہتا ہے اور بہت سے اونٹ و
گدہے اور بہیڑ بکریان اپنے نوکرون کے ساتھہ اوس کے پاس
بہیجے اور تمام رات خدا سے دعا مانگتا رہا - جب صبح ہوئی یعقوب
نے دیکہا کہ ایسو مع چار سو آدمیون کے آتا ہے وہ فوراً اسکی
طرف چلا اور اوس تک پہونچتے سات مرتبہ زمین پر جُہکا - ایسو
بہی دوڑ کر یعقوب کے گلے لگا اور چوما وہ دونون ملکر بہت
روئے + جب یعقوب نے دیکہا کہ خدا نے میری سُنی اور میرے
بہائی کا دل مجہپر مہربان کیا تو بہت خوش ہوا + بعد اوسکے ایسو
نے راخل اور لیاہ اور چہوٹے لڑکون کو دیکہکر پوچہا کہ یہ کون ہین
یعقوب نے جواب دیا کہ یہ میری جوروان اور میرے لڑکے
ہین جو خدا نے اپنی مہربانی سے مجھے عنایت فرمائے ہین + تب

راخل اور لیاہ اور سب لڑکے زمین پر جھکے اور تعظیم کی + پھر ایسو نے یعقوب سے کہا کہ بہت سے قلّی مجھے راہ میں ملے تھے تو نے اونھیں کیون بھیجا؟ یعقوب نے کہا کہ وہ تیرے واسطے ہدیہ ہین تب ایسو نے کہا اس سے کیا فائدہ جو کچھ میرا ہے میرے لیئے وہ ہی کافی ہے مگر یعقوب نے ایسا اصرار کیا کہ ایسو کو وہ ہدیہ قبول کرنا پڑا + پھر ایسو نے یعقوب سے کہا کہ آ ہم دونون ملکر سفر کرین مگر یعقوب نے کہا کہ میرے ساتھ چھوٹے لڑکے اور بھیڑیان معہ بچون بہت ہین تیرے ساتھ جلد چلنے مین وہ مر جائینگے + تب ایسو اپنی قیام گاہ کو چلا گیا + یعقوب کو کنعان کی زمین مین رہنا منظور تھا اسلیئے وہ کنعان مین رہنے لگا +

اے عزیز لڑکو تمنے دیکھا کہ خدا یعقوب کو اپنے وعدے کے موافق کنعان مین پھر لایا - جب یعقوب بیتیل کو پہونچا جہان جاتے وقت اوس نے خواب دیکھا تھا تو اوسجگہہ پر قربانگاہ بنائی اور قربانی چڑہائی + خدا نے یعقوب پر بڑا رحم کیا تھا اس لیئے یعقوب نے اوسکے فضل اور مہربانی کا بہت شکر کیا + ہم لوگون پر بھی خدا بڑا رحیم ہے اور طرح طرح کے فضل و کرم ہمپر ظاہر کرتا ہے

اس لیئے ہمکو بہی واجب اور لازم ہے کہ اوسکو دل سے پیار کرین اور اوسکی نعمتون کی شکرگزاری کیا کرین ❊

# گیارھوان باب

## یوسف کے بیانمین

---

جب اضحاق نے وفات پائی عیسو اور یعقوب نے اوسے اوس غار مین جسمین ابرہام اور سرہ مدفون ہوئے تہے دفن کیا + وہ سب آخری دن پہر ایک ساتھہ اوٹھینگے اور اوس ملک مین جو کنعان سے بہتر ہے یعنی بہشت مین رہینگے + یعقوب معہ اپنے بال بچون کے کنعان مین رہنے لگا - اوسکے بارہ بیٹون مین بن یمین سب سے چہوٹا تہا + یوسف بن یمین کا بڑا بہائی بہت نیک جوان تہا + اوسکے دسون بڑے بہائی اپنے گلہ کی بہیڑین چراتے تہے + یعقوب یوسف کو زیادہ پیار کرتا تہا اور اوسکے لیئے ایک رنگین کرتا بنایا + اس لیئے دوسرے بہائیون کو اوس سے حسد اور دشمنی تہی + شیطان آدمیونکو حسد سکہاتا ہے + خدا سے دعا مانگنی چاہیئے کہ وہ اپنے فضل سے

حسد کرنے سے ہمکو بچائے * اب سنو کہ اون بہائیون نے
یوسف سے کیا ہی بدسلوکی کی * ایک روز یوسف نے ایک
خواب دیکہا کہ مین اپنے بہائیون کے ساتہہ کہیت مین غلہ
کے پولے باندہتا ہون اور میرے پولے کے سامنے میری
بہائیون کے پولے جہکے ہین * جب صبح ہوئی تو یہہ عجیب خواب
یوسف نے اپنے بہائیون سے بیان کیا وہ نہایت خفا ہو کر
بولے کہ کیا تیرا یہہ مطلب ہے کہ ہم سب تجہسے بڑے ہو کر تیرے
آگے سجدہ کرینگے ۔ اب بہ نسبت پیشتر کے اور بہی زیادہ وہ
سب عداوت کرنے لگے ۔ پہر یوسف نے ایک اور خواب
دیکہا کہ سورج اور چاند اور گیارہ ستارے میرے سامنے جہکتے
ہین * یہہ خواب بہی اوس نے اپنے باپ اور بہائیونکے آگے
بیان کیا * اوسکا باپ متعجب ہو کر بولا کہ کیا مین اور تیری مان اور
تیرے بہائی تجہے سجدہ کرینگے ۔ اوسپر اوسکے بہائیون کا کینہ اور
زیادہ بڑہا لیکن اوسکے باپ نے اس بات کو یاد رکہا * یوسف
کے بہائیون کو گلون کی کثرت کی وجہ سے چارے کی تلاش
مین گلون کے ساتہہ بہت دور جانا پڑا * بن یمین اور یوسف گہر
مین اپنے باپ کے پاس رہے * تہوڑے دنون کے بعد یعقوب

نے اپنے بیٹون کا حال دریافت کرنا چاہا اور یوسف سے کہا کہ
تو اپنے بہائیون کے پاس جا اور اونکی اور اونکے گلّونکی خیریت
میرے پاس لا * یوسف اپنے باپ کے حکم کے موافق تن تنہا
اپنے بہائیون کے تلاش مین چلا ۔ جب بہت دور گیا اور
بہائیون کا پتا نہ پایا تب ایک شخص اوسے ملا اور دیکہا کہ وہ
میدان مین گمراہ جاتا ہے ۔ اوسنے پوچہا کہ تو کسکو ڈہونڈہتا ہی
یوسف نے کہا کہ مین اپنے بہائیون کی تلاش مین ہون اگر
تم جانتے ہو تو بتاؤ کہ وہ کہان ہین ۔ تب اوس آدمی نے
اوسے وہ راہ بتائی جہان وہ گلّے چراتے تہے * ہنوز یوسف
دور ہی تہا کہ اوسکے بہائیون نے اوسے دیکہا اور پہچان کر
آپس مین کہنے لگے کہ دیکہو صاحب خواب آتا ہے ۔ آؤ ہم
اوسے مار کے کسی گڈہے مین پہینک دین اور اپنے باپ
سے کہین کہ اوسے کسی درندے نے پہاڑ کر کہا لیا * تب
اونہون نے اوسے پکارا اور اوسکے ساتہہ بدسلوکی کی جیسے
بکری شیر اور بہیڑیون کے بیچ مین ہو ویسا ہی یوسف اپنے
سخت دل بہائیون کے درمیان تہا ۔
وہ سب اوسی مار ڈالنے پر تیار تہے لیکن رُوبن نے کچہ رحم کہا کر

اور ون کو صلاح دی کہ اوسے قتل نکرو پر کسی کنوئین مین ڈالدو
اوسکے اس بہائی کا ارادہ تہا کہ مین اوسے کنوئین سے نکالکر
پوشیدہ اپنے باپ کے پاس پہونچاوونگا۔ تب اونہون نے
اوسکا خوبصورت کُرتا اوتار کر ایک خشک کنوئین مین ڈالدیا
ہرچند کہ اوسنے بہت سی گریۂ وزاری کی مگر اونہون نے اپنی
سخت دلی سے اوسکی ایک بہی نہ سُنی۔ بعد اس کے کہانے
کو بیٹھے ✤

## بارھوان باب

### یوسف کے بِکنے کے بیانمین

---

جس وقت یوسف کے بھائی روٹی کہانے بیٹھے اونہون
نے اسمعیلیون کا ایک قافلہ دیکھا جو اپنے اونٹون پر بلسان
اور گرم مصالحہ وغیرہ لادے ہوئے مصر کو جاتا تہا کہ اِن چیزونکو
بیچے اور روپیہ پیدا کرے۔ تب یہوداہ نے اپنے بہائیون
سے کہا کہ اگر ہم اپنے بھائی کو قتل کرین اور اوسکا خون چھپائین
توکیا نفع ہوگا آؤ اوسے اِن لوگون کے ہاتہہ فروخت کرین

اور اپنے تئین اوسکے خون سے بچائین کہ وہ ہمارا بھائی اور ہمارا گوشت ہی + اس بات پر دوسرے بھائی بھی راضی ہوئے اور یوسف کو کنوئین سے نکالکر سوداگرون کے ہاتھہ بیس روپیہ کو بیچا + وہ اوسے خرید کرکے اپنے ساتھہ لے گئے + پھر سب بھائیون نے یوسف کے کرتے کو بکری کے خون مین آلودہ کرکے اپنے باپ کے پاس لاکر کہا کہ ہمنے اوسے جنگل مین پایا ہے آپ اسکی شناخت کیجیے کہ آپ کے بیٹے کا کرتا ہے یا نہین؟ یعقوب نے اوسے پہچان کر یقین کیا کہ بلاشک یوسف کو کسی درندے نے پھاڑ ڈالا ہے اور اس صدمۂ عظیم سے بہت غمگین ہوا اور اپنے کپڑے پھاڑے اور مدت تک اپنے بیٹے کے غم مین رویا کیا + تمنے سُنا کہ حسد کے سبب یوسف کو اوسکے بھائیون نے فروخت کر ڈالا اور اپنا قصور چھپانے کے لیئے جھوٹ بولے + بعضے وقت لڑکے جھوٹ بول کے اپنا قصور چھپاتے ہین لیکن اس امر سے خدا کو زیادہ ناراض کرتے ہین +

میرے پیارے لڑکو یاد رکھو کہ خدا ہمیشہ تمکو دیکھتا ہے اور جھوٹ سے بہت نفرت رکھتا ہے اور جھوٹھون کو وہ اپنی ہمیشہ کی جلال والی بادشاہت مین رہنے نہ دیگا +

# تیرھوان باب

## یوسف کے قید ہونے کے بیانمین

---

اسمعیلیون نے یوسف کو مصر کے مُلک مین لیجا کے فوتیفار کے ہاتہہ فروخت کیا جو فرعون بادشاہ کا ایک امیر تہا یوسف اوسکے گھر رہاکرتا تہا + جب اوسکے آقا نے دیکہا کہ خداوند اوسکے ساتہہ ہے اور سب کامون مین اوسکو اقبالمند کرتا ہی تب اوسنے اوسے اپنے گھر کا مختار کیا اور سب جو کچہہ اوسکا تہا اوسکے قبضے مین کردیا + یوسف بڑا ایماندار تہا اور خدا نے اوسکو برکت دی اور جسوقت سے کہ اوسکے آقا نے اوسکو اپنا مختار کیا تب سے خدا نے اوسکے گھر اور کھیت مین یوسف کے سبب سی برکت بخشی + اوسکے آقا کی جورو بڑی شریر تھی اور روز روز یوسف سے بدکاری کی خواہان تہی لیکن یوسف نے اوسکی نہ سُنی + آخر کو جب اوس شریر عورت نے دیکہا کہ یوسف کبھی میری بات نہ مانے گا دشمنی سے اوسکے آقا کے سامنے اوسپر تُہمت لگاکر کہا کہ تیرے غلام نے مُجھسے بدی کی - تب فوتیفار نے

بہت غصّہ ہو کر یوسف کو قید خانہ مین ڈال دیا اور اوس کے
پانون مین زنجیر اور بہاری بیڑیان بھر دین + یوسف بیقصور تہا
اس لیئے خداوند اس قید خانہ مین بہی یوسف کے ساتہہ تہا +
خدا نے قید خانہ کے داروغہ کو یوسف پر بہت مہربان کیا جب
داروغہ نے یوسف کو بہت لائق اور معتبر جانا تب اوس کے
پانون سے بیڑیان کاٹ دین اور سب قیدیون کو اوس کے
سپرد کیا +

یہ سب خدا ہی کی عنایت تہی وہ ہمیشہ اوس کی خبرداری
کرتا تہا اور یوسف کو بہی خدا کے فضل سے یقین تہا کہ کسی نہ کسی
دن مجہے قید خانہ سے مخلصی ملے گی +

## چودھوان باب

### یوسف اور سردار ساقی اور نان پز کی حال کے بیانمین

---

بعد اسکے ایک دن شاہ مصر نے اپنے ساقیون اور نانپزون
کے سردارون پر بہت غصہ ہو کر اوسی زندان مین جہان یوسف
مقید تہا قید کرنیکے واسطے بہیجا + داروغہ نے اونہین لیکر یوسف

سپرد کیا + یوسف ہر روز اون کو کہانا پانی دیتا تہا + ایک دن صبح کو یوسف نے اندر جا کے اونہین بہت اوداس دیکہا اور پوچہا کہ تم آج اسقدر غمگین کیون ہو اونہون نے جواب دیا کہ ہمنے آج شبکو عجیب خواب دیکہا ہے جسکی تعبیر کرنیوالا یہان کوئی نہین ہے + تب یوسف نے کہا کہ خدا سب کچہہ جانتا ہی تم اپنے خواب مجہسے کہو کیا عجب ہے کہ اوسکی تعبیر کی خدا مجہے ہدایت کرے + تب سردار ساقی نے کہا کہ مین نے خواب مین ایک درخت انگور کا اوگا ہوا دیکہا کہ اوسمین تین شاخین ہین میرے دیکہتے دیکہتے اوسمین کلیان نکلین اور پہول کہلے پہل بہلے اور اوسی وقت پک گئے مین نے چند انگور توڑے اور ایک پیالہ مین نچوڑے اور اوسکی شراب بنائی اور وہی شراب بادشاہ کو پلائی جیسا مین ہمیشہ پلایا کرتا تہا + یوسف نے کہا کہ جو تو نے تین ڈالیان دیکہی ہین وہ تین دن ہین تین ہی دن مین بادشاہ تجہے بلائے گا اور تجہے تیرے عہدہ پر مقرر فرمائے گا + جب سرد آنان پز نے دیکہا کہ تعبیر خوب ہوئی تو یوسف سے کہنے لگا کہ مین نے بہی خواب مین دیکہا کہ میرے سر پر تین ٹوکریان روٹی کی ہین اوپر کی ٹوکری مین شاہ مصر کے لیے سبطرح کا پکا ہوا کہانا

رکھا ہے اور پرندے میرے سر پر اوس ٹوکری سے کہاتی ہین۔
یہ کہکر منتظر ہوا کہ یوسف کہے کہ تین دن بعد بادشاہ پھر تجھے بلائیگا
اور پھر اپنے نان پزون کا سردار بنائے گا + لیکن اس خواب کی
تعبیر نہایت رنجیدہ تھی + یوسف نے کہا کہ تین ٹوکریان تین دن
ہین اس تین دن مین بادشاہ تیرا سر تیرے تن سے جدا کریگا
اور تجھے ایک درخت پر لٹکائے گا اور پرندے تیرا گوشت
نوچ نوچ کہائینگے + یہہ سنکر جیسا سردار ساقی یوسف کی بات
سے خوش ہوا تھا اوس سے بہت زیادہ بیچارہ نان پزونکا
سردار ملول و غمناک ہوا بعد اسکے یوسف نے سردار ساقی سے
درخواست کی کہ جب تو قید سے چھوٹے اور مئے پلانے کو عہدہ
پر مقرر ہو تو مے پلاتے وقت بادشاہ سے میرا تذکرہ کیجیو کہ مین
باشندہ ایک ملک دور دراز کا ہون مجھے میرے ملک سے یہان
چُرا لائے ہین اور یہان بھی مجھسے کوئی ایسا قصور ظہور مین نہین
آیا کہ وہ مجھے اس قید خانہ مین رکھین اور بادشاہ سے عرض کرکے
میری مخلصی کیجیو + تیسرے دن کہ بادشاہ کی سالگرہ تھی اپنے سب
ملازمون کی اوس نے دعوت کی اور ساقیون اور نان پزونکے
سردارون کو بلا کے روبکاری کی اور سردار ساقی کو اوس کی

خدمت پر قائم کیا اور سردار نان پز کو پہانسی کا حکم دیا جیسے یوسف
نے تعبیرین کہی تہین - لیکن سردار ساقی نے یوسف کو یاد نہ کیا
بیچارہ یوسف قید خانہ مین رہا - بہت دن گذرے کہ وہ اوسی مین
بند رہا لیکن خدا نے یوسف کو فراموش نہ کیا تہا اور اوسنے اتنے دن
جو اوسے قید خانہ مین رکہا تو غرض یہہ تہی کہ وہ وہان قناعت سیکہے
اور خدا کی مرضی کا تابعدار رہے ✤

## پندرھوان باب
### یوسف کی مخلصی کے بیان مین

---

مصر کا بادشاہ فرعون بہت بڑا بادشاہ تہا نوکر چاکر اوسکے
بے شمار تہے اور شان وشوکت اوسکی بہت بڑی تہی - ایک رات
بادشاہ نے خواب مین دیکہا کہ مین دریا کے کنارے کہڑا ہون - سات
گائین موٹی تازی اوس دریا سے نکلین اور نیستان مین چرنے
لگین - بعد اسکے سات گائین اور بہت بدشکل دبلی پتلی اوسی
دریا سے نکلین اور موٹی گایون کو کہا گئین - یہہ دیکہکر جاگا اور
پہر سو گیا ✤ دوبارہ خواب مین دیکہا کہ ایک ڈالی مین اناج کی

سات بالین بہت اچھی بھری ہوئی لگی ہین - بعد اسکے سات بالین
اور پتلی اور کمھلائی ہوئی نکلین اور اچھی بالیونکو کھا گئین + فرعون
جاگا اور بہت متحیر ہوا + صبح تڑکے سب دانش مندون کو بلا کے
اپنے خواب کی تعبیر پوچھی مگر اون مین سے کوئی تعبیر نہ کر سکا
اس لیئے بادشاہ بہت رنجیدہ ہوا تب سردار ساقی نے یوسف
کو یاد کیا اور بہت افسوس کر کے بادشاہ سے کہا کہ آج مجھے
اپنا قصور یاد آیا - اے بادشاہ تو نے ایک دفعہ مجھے اور نانپز
کو خفا ہو کے قید خانہ مین مقید فرمایا تھا تب مین نے اور نانپز
نے ایک ہی رات کو ایک ایک خواب دیکھا تھا اور ایک عبری
جوان نے کہ جلوداروںکے سردار کا نوکر وہان ہمارے ساتھ تھا
دونون کے خوابون کی تعبیر کی اور اوسکی تعبیر کے موافق مین
اپنے منصب پر قایم ہوا اور وہ پھانسی دیا گیا + فرعون نے یہ
سنکر فوراً یوسف کو بلوایا - اوسکے نوکرون نے اوسے قید خانہ
سے نکالا + اوس وقت یوسف نے سمجھا کہ خدا نے میری دعا
قبول کی + اوسنے قید خانہ سے نکلکر حجامت بنوائی اور نہا دہو کر
اور کپڑے بدل کے فرعون کے حضور حاضر ہوا + فرعون نے
یوسف سے کہا کہ مین نے سنا ہے کہ تو خواب کی تعبیر خوب

بتاتا ہے میرے خواب کی بھی تعبیر بتا + یوسف نے جواب دیا
کہ مین نہین پر میرا خدا البتہ اونکے معنے بتا سکتا ہے ۔ مجھے یقین
ہے کہ وہ تیرے خواب کا مطلب میری زبان سے ظاہر کریگا +
تب فرعون نے اپنے دونو خواب بیان کیئے + یوسف نے
کہا کہ یہہ دونون ایک ہی خواب ہین جو خدا کو کرنا منظور ہے وہ
فرعون کو دکھا دیا + وہ سات اچھی گائین اور سات اچھی بالین
ارزانی کے سات برس ہین اور وہ سات دُبلی گائین اور سات
مُرجھائی ہوئی بالین کال کے سات برس ہین + سات برس تک
مصر مین بڑی سستی ہوگی اور بعد اوس کے سات برس کا ایسا
کال ہوگا کہ وہ سب ارزانی معلوم نہوگی - اور تجھے جو یہہ خواب
دوبارہ دکھایا گیا سو اس لیئے ہے کہ یہہ بات خدا سے مقرر کی
گئی ہے وہ اسے جلد ظہور مین لاویگا - اس لیئے تجھکو چاہیئے
کہ ایک عقلمند و ہوشیار آدمی تلاش کر کے زمین مصر پر مقرر کرے
کہ وہ بڑہتی کے سات برس تک پانچوان حصہ مصر کی زمین سے
لیا کرے اور اوسکو بڑی احتیاط سے جمع کرے تاکہ کال کے
برسون مین کام آوے اور یہہ مُلک ہلاکت سے بچے + یہہ تدبیر
فرعون اور اوسکے نوکرونکو بہت اچھی معلوم ہوئی اور یوسف

کی بات کا سب کو یقین ہو گیا + فرعون نے کہا کہ مین یوسف سا
عقلمند کہ جسمین خدا کی روح ہے کہان پاونگا + تب فرعون نے
یوسف سے کہا کہ تو ہی ایسا عقلمند اور ذی لیاقت ہے کہ اون
سب امور کا بندوبست کرنے + سب تیری فرمانبرداری جلسی میری
کرتے ہین کرینگے - میرے سوا تو سب سی معزز و ممتاز رہے گا -
مین نے تجھے مصر کی ساری زمین پر حکومت بخشی اور فرعون نے
اپنے ہاتھہ کی انگوٹھی یوسف کے ہاتھہ مین پہنادی اور اپنی سی
پوشاک اور ایک سونے کی زنجیر اوسکے گلے مین ڈال دی اور
ایک عمدہ گاڑی پر سوار کرکے اوسکے آگے منادی کرائی کہ سب
لوگ اوسکا ادب کرو مین نے اوسکو تمام مصر پر حاکم کیا ہے + اب
یوسف بڑا امیر کبیر ہوا لیکن وہ اپنے کام مین غفلت نکرتا تھا +
سات برس تک اوس نے تمام ملک سے غلہ جمع کرکے جا بجا
کھتے بنوائے - اور قبل کال کے یوسف نے ایک بیاہ کیا تھا
اور دو بیٹے بھی اوسکے متولد ہوچکے تھے اور اپنے باپ اور بن یمین
کو بھولا نہ تھا امید رکھتا تھا کہ کبھی نہ کبھی دن اون سے ملونگا +
یوسف اپنے بھائیون کی بدسلوکی سے رنجیدہ نہ تھا وہ جانتا تھا
کہ خدا ہی نے مجھے لوگون کی جان بچانیکو یہان بھیجا +

اے لڑکو تم جان لو کہ خدا ہی سب کچھ کرتا ہے - اور وہ جو کچھ کرتا ہے اچھا کرتا ہے +

## سولھوان باب

### یوسف کی حکومت کا بیان کال کے زمانے مین +

---

بادشاہ کے خواب دیکھنے کے بعد سات برس تک خوب پیداواری غلہ کی ہوتی لیکن بعد اوسکے گرانی شروع ہوئی تب غربا فرعون کے پاس فریاد کو آئے اور کہنے لگے کہ ہم بے غلہ مرے جاتے ہین + فرعون نے کہا کہ یوسف کے پاس جاؤ وہ تمھاری مدد کرے گا - وہ یوسف کے پاس آئے - اور یوسف نے کھتے کھولکر غلہ بیچنا شروع کیا + بڑی بڑی دور سے لوگ آتے تھے اور یوسف کو نقدی دیکر اپنے بورے اور تھیلے اناج سے بھروا کے لے جاتے تھے + جب مصر کا غلہ بکنے کی خبر کنعان مین پہونچی اور یعقوب نے سنی تو اپنے بیٹون سے کہا کہ تم مصر کو جاؤ اور غلہ خرید لاؤ + تب یوسف کے دس بھائی مصر کو غلہ خریدنے آئے - چونکہ یوسف وہان کا حاکم تھا اس لیئے جب

دسون بہائیون نے اوسنے دیکہا حاکم جان کے اوس کے آگے
زمین پر جہکے + اگرچہ یوسف نے بیس برس سے اونہین نہ دیکہا
تہا لیکن فوراً پہچان گیا مگر بہائیون نے بالکل نہین پہچانا کہ یہہ
ہمارا چہوٹا بہائی ہے - یوسف کو اپنا خواب یاد آیا کہ خدا نے
میرے پہلے خواب کو پورا کیا + یوسف نے اپنے دلمین اپنے
بہائیون سے کچہہ کینہ نہ رکہا اور اونکا قصور بالکل معاف کر دیا
پر امتحان کے لیئے آپ کو ناواقف بنا کے اون سے درشتی
سے بولا کہ تم کہان سے آئے ہو ؟ اونہون نے کہا کہ ہم اناج
خریدنے کو کنعان سے آئے ہین - یوسف نے کہا کہ تمہاری
سچائی پر مجہے یقین نہین تم جاسوس ہو اس زمین کی کمزوری
دیکہنے آئے ہو + تب اوس کے بہائیون نے کہا - نہین ہم دسون
بہائی ہین - فقط غلہ خریدنے کو آئے ہین + وہ بولا کہ نہین بلکہ تم
زمین کی بُری حالت دیکہنے کو آئے ہو تب اونہون نے کہا کہ
تیرے غلام بارہ بہائی کنعان کے بیچ ایک ہی شخص کے بیٹے
ہین - ایک اون مین سے نہین ملتا اور سب سے چہوٹا ہمارے
بڈہے باپ کے پاس ہے + تب یوسف نے کہا کہ تمہاری سچائی
کا یہی امتحان ہے کہ تم مین سے ایک جائے اور اپنے چہوٹے

بھائی کو اپنی تصدیق کے واسطے یہان لائے اور باقی تم سب
اوسکے آنے تک یہان مقید رہو ۔ جب اونھون نے یہ بات
سُنی تو بہت گھبرائے ۔ وہ جانتے تھے کہ ہمارا باپ بن یمین کو
مارے خوف کے یہان آنے نہ دیگا ۔ اسلیئے اس بات پر کوئی
بھائی راضی نہوا ۔ یوسف نے تین دن تک اونھین نظر بند رکھکر
بلایا اور کہا کہ مین خدا سے ڈرکے کہتا ہون کہ اگر تم اپنے قول
کے سچے ہو تو ایک کو قید خانہ مین رہنے دو باقی تم سب غلّہ لیکر
اپنے گھر چلے جاؤ اور اپنے چھوٹے بھائی کو میرے پاس لے آؤ
تب مین تمھین راست گو جانونگا اور تمھارے مقید بھائی کو چھوڑ
دونگا وہ گھر جانے کی خبر سُنکر خوش ہوئے مگر ایک بھائی کے
مقیّد رہنے سے افسردہ تھے ۔ اوس وقت اونھین وہ بُرائی
جو اونھون نے اپنے بھائی کے ساتھہ کی تھی یاد آئی اور آپسمین
کہنے لگے کہ ہم سچ مچ اپنے بھائی کی بابت مُجرم ہین ۔ اُسنے
ہماری بہت مِنّت اور زاری کی لیکن ہم نے اوسکی کچھہ نہ سُنی
اس لیئے اب یہ مصیبت ہمپر پڑی ہے ۔ اور وہ نہ جانتے تھے کہ
یوسف ہماری باتین سمجھتا ہے ۔ اس لیئے کہ اون کے درمیان
ایک ترجمان تھا ۔ تب یوسف اون مین سے کنارے گیا اور

رو یا اور پھر اون پاس آکے اون سے باتین کین اور اونمین
سے شمعون کو باندھکے قید خانہ مین رکھا اور حکم کیا کہ اون کے
بورے غلّہ سے بھرین اور ہر شخص کی نقدی اوسکے بورے مین
رکھکے بھر دین اور اونہین سفر کا خرچ دین + یوسف نے جیسا حکم
دیا اوسکے نوکرون نے ویسا ہی اون سے کیا - لیکن اوس کے
بہائیون کو اس امر کی اطلاع نہ تھی + اسکے بعد اونھون نے اپنے
گدھون پر غلہ لادا اور وہان سے روانہ ہوئے + جب وہ کنعان کی
زمین مین پہونچے تو اپنے باپ اور خاندان کے دیکھنے سے بہت
خوش ہوئے اور اپنی ساری سرگذشت اپنے باپ سے بیان کی
کہ مصر کا حاکم جو غلّہ بیچتا ہے ہمسے سختی سے بولا اور ہمین زمین کے
جاسوس ٹھہرایا - ہمنے کہا کہ ہم سچّے آدمی ہین ہم غلّہ کے خریدار ہین
جاسوس نہین - ہم بارہ بھائی ایک باپ کی اولاد ہین ہم مین سے
ایک ملتا نہین اور جو سب سے چھوٹا ہے وہ ہمارے باپ پاس
کنعان مین موجود ہے + تب اوس نے کہا کہ مین تمھین جانچونگا
کہ سچے ہو یا نہین - ایک اپنا بھائی مجھہ پاس چھوڑ ہ اور اپنے
گھرانے کے لیئے خورش لے جاؤ اور اپنے چھوٹے بھائی کو میری
پاس لے آؤ + تب مین جانونگا کہ تم جاسوس نہیں پر سچّے ہو + پھر تمھاری بھائیکو

بہی تمہارے حوالہ کرونگا + یعقوب نے یہ سُنکر بہت افسوس کیا اور کہا کہ تمنے مجھے بے اولاد کیا - یوسف نہین ہے اور شمعون بہی نہین اور بن یمین کو بہی لے جاؤگے یہ سب باتین میری مخالف ہین + جب اونہون نے اپنے بورے خالی کیئے تو دیکہا کہ ہر شخص کی نقدی بندھی ہوئی اُسکی بورے مین ہے تب اون کے دل ٹھکانے نرہے اور وہ ڈرکر ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ خدا نے ہمسے یہ کیا کیا +

## سترھوان باب

### یوسف کے بہائیون کی دعوت کے بیان مین

جب غلہ کہا چکے اور اور کہین سے مِل نہ سکا اور یعقوب نے اونہین بہوکہا دیکہا تب مجبوری سے کہا کہ مصر کو پہر جاؤ اور ہمارے لیے تہوڑا غلہ لاؤ + اونہون نے جواب دیا کہ بن یمین اگر ہمارے ساتہہ نہو تو ہم کیونکر جا سکتے ہین ؟ مصر کے غلہ فروش نے ہمسے کہا تہا کہ جب تک تم اپنے چہوٹے بہائی کو یہان نہ لاؤ تب تک میرا مُنہ نہ دیکہنا + ہان اگر آپ بن یمین کو

ہمارے ساتھ کرین تو البتہ ہم سب مصر کو جائین ۔ یعقوب نے
ناخوش ہو کر کہا کہ تمھین اس بھائی کا ذکر کرنا ۔ ہان کیا ضرور تھا ۔
وے بولے کہ اوس مرد نے ہمین تنگ کیا اور ہمارے کنبے کا حال
پوچھنے لگا کہ کیا تمھارا باپ ابتک زندہ ہے اور تمھارا کوئی اور
بھائی ہے ۔ تب ہم نے سر رشتہ کے موافق اُسکا بھی ذکر کیا ۔
کیا ہم جانتے تھے کہ وہ اوسے بلائے گا ۔ یعقوب ابھی تک
بن یمین کے بھیجنے پر راضی نتھا ۔ تب یہوداہ نے اوس سے عرض
کی کہ اس جوان کو تو ہمارے ساتھ جانے دے نہین تو ہم اور
ہمارے چھوٹے بچے بھوک سے مرجائینگے اور مین اوسکا
ضامن ہون اگر اوسے تیرے پاس نہ لاؤن تو مین گنہگار ابد تک تیری
نگاہون پر رکھیو ۔ تب اونکے باپ یعقوب نے کہا کہ اگر یون
ہی ہے تو کچھ عمدہ میوہ اس زمین کا شہد روغن بلسان اور تھوڑا
اور گرم مصالحہ اور مُر اور پستہ اور بادام اوس مرد کے لئے ہدیہ لیجاؤ
اور دونا نقدی جو تمھارے بورون مین چلی آئی ہے پھیرے
لیے جاؤ شاید وہ غلطی سے آگئی ہو اور اپنے بھائی کو بھی لو اور
اوس مرد کے پاس جاؤ خدائے قادر اوسکو تمپر مہربان کرے
تمھارے بھائی بن یمین اور شمعون کو گھر آنے کی اجازت دے

ین اگر لاولد ہوا تو ہوا - یعقوب ڈرتا تہا کہ بن یمین کو پھر دیکھونگا
ادن سبھون نے عمدہ عمدہ ہدیہ اور اپنی اپنی نقدی اور اپنے
گدہے اور خالی بورے ساتھہ لیئے - یہوداہ بن یمین کی حفاظت
مین مصروف تہا - آخر وہ مصر مین پہونچے اور یوسف کے سامنے
جا کھڑے ہوئے - جب یوسف نے اپنے بہائیون اور بن یمین
کو دیکھا تو اپنے داروغہ سے کہا کہ انہین میرے گھر لے جا اور
بڑی ضیافت کی تیاری کر - دوپہر کو یہ سب میرے ساتھہ کھانا
کھائین گے - داروغہ نے ویسا ہی کیا اور اونہین یوسف کے
گھر لا بٹھایا - تب وہ ڈرے اور باہم کہنے لگے کہ ہم نقدی کی
علّت سے جو پہلی مرتبہ ہمارے بورون مین واپس گئی تھی
یہان لائے گئے ہین تا کہ ہم قید خانہ مین ڈالے جائین - تب
اونھون نے داروغہ کے پاس آکے کہا کہ اے صاحب ہم
پہلی مرتبہ یہان خوراک خریدنے کو آئے تھے خوراک مول لی اور
قیمت اوسکی ادا کی بورے باندھے لیئے گھر چل دیئے - جب گھر
پہونچے بورے کھولے ہر ایک نے اپنی اپنی نقدی اپنے اپنے
بورون مین رکھی پائی - ہم لوگون کو بہت حیرت آئی کہ یہ نقدی
ہمارے بورون مین کس نے رکھدی اور کیونکر آئی - اب وہ

نقدی ہم پھر لائے ہین اور کچھ اور غلہ خریدنے آئے ہین + اوسنے جواب دیا خوف نکرو خدا نے تمہارے بورون مین تمھین خزانہ دیا تمھاری نقدی مجھے مِل گئی ہے + تب اونکو اطمینان ہوا + پھر وہ داروغہ شمعون کو اون کے پاس نکال لایا اور اونکے پانٔون دھونے کو پانی اور اون کے گدھون کو دانہ گھاس دیا + پھر اونھون نے یوسف کے انتظار مین ہدیہ تیار کیا کیونکہ اونھون نے سُنا تھا کہ ہمین کھانا یہان کھانا ہوگا + جب یوسف گھر مین آیا وہ ہدیہ کو سامنے رکھکے سجدہ کو زمین پر گرے + اوس نے اونسے خیر و عافیت پوچھی اور کہا کہ تمھارا بوڑھا باپ جسکا ذکر تمنے کیا تھا ابتک جیتا ہے ؟ اونھون نے جواب دیا ہان وہ ابتک جیتا ہے پھر اونھون نے سر جھکایا اور سجدہ کیا پھر یوسف نے بن یمین کی طرف نظر ڈال کے کہا کہ یہی تمہارا چھوٹا بھائی ہے جسکا ذکر تمنے مجھسے کیا تھا - پھر کہا کہ اے میرے فرزند خدا تجھپر مہربان رہے + یہ بات کہتے ہی یوسف کا جی بھر آیا لیکن وہ ضبط کرکے جلدی سے خلوت مین گیا اور وہان رو دیا - پھر اوسنے اپنا مُنہ دھویا اور باہر نکلکر کھانا چُننے کا حکم دیا + نوکرون نے اوسکے لیے علٰحدہ اور اوس کے بھائیونکے لئے علٰحدہ علٰحدہ کھانا چُنا اس لیے

کہ مصری عبرانیون کے ساتہ کہانا مکروہ جانتے تہے اور اوسنے
اونکو اپنے سامنے ترتیب وار بٹہلایا بڑے کو بڑائی اور چہوٹے
کو چہوٹائی کے موافق ٭ تب وہ تعجب سے ایک دوسری کو دیکہہ
رہے اور اوسنے اپنے آگے سے قابین اونکو اوٹہا دین لیکن
بن یمین کی قاب ہر ایک کی قاب سے پانچ گُنی تہی - تب وہ اوسکے
ساتہہ کہا پی کے خوش ہوئے ٭ اونہون نے تو قبل اس کے
یوسف کے ساتہہ بڑی بیرحمی کی تہی مگر یوسف نے اوسکا مطلق
خیال نکیا بلکہ اونپر بہت مہربانی کی ٭

## اٹھارھوان باب

### یوسف کا اپنے تئین اپنے بہائیون پر ظاہر کرنی کے بیانمین ٭

---

وہ دن تو یوسف کے ساتہہ اوسکے بہائیون نے بڑی
خوشی سے گذرانا دوسرے دن گہر جانے کا ارادہ کیا یوسف
نے پوشیدہ اوسی داروغہ سے کہا کہ اِن لوگون کے بورون
مین غلّہ بہر دے اور ہر ایک کی نقدی بہی ہر ایک کے بوری
مین رکہدے اور میرے چاندی کے پیالہ کو سب سے چہوٹے کے

بورے مین چھپاوے + داروغہ نے ویسا ہی کیا + دوسرے
روز جیونہین صبح ہوئی وہ اپنے گدہے لیکر چل نکلے کیونکہ باپ
کی ملاقات اور اپنے وطن مین پہونچنے کی امید سے وہ بہت
خوش تھے - جب شہر سے تہوڑی دور باہر گئے یوسف نے
اپنے داروغہ سے کہا کہ تو اون لوگون کا پیچھا کر جب وہ ملین تو
کہہ کہ تمنے کسلیے نیکی کے عوض بدی کی میرے مالک کا پانی
پینے کا پیالہ چرالائے تب داروغہ گیا اور اون سے ایسا ہی کہا
وہ یہ سنکر بہت ڈرے اور کہنے لگے کہ تو ایسی باتین کیون
کہتا ہے - خدا نہ کرے کہ ہم ایسا کام کرین - دیکھہ وہ نقدی
کہ ہمارے بورون مین ملی تھی کنعان سے تیرے پاس پھیر
لائے ہیں کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم تیرے مالک کی کوئی چیز
چرائین + اگر ہم مین سے کسیکے پاس نکلین تو وہ مارڈالا جاوے
اور ہم سب تیرے مالک کے غلام ہون + اوسنے کہا کہ تمہارے
قول کے موافق ہوگا جس پاس وہ پیالہ نکلیگا وہ میرا غلام
ہوگا اور تم سب بے گناہ ہوگے + تب فی الفور ہر ایک نے
اپنا اپنا بورہ اوتار کر کہولا + داروغہ ڈہونڈہنے لگا اور بڑے
سے شروع کرکے چہوٹے پر آخر کیا اور پیالہ بنیامین کے بورے

مین پایا ۔ تب اونھون نے غم سے اپنے کپڑے پھاڑے
اور گدھے لادکر پھر مصر کو واپس چلے ۔ جب یوسف کے گھر
پہونچے تب اوسکے آگے زمین پر گرے ۔ یوسف نے اونھین
کہا کہ تمنے یہ کیسا بُرا کام کیا ۔ تب یہوداہ نے کہا کہ ہم کیا
عرض کرین اور کیونکر اپنے تئین صاف و پاک ٹھہرائین کہ خدا
نے تیرے چاکرون کی بدکاری ظاہر کی دیکھہ کہ ہم اور وہ بھی
جسکے پاس سے پیالہ نکلا اپنے خداوند کے غلام ہین ۔ وہ بولا
کہ خدا نہ کرے کہ مین ایسا کرون یہ شخص جس پاس سے پیالہ نکلا
وہی میرا غلام ہوگا اور تم اپنے باپ پاس سلامت جاؤ ۔ تب
یہوداہ نے جو بن یمین کا کفیل تھا یوسف سے منّت کرکے
عرض کی کہ جب ہم پہلے غلّہ خریدنے آئے تھے تمنے تیرے
سوال کے جواب مین کہا تھا کہ ہمارا ایک بوڑھا باپ اور ایک
چھوٹا بھائی جسکو باپ بہت پیار کرتا ہے مکان پر ہے تو نے
چھوٹے بھائی کے لانے کا حکم دیا تھا اور ہمنے اوسکے لانے
مین باپ کی محبت کا عذر کیا تھا لیکن تو نے دوبارہ اوس کے
لانے مین تاکید کی تھی اس لیئے جب ہم اپنے باپ پاس گئے
یہان کا سب حال اور تیری مہربانی اور عنایت بیان کی لیکن

وہ بن یمین کے لانے پر راضی نہوا اور کہنے لگا کہ میرے پاس
ایک اور پیارا بیٹا تہا وہ یقیناً پہاڑ اگیا اب اگر تم اسے بہی
مجھسے جدا کرتے ہو اور اوسپر کچھ آفت پڑے تو تم میرے
بڑہاپے کے بالوں کو غم کے ساتھ قبر مین اوتارو گے ۔ تب
مینے اپنے باپ سے بن یمین کی حفاظت کا عہد کیا اور تیری
خدمت اور حضور مین اوسے حاضر لایا ۔ اب اگر مین بن یمین
کو چھوڑ کر اپنے گھر لوٹ جاؤن تو اپنے باپ کو کیا منھہ دکھاؤن
اور میرا باپ جو مجھے تنہا دیکھیگا اور اوسکی زندگی اوس جوان
کی زندگی سے ملی ہوئی ہے تو آخر کو یہی ہوگا کہ وہ بہی مر جائیگا ۔
اس لیے اب مجھے اجازت دیجیے کہ بن یمین کے بدلے مین
تیری غلامی مین رہون اور اوسے دوسرے بہائیون کے
ساتھہ وطن کو روانہ کرون ۔ تب یوسف اپنے تئین اون سبکے
آگے جو اوس پاس کھڑے تھے ضبط نہ کرسکا اور چلایا کہ سب
نوکر چاکرون کو مجھہ پاس سے باہر کرو ۔ جب وہ سب باہر گئے
تب یوسف نے اپنے تئین بہائیون پر ظاہر کیا اور وہ چلا کے
رویا اور مصریون اور فرعون کے گھرانے نے سنا ۔ یوسف نے
اپنے بہائیون کو کہا کہ مین یوسف ہون آیا میرا باپ ابہی تک

جلتیا ہے تب اوسکے بھائی گھبرا گئے اور اوسے جواب نہ دیسکے ۔ یوسف نے اپنے بھائیون کو نزدیک بلا کے کہا کہ مین تمھارا بھائی یوسف ہون جسکو تمنے مصر مین بیچا ۔ سو اس لئے کہ تمنے مجھے یہان بیچا غمگین نہو کیونکہ خدا نے جانون کو بچانے کے لیے مجھے تمسے آگے بھیجا تاکہ تمھاری اولاد زمین پر باقی رہے اور تمھین زندگی بخشے ۔ سو اب تم نہین بلکہ خدا کی مشئیت مجھے یہان لائی تم جلدی میرے باپ پاس جاکر کہو کہ تیرا بیٹا یوسف زندہ ہے اور کہتا ہے کہ خدا نے مجھے سارے مصر کا خداوند کیا مجھ پاس چلا آ ۔ دیر مت کر ۔ یہان مین تیری اور تیرے متعلقین کی خدمت کرون گا اور تم یہان میرے پاس بڑے آرام سے رہوگے اور دیکھو تمھاری آنکھین اور میرے بھائی بن یمین کی آنکھین دیکھتی ہین کہ مین ہی ہون جو تمھارے ساتھ منہ سے بولتا ہون اور میرے باپ سے میری ساری شان و شوکت کا کہ یہان تمنے دیکھی ہے ذکر کیجیو ۔ سو تم جلدی جاؤ اور میرے باپ کو یہان لے آؤ ۔ تب وہ اور اوسکا بھائی دونون گلے ملکر روئے اور اوس نے اپنے سب بھائیون کو چوما اور اون سے ملکر رویا ۔ بعد اوسکے وہ سب باہم یوسف سے باتین کرنے لگے ۔

اے لڑکو دیکھو کہ یوسف نے اپنے بہائیون کی جب خوب آزمایش کر لی کہ اونہون نے بُرائی چھوڑ دی تب اونہین معاف کیا ویسا ہی یسوع مسیح سچّی توبہ کے بعد ہمارے گناہ معاف کرے گا ❊

## اونیسوان باب

### یعقوب کے مصر مین جانے کے بیان مین

---

جب فرعون اور اوسکے نوکرون نے یوسف کے بہائیونکا آنا سُنا تو بہت خوش ہوئے + فرعون نے یوسف سے کہا کہ تم اپنے بہائیون کو بہیجکر اپنے باپ اور کُل گھرانے کو کنعان سے یہان بُلالو + یہان اون کے لیئے سب طرحکی چیزین موجود ہین ہم اونہین مکان اور کہیت اور باغ دینگے ۔ وہ سب ملکے یہان ایک ساتھہ رہین + اونکو اپنا سب اسباب لانا ضرور نہین کیونکہ یہہ سب چیزین اونہین کے لیئے ہین + یوسف نے فرعون کے کہنے کے موافق اونکو گاڑیان اور راہ کے لیئے خورشش اور پہننے کو ایک ایک جوڑا کپڑا دے کر روانہ کیا ۔

لیکن بن یمین کو تین سو روپے اور پانچ جوڑے کپڑے دیئے * اور اپنے باپ کے لیئے دس گدھے مصر کی اچھی اچھی چیزون سے لدے ہوئے اور دس گدھیان غلہ اور روٹی اور خورش کی لدی ہوئی بھیجین چلتے وقت یوسف نے اپنے بھائیو نسے کہا کہ تم باپ کو لیکر بہت جلد آئیو اور خبردار راہ مین جھگڑا نہ کیجیو * جب وہ مصر سے کنعان مین اپنے باپ کی خدمت مین حاضر ہوئے تب اونھون نے عرض کی کہ یوسف ابتک جیتا ہے اور مصر کی ساری زمین کا حاکم ہے * یہ سُنکر یعقوب کا دل سنسنا گیا کیونکہ اوس نے اونکا یقین نکیا اور اونھون نے اوس سے ساری باتین جو یوسف نے اونھیں کہی تھیں بیان کیں اور گاڑیان اور ہدیہ و تحائف کو جو یوسف نے اپنے باپ کے لیئے بھیجا تھا دکھایا * تب یعقوب کی زندگی دوبارہ ہوتی اور کہنے لگا کہ میرا بیٹا یوسف اب تک زندہ ہے * مین جاؤنگا اور قبل اپنے مرنے کے اوسے دیکھونگا * پھر اسرائیل اپنے کنبہ سمیت روانہ ہو کر مصر مین پہونچا اور اوس نے یہوداہ کو یوسف پاس پیشتر خبر کے لیئے بھیجا - یوسف نے اپنی گاڑی تیار کی اور اپنے باپ کو استقبال کے لیئے چلکے اوس کے پاس حاضر ہوا - اوسکے گلے ملا اور دیر تک

رو یا۔ تب اسرائیل نے یوسف سے کہا کہ اب مجھے مرنا بہتر ہے
کہ مین نے تیرا مُنہ دیکھا کہ تو ابھی زندہ ہے۔ پھر یوسف نے اپنے
باپ اور بھائیون سے کہا کہ مین فرعون کو تمھارے آنے کی خبر
کرتا ہون اور فرعون سے جا کے کہا کہ میرا باپ اور بھائی معہ
اپنے گلّے اور ڈھور چیرو نکے آئے ہین اور اپنے بھائیون مین سے
پانچ شخص لیکر فرعون کے سامنے حاضر کیئے۔ فرعون نے اون سے
استفسار کیا کہ تمھارا پیشہ کیا ہے۔ اونھون نے کہا تیرے غلام کیا
ہم کیا ہمارے باپ دادے چوپان ہین۔ اب ہم اس سرزمین مین
رہنے کو آئے ہین۔ اسلیئے کہ کنعان مین سخت کال ہے ہماری گلّہ کے
لیئے چرائی نہین ہے۔ اسلیئے اپنے چاکرونکو جشن کی زمین مین رہنے
دیجیئے۔ تب فرعون نے یوسف سے کہا کہ یہ لوگ تیرے پاس آئے ہین اور
مصر کی زمین تیرے آگے ہے اونمین سے جو مکان بہت بہتر ہو اونھین
رہنے دے۔ اسکے بعد یوسف اپنے باپ یعقوب کو اندر لایا اور اوسے فرعون
کے سامنے کیا۔ یعقوب نے فرعون کے حق مین دعائے خیر کی۔
فرعون نے یعقوب سے پوچھا کہ تیری عمر کیا ہے۔ یعقوب نے کہا کہ
ایک سو تیس برس لیکن میری زندگی کے برس تھوڑے اور بُرے
ہوئے اور مین اپنے باپ دادون کے موافق بوڑھا نہین ہوا۔

پھر یعقوب فرعون کو دعائے خیر کرکے باہر آیا اور اوس جگہہ کو جو
فرعون نے اوسے رہنے کو دی تھی چلا گیا + یوسف نے اپنے
باپ اور بھائیون اور کُل خاندان کی پرورش کی اور اسرائیل
نے ملک مصر مین سکونت کی اور وہان ملکیت پیدا کی یہان تک
کہ وہ بڑھے اور بہت زیادہ ہوئے + آخر کو یعقوب بیمار پڑا اور
جانا کہ مَین جلد مر جاؤنگا۔ تب اپنے سب بیٹون کو بُلا کے اونھین
برکت دی + یعقوب کو بُڑھاپے کے سبب سے دُھندھلا
دکھائی دیتا تھا اور کمزوری بہت تھی + جب ہر ایک کو جُدی
جُدی برکت دے چُکا تب اون سے کہنے لگا کہ مَین جلد مر جاؤنگا
مجھے مصر مین مت گاڑیو مین اپنے لوگون مین شامل ہونے کو ہون
مجھے اپنے باپ دادون کے پاس کنعان کے اوس مغارے
مین جہان ابراہام اور اضحاق دفن ہین گاڑیو۔ جب یعقوب اپنے
بیٹون کو وصیت کر چُکا تو اوس نے اپنے پانون بچھونے پر سمیٹ
لیئے اور جان بحق ہوا اور اپنے لوگون مین جا مِلا + تب یوسف
اپنے باپ کے مُنہ پر گر کے رویا اور اوسے چوما اور اپنے نوکر
طبیبون کو حکم دیا کہ اوس کے باپ مین خوشبو بھرین۔ جب ماتم
کے دن گذر گئے تو یوسف اپنے باپ کو گاڑنے گیا اور اوس کا

سارا گھر اور اوسکے بھائی اور اوسکے باپ کا گھر اور گاڑیان او
سوار اوسکے ہمراہ گئے۔ کنعان مین پہونچکر اپنے باپ کی وصیت
بجالاکر سب کے سب مصر کو پھرے + جب یوسف کے بھائیون نے
دیکھا کہ ہمارا باپ مرگیا تو اونہون نے کہا کہ اب شاید یوسف ہمسے
ہماری بدی کا بدلا لیگا۔ تب اونہون نے یوسف کو کہلا بھیجا
کہ تیرے باپ نے اپنے مرنے سے آگے وصیت کی ہے کہ تم یوسف
سے کہیو کہ اپنے بھائیون کی خطا بخش دے۔ سو اپنے باپ کے
خدا کے بندون کی خطا بخش دیجیئے + یوسف یہ سُنکے رو دیا
اوسکے بھائی بھی اوسکے سامنے جا گرے اور کہنے لگے کہ ہم تیرے
چاکر ہین۔ یوسف نے اونہین دلاسا دے کر کہا کہ تم مت ڈرو
تمنے اگرچہ مجھسے بدی کرنے کا ارادہ کیا لیکن خدا نے اوس سے نیکی
کا قصد کیا کہ بہت سے لوگون کی جانین بچ جائین مین تمھاری اور
تمھارے لڑکون کی پرورش کرونگا + آخر کو یوسف بھی بہت
بوڑھا ہو کر مرگیا۔

اب تمنے ابراہام اور اضحاق اور یعقوب اور یوسف کا حال
سُن لیا + وہ سب خدا کے وعدے اور حکم کو یاد رکھتے تھے اور
خدا اون کو پیار کرتا تھا +

# بیسوان باب

## موسیٰ کی پیدائیش کے بیانمین

---

یوسف اور اوسکے بھائیون کی اولاد بکثرت بڑھی + خدا نے
یعقوب کا دوسرا نام اسرائیل بھی رکھا تھا اس لیئے اوسکی کل
اولاد بنی اسرائیل کہلائی + جب تک کہ فرعون بادشاہ زندہ رہا
بنی اسرائیل مصر مین خوش و خورم رہے - اوسکے مرنے کے بعد
ایک دوسرا فرعون تخت نشین ہوا - وہ اونکی کثرت دیکھکر ڈرا کہ شاید
یہہ سب مقابلہ کرین اور ملک ہمسے چھین لین + اسلیئے اوسنے
اون سے سخت محنت لینی شروع کی تاکہ وہ ایسی محنتون سے
مر جائین اور کبھی مقابلہ کے لیئے نہ اوٹھین + اوس نے اون پر
چند محصول لینے والے مصری بھی مقرر کیئے کہ وہ اونسے اینٹین
بچھوائین اور شہر بنوائین + بنی اسرائیل کہ ہمیشہ درختون کے
پتون کے سایہ تلے اپنی بھیڑون کو چرایا کرتے تھے مٹی کہودنے
اور اینٹین پاتھنے سے سخت عاجز ہوئے + اگر بنی اسرائیل اینٹین
بنانے مین کچھ بھی سستی کرتے مصری سپاہی اونکو بہت مارپیٹ

کرتے اسلیئے وہ بڑی تکلیف مین تھے + اکثر روتے اور واویلا
کیاکرتے - مگر اونکے پہلنے پہولنے مین کسی طرحکا نقصان نہوا +
روز بروز اونکی اولاد بڑہتی جاتی تھی - اس لیئے فرعون نے حکم دیا
کہ بنی اسرائیلیون کے سب لڑکے جو پیدا ہون وہ دریا مین پہینک
دیئے جائین اور لڑکیان اپنے ماباپ کے پاس پرورش پایا کرین
کہ وہ لڑائی نہین کرسکتی ہین + بنی اسرائیل مین ایکمرد اور ایک عورت
بہت نیک تہی اونکے ایک بیٹا پیدا ہوا - اونہون نے اوسے
خوبصورت دیکہکے تین مہینے تک چہپا رکہا اور جب آگے کو
چہپا نہ سکے تو سرکنڈون کا ایک ٹوکرا بنایا اور اوسپر لاسا اور رال
لگایا اور لڑکے کو اوسمین رکہکے دریا کے کنارے جہاڑی مین رکہدیا
اور اوسکی بہن دور سے کہڑی دیکہتی تہی کہ لڑکے کا کیا حال
ہوتا ہے + اتفاقاً فرعون کی بیٹی غسل کرنے کو دریا مین اوتری
اور اوسکی سہیلیان دریا کے کنارے پہرنے لگین + اوس نے
جہاڑی مین ٹوکرا دیکہکے اپنی سہیلی کو بہیجا کہ اوسے اوٹہا لائے -
اوس نے جب اوسے کہولا تو لڑکے کو روتے ہوئے دیکہا
اوسے اوسپر رحم آیا اور بولی کہ یہ کسی عبرانی کا لڑکا ہے - تب اوسکی
بہن نے فرعون کی بیٹی سے کہا کہ اگر فرمایئے تو عبرانی عورتونمین

سے کسی دائی کو تیرے پاس لے آؤن تاکہ وہ تیرے لیئے اس لڑکے کو دودھ پلائے ۔ فرعون کی بیٹی نے کہا کہ اچھا جا - وہ گئی اور لڑکے کی ماکو ہمراہ لائی - فرعون کی بیٹی نے اوسے کہا اس لڑکے کو لے اور میرے لیئے دودھ پلامین تجھے درماہہ دونگی اوس عورت نے لڑکے کو لیا اور دودھ پلایا - اس بات سے اوسکی ما بہت ہی خوش ہوئی - خدا نے اوسکی دُعا سُن لی - لڑکے کو ڈوبنے سے بچایا اور اوسی کی ماکو اوسکی حفاظت کے لیئے مقرر کرایا ۔ جب لڑکا بڑا ہوا وہ اوسے فرعون کی بیٹی پاس لائی - وہ اوسکا بیٹا مشہور ہوا اور نام اوسکا اس لیئے کہ اوسنے اوسے پانی سے نکالا تھا موسیٰ رکھا ۔ فرعون کی بیٹی نے موسیٰ کی پرورش کی اور نوکر چاکر اوسکی خدمت کے لیئے مقرر کیئے اور بڑے بڑے عالم اوسکی تعلیم کے لیئے نوکر تھے یہان تک کہ موسیٰ نے تمام حکمت مین تربیت پائی اور کلام و کام مین صاحب اقتدار ہوا ۔ سب مصری اوسکی عزت کرتے تھے ۔ موسیٰ اپنے سچے خدا کو خوب جانتا تھا - بت پرستی اور افعال بد سے ہمیشہ پرہیز کرتا تھا ۔

---

# اکیسوان باب

## موسی کا مصر سے بھاگ جانیکے بیانمین

جب موسیٰ سن شعور کو پہنچا تو اپنی خوشحالی اور اپنے بھائیونکی بدحالی اور تکلیف دیکھکو نہایت افسردہ رہتا تھا۔ اپنی دولتمندی و فارغ البالی کو بمقابلہ اذیت و محنت کشی اپنی قوم بنی اسرائیل کے پسند نکرتا تھا وہ جانتا تھا کہ خدا نے بنی اسرائیل کو عزیز رکھتا ہے ایکدن وہ میری مدد کریگا اور مین اونہین کنعان مین پہنچاؤنگا۔ جب وہ پورے چالیس برس کا ہوا اوسکے جی مین آیا کہ جا کے اپنے بھائی بنی اسرائیل کی خبر لے تب ایک کو ظلم اوٹھاتے دیکھکر اوسکی حمایت کی اور مصری کو جان سے مار کے مظلوم کا بدلا لیا کیونکہ اوسنے خیال کیا کہ میرے بھائی سمجھینگے کہ خدا میرے ہاتھ سے اونہین چھٹکارا دیگا پر وے نہ سمجھے پھر دوسرے دن جب وہ لڑتے تھے اونہین دکھائی دیا اور اونکو یون کہکے مِلا دینا چاہا کہ اے مردو تم تو بھائی ہو کیون ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہو لیکن اوسنے جو اپنے پڑوسی پر ظلم کرتا تھا اوسے یہ کہکے ہٹایا کہ کس نے تجھے ہم پر حاکم اور قاضی ٹھہرایا ہے کیا جسطرح کل اوس مصری کو قتل کیا تو مجھے بھی قتل

کیا چاہتا ہے ۔ موسیٰ اس بات پر بھاگا اور مدیان کے ملک میں جا رہا ۔ اس طرح موسیٰ نے سیانا ہوکے فرعون کی بیٹی کا بیٹا کہلانے سے انکار کیا کہ اوسکو خدا کے لوگون کے ساتھ دکھ اوٹھانا اوس سے زیادہ پسند آیا کہ گناہ کے سکھ کو جو چند روزہ ہے حاصل کرے کہ اوسنے مسیح کی لعن طعن کو مصر کے خزانون سے بڑی دولت جانا کیونکہ اوسکی نگاہ بدلا پانے پر تھی ۔

## بائیسوان باب

### موسیٰ کا پیغمبر خدا ہونے کے بیان مین

---

جب موسیٰ مدیان کی زمین مین پہنچا ایک کنوئین کے نزدیک بیٹھا ۔ اور مدیان کے کاہن کی سات بیٹیان تھین وہ آئین اور پانی بھرنے لگین تاکہ اپنے باپ کے گلہ کو پانی پلائین ۔ تب گڈریون نے آکے اونھین ہانکا لیکن موسیٰ نے کھڑے ہوکر اون لڑکیون کی مدد کی اور اونکے گلہ کو پانی پلایا ۔ جب وہ اپنے باپ پاس آئین اوسنے پوچھا کہ آج تم سویرے کیونکر پھرین ۔ وہ بولین ایک مصری نے ہمین گڈریون کے ظلم سے بچایا اور ہمارے گلہ کو پانی بھی بھر کے

بلایا - اوسنے اپنی بیٹیون سے کہا کہ وہ مرد کہان ہے اوسے
بلاؤ کہ روٹی کہائے * تب اون لڑکیون نے موسیٰ کو بلا کر کہا کہ
ہمارے گھر چل - وہ آیا اور اوس شخص کے گھر مین رہنے اور
بھیڑیون کو چرانے اور حفاظت کرنے پر راضی ہوا اور اون
لڑکیون مین سے ایک کے ساتھ بیاہ کیا * موسی نے اپنی شہزادگی
اور دولتمندی چھوڑ کر پہاڑون پر بھیڑیان چرانا اختیار کیا - اس
درمیان مین فرعون مرگیا اوسکی جگہہ پر دوسرا بادشاہ تخت پر بیٹھا -
وہ اوس سے بہی ظالم تہا - بنی اسرائیل مشقت سے آہ بھرنے
اور رونے لگے اونکا رونا اور آہ بھرنا خدا تک پہنچا - خدانے اپنے
عہد کو جو ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کے ساتہ تہا یاد کیا - اور خدا
نے بنی اسرائیل پر نظر کرکے اونکا حال معلوم کیا اور موسیٰ اپنے
سسرے کے گلہ کی نگہبانی کرتا تہا - اوسنے گلہ کو بیابان کی ایک
طرف ہانک دیا اور حورب کی پہاڑ کے نزدیک آیا - اوس وقت
خداوند کا فرشتہ ایک بوٹے مین سے آگ کے شعلہ مین اوسپر
ظاہر ہوا - اوسنے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بوٹا آگ مین
روشن ہے اور جل نہین جاتا - تب موسیٰ نے کہا کہ اب مین
نزدیک جاؤن اور اس بڑے منظر کو دیکھون کہ یہ بوٹا کیون

نہین جلجاتا - جب خداوند نے اوسے اس ماجرے کے دیکھنے
کے لیئے نزدیک آتے دیکھا تو اوس بوٹے کے اندر سے پکارا کہ
اے موسیٰ اے موسیٰ - وہ بولا - مین یہان ہون - تب خدا
نے کہا کہ یہان نزدیک مت آ - اپنے پانؤن سے جوتا اوتار کیونکہ
یہ جگہہ جہان تو کھڑا ہے مقدس زمین ہے اور مین تیرے باپ ابرہام
اور اضحاق اور یعقوب کا خدا ہون + موسیٰ نے اپنا مُنہ چھپایا
کیونکہ وہ خدا پر نظر کرنے سے ڈرتا تھا + خداوند نے کہا مین نے
اپنے لوگون کی تکلیف جو مصر مین ہین دیکھی اور اونکی فریاد بھی
سُنی اور مین نازل ہوا ہون کہ اونہین مصریون کے ہاتھہ سے
چھڑاؤن اور اوس زمین سے نکال کے اچھّی وسیع زمین مین اپنے
وعدے کے موافق پہنچاؤن - پس اب تو جا مین تجھے فرعون پاس
بھیجتا ہون - میرے لوگون کو مصر سے نکال مین تیرے ساتھ ہونگا
اور تیری مدد کرونگا + موسیٰ نے کہا کہ شاید بنی اسرائیل مجھے سچّا
نہ جانین تب مین کیا کرون - خدا نے کہا کہ مین تجھے معجزے سکھاؤنگا
اور عجیب قدرتین بتاؤنگا - اور خدا نے موسیٰ سے کہا کہ جو عصا تیرے
ہاتھہ مین ہے اوسے زمین پر پھینک دے اوس نے پھینک دیا وہ
سانپ بنگیا اور موسیٰ اوسکے آگے سے بھاگا + تب خداوند نے

موسی سے کہا کہ اوسے دُم کی طرف سے پکڑلے جب پکڑ لیا تو
عصا کا عصا ہوگیا - اور خدا نے موسی سے کہا کہ جب تو مصر مین
جاوے تو یہ اعجوبہ کام بنی اسرائیل کو دکھلائیو کہ وہ جانین کہ مینے
تجھے بھیجا ہے - تب بھی اگر وہ تیری نسنین تو یہ کام جو مین تجھے
دکھلاتا ہون کیجیو - اپنا ہاتھ اپنی چھاتی پر چھپاکے رکھ موسی نے
ویسا ہی کیا اور جب نکالا تو اوسکا ہاتھ برف کے مانند سفید ہو
مبروص ہوگیا - پھر اوسنے کہا کہ تو اپنا ہاتھ پھر رکھ اوسنے پھر رکھا
جب باہر نکالا تو اپنی حالت اصلی پر پایا - خدا نے موسی سے کہا کہ
بنی اسرائیل اگر تیری نبوت کے قائل نہوان تو تو اونھین یہ تیسرے
دکھانا - تب موسی نے کہا کہ مین فصاحت نہین رکھتا میری زبان
مین لکنت ہے - خدا نے کہا کہ تیرا بھائی ہارون تیرے ساتھ ہوگا
تیری طرف سے گفتگو بہی فصاحت اور بلاغت سے کریگا
اور مین تیری اور اوسکی بات کے ساتھ ہونگا تم جو کچھ کروگے
سکھاؤنگا - تب موسی اپنے خسر کے پاس سے مصر جانے کو
رخصت ہوا اور اپنی جورو اور دو لڑکون کو گدھے پر ساتھ
لیکے مصر کی طرف چلا اور خداوند نے ہارون کو کہا کہ بیابان مین
جاکے موسی سے ملاقات کر - وہ گیا اور اوسے ملکر بوسہ دیا - پھر

موسیٰ اور ہارون مصر میں گئے اور بنی اسرائیل کے سب بزرگونکو
ایک جگہہ جمع کیا - ہارون نے ساری باتین جو خدا نے موسیٰ
سے کہی تھین کہین اور لوگون کی آنکھون کے سامنے معجزے
ظاہر کیئے - تب لوگ ایمان لائے اور وہ یہ سُنکے کہ خداوند
نے بنی اسرائیل کی خبرگیری کی اور اون کے دُکھون پر نظر
کی اپنے اپنے سر جُھکائے اور سجدہ کیئے - لیکن جب تک کہ
فرعون نے اجازت ندی موسیٰ اونہین مصر کے باہر
نہ لاسکا ✣

# تیئیسوان باب

## مصر کی آفتون کے بیان مین

دوسرے دن موسیٰ اور ہارون نے فرعون پاس جاکے
کہا کہ اسرائیلیون کا خدا فرماتا ہے کہ میرے لوگون کو جانے
دے - فرعون نے کہا کہ خداوند کون ہے کہ مین اوسکی آواز
سُنون اور بنی اسرائیل کو جانے دون - یہ کہکر اپنے نوکرونکو
حکم دیا کہ اب بہ نسبت پیشتر کے بنی اسرائیلیون پر زیادہ تر نامہربان

ہون اور سخت تر مشقت لیا کرین - اس لیئے بنی اسرائیل
اور بھی پھوٹ پھوٹ روئے - جب موسیٰ اور ہارون فرعون
کے پاس سے باہر آئے تو اسرائیلیون نے اون سے کہا کہ
تمنے ہمارے جانے کے لیئے فرعون سے پوچھکے ہمارے
لیئے برائی کی + اب وہ پیشتر سے زیادہ سختی کرتے ہین اور سخت
سخت کام لیتے ہین + تب موسیٰ خداوند پاس پھر گیا اور کہا کہ
اے خداوند تو نے اِن لوگون کو کیون دُکھ مین ڈالا اور مجھے
کیون بھیجا - تب خدا نے اوس سے کہا کہ پھر فرعون پاس جا
اور اوسے اپنا معجزہ دکھلا تب موسیٰ و ہارون فرعون کے آگے
گئے اور ہارون نے اپنا عصا فرعون اور اوس کے خادمون
کے آگے پھینکا وہ سانپ ہو گیا - لیکن فرعون نے اپنی سخت دلی
سے اوسکا کچھ خیال نہ کیا اور خدا کے کلام پر ایمان نہ لایا + تب
خدا نے موسیٰ کو حکم دیا کہ صبح کو فرعون دریا پار جائے گا تو بھی
جا اور اوس سے کہ کہ تو خدا کی مرضی پر نہین چلتا اور اسرائیلیون
کو جانے نہین دیتا تو قدرت الٰہی دیکھے گا - تب موسیٰ اور
ہارون نے جیسا خداوند نے فرمایا تھا کیا + اوس نے عصا اوٹھایا
اور دریا کے پانی پر فرعون اور اوس کے نوکرون کے سامنے

مارا اور دریا کا پانی سب لہو ہوگیا اوسکی مچھلیان مرگئین اور بدبو
آنے لگی اور مصر کے لوگ اوس پانی کو پی نہ سکے - پر فرعون کا
دل سخت ہوگیا اور اپنے گھر کو چلا گیا - اور مصریون نے پانی
پینے کے لیئے کنوئین کھودے اور دریا کا پانی سات دن تک
خون رہا - مگر فرعون اپنی سخت دلی سے اوسپر کچھ متوجہ نہوا اور
بنی اسرائیلیون کے جانے پر راضی نہوا - اس لیئے خدا نے
دوسری آفت بھیجی یعنی ہارون نے بموجب حکم الٰہی عصا اوٹھایا
ہزارون اور لاکھون مینڈک تالابون اور دریاوٓن سے نکل پڑے
اور تمام راستون اور گھرون اور خوابگاہون اور باورچی خانون
اور کھانے اور پینے کی چیزون مین پہیل گئے اور فرعون اور
اوسکی تمام رعایا پر چڑھنے لگے - تب تنگ ہوکر موسیٰ اور ہارون
کو فرعون نے بلا کے کہا کہ خدا سے مینڈکون کے دفع کرنے کے
لیئے دعا کرو مین بنی اسرائیل کو جانے دون گا - موسیٰ نے جاکر
خداوند سے دعا مانگی اور خدا نے مینڈکون پر مری بھیجی - لوگون
نے مرے ہوئے مینڈکون کو جمع کرکے تودے لگا دیئے اور
اون ڈھیرون سے بہت بدبو نکلتی تہی - لیکن جب فرعون نے
دیکھا کہ کچھ مہلت ملی تو سخت دلی سے اپنے اقرار سے منحرف

ہو گیا - تب خدا نے ایک اور آفت بھیجی یعنی ہارون نے بموجب
حکم الٰہی عصا زمین کی گرد پر مارا وہ سب گرد جنوئین بن گئی اور
انسان اور حیوان کو لپٹنے لگی مگر فرعون کو اوسکی بھی کچھ تاثیر
نہوئی - تب خدا نے مچھڑون کے غول مصر کے سارے
ملک مین بھیجے ایسا کہ تمام زمین مچھڑون سے خراب ہو گئی -
لیکن بنی اسرائیل کا قیامگاہ محفوظ رہا - فرعون نے اقرار کیا کہ اگر
یہ آفت مجھسے اور میری رعیت سے جاتی رہے گی تو بنی اسرائیل
کو جانے دونگا - موسیٰ نے خدا سے دعا مانگی اور خدا نے
وہ آفت اون سے دفع کی اور ایک مچھڑ بھی ملک مصر مین
نہ رہ گیا - فرعون نے اس بار بھی اپنا دل سخت کر لیا اور اون
لوگون کو ہرگز جانے کی رخصت نہ دی - اس لیئے ایک اور
آفت بھیجی گئی - بہت سے گھوڑے گدھے گائے بیل اونٹ
وغیرہ بیمار ہو کے مر گئے تو بھی فرعون نے اون لوگون کو
جانے نہ دیا - پھر ایک وبا آئی کہ سب مصریون کے پھوڑے
پھپھولے نکل آئے - اب بھی فرعون اون کے بھیجنے پر راضی
نہوا اور اوسکا دل زیادہ تر سخت ہو گیا -

اے پیارے لڑکو تمھین بھی لازم ہے کہ خدا کے

حکمون پر عمل کرو۔ جو اوس کے احکام کی فرمانبرداری نکریگا اوسے وہ سزا دیگا ۔

## چوبیسوان باب

### مصر کی دوسری آفتون کے بیانمین

ایک دن بڑے سویرے موسی اور ہارون فرعون پاس آکے کہنے لگے کہ خدا کل آسمان سے ایسے بڑے بڑے اولے برسائے گا کہ آج تک مصر مین ویسے دیکھنے مین نہین آئے اوس کے صدمہ سے سب آدمی اور جانور جو گھر دوارے کے باہر ہونگے ہلاک ہو جائینگے۔ جن مصریون کو اون کی بات کا یقین تھا اونھون نے اپنے جانورون اور نوکرونکو نکلنے نہ دیا اور جنھین اون کی بات کا اعتبار نہ تھا وہ اپنے جانورون اور نوکرون کی حفاظت مین متوجہ نہوے ۔ دوسرے دن موسی نے اپنا عصا آسمان کی طرف اوٹھایا اور خداوند نے بادل کو گرجایا اور اولے برسائے اور آگ زمین پر چلتی تھی۔ پس اولے گرے اور اولون مین آگ لپٹی ہوئی تھی ۔ اولون نے سارے

ملک مصر مین اُون کو جو میدان مین تھے کیا انسان کیا حیوان
سب کو مارا اور میدان کی سب سبزی ماری گئی اور سارے
درخت ٹوٹ گئے - مگر جشن کی زمین مین جہان بنی اسرائیل تھے
اُولے نہ پڑے تب فرعون نے موسیٰ اور ہارون کو بلایا اور
اُونہین کہا کہ مین نے اس دفعہ گناہ کیا خداوند عادل ہے مین
اور میری قوم گناہگار ہے - خداوند سے شفاعت کرو کہ بس
آگے کو اس طرح سے نہ گرجے اور اُولے نہ گرین تب مین اُونہین
جانے دونگا اور تم اس سے آگے یہان نہین رہنے کے -
تب موسیٰ نے اوسے کہا کہ مین شہر سے باہر نکلتے ہوئے خداوند
کے آگے ہاتھ اوٹھاؤنگا اور گرجنا اور اُولے موقوف ہو جائینگے
تاکہ تو جانے کہ ساری زمین خداوند ہی کی ہے - پس مین جانتا
ہون کہ تو اور تیرے نوکر اب بھی خداوند سے نہ ڈرین گے -
پھر موسیٰ نے شہر کے باہر جا کے دعا مانگی اور گرجنا اور اُولے
اور مینہ موقوف ہو گئے - جب فرعون نے یہ آفتین موقوف
ہوئی دیکھین تو پھر سرکشی کرنے لگا اور اونہین جانیکی اجازت
نہ دی - موسیٰ اور ہارون پھر فرعون کے پاس گئے اور کہا کہ ابکی بار
خدا تیرے ملک مین ٹڈیان بھیجیگا - یہ سنکر فرعون اور اوسکے نوکر

بہت ناخوش ہوئے۔ موسیٰ و ہارونکو گھر کے باہر نکال دیا۔ موسیٰ
نے اپنا عصا اوٹھایا اور خدا نے بڑی تیز ہوا چلائی اور دوسرے دن
مصر مین ٹڈیان بیشمار آئین اور سارے زمین اون سے چھپ گئی
اور بالکل اندھیرا ہو گیا۔ تمام ملک مصر کے درخت اور میوے
اور سبزی جو اولون سے بچ رہے تھے اونھون نے چاٹ لیے
یہ دیکھکر فرعون بہت گھبرایا۔ مجبورانہ جلد موسیٰ اور ہارون کو بلا کے
کہا کہ مین تمہارا اور تمہارے خدا کا گنہگار ہون سو اب مین تمہاری
منت کرتا ہون فقط اس مرتبہ میرا گناہ بخشو اور اپنے خدا سے
شفاعت کر کے اس موت کو مجھسے دور کرو + چنانچہ اوس نے
خداوند سے شفاعت کی اور خدا نے پچھوا آندھی چلائی جو ٹڈیون کو
دریاے قلزم مین ڈال آئی ایسا کہ مصر کے تمام اطراف مین ایک
ٹڈی نہ رہی۔ لیکن اب بھی فرعون اپنے اقرار سے منحرف ہو گیا
اور بنی اسرائیل کو جانے نہ دیا + تب موسیٰ نے خدا کے حکم سے
اپنا ہاتھہ آسمان کی طرف اوٹھایا اور تین دن تک سارے ملک
مصر مین عجب اندھیرا رہا یہان تک کہ مصریون نے آپس مین
ایک دوسرے کو نہ دیکھا اور نہ کوئی تین دن تک اپنی جگہہ سے
ہلا + پر سارے بنی اسرائیل کے مکانون پر اوجالا تھا لیکن فرعون

زیادہ تر سخت دل ہو گیا - اوس نے اونکا جانا پسند نہ کیا اور موسی سے کہا کہ تو میرے سامنے سے جا اور پھر منہ دیکھنے مت آ کیونکہ جس دن تو میرا منہ دیکھے گا تو مر جائے گا تب موسی نے کہا کہ تو نے اچھا کہا مین پھر تیرا منہ نہ دیکھونگا - تب خداوند نے موسی سے کہا کہ مین فرعون اور مصریون پر ایسی بلا لاؤن گا کہ وہ یقیناً تم سبکو دھکا دے کے نکال دے گا - رات کو مین مصر مین ہر ایک کے گھر جا کے اوسکے پہلوٹھے لڑکے کو مارون گا سو تو بنی اسرائیل سے کہہ کہ ہر ایک آدمی اپنے اپنے باپ دادون کے مطابق گھر پیچھے ایک برہ بے عیب اپنے لیئے لے کے شام کو ذبح کرے اور اوسے اوسی رات اپنے گھرانے سمیت کھائے اور اوسکے خون سے اپنے دروازے کی چوکھٹ پر چھاپا مارے وہ خون تمہارے لیئے نشان ہو گا اور مین لہو دیکھکر تمسے درگذر دون گا اور جب مصریون کو مارون گا تو تم وبا اور ہلاکت سے بچو گے اور برے کے گوشت کھانے کے وقت کمرین باندھین اور جوتیان پہنکر سفر کے واسطے تیار رہین - پس بنی اسرائیلیون نے برے ذبح کیئے اور اونہین رات کو کھایا اور اپنی لاٹھیان ہاتھون مین لے کر میز کے چارون طرف کھڑے ہوئے + اونہون نے

اوس گوشت کو روٹی اور کڑوی ترکاری سے کھایا اور خون کو اپنے دروازون کے بازو اور چوکھٹ پر چھڑک دیا کیونکہ اوس سے اپنا بچاؤ جانتے تھے * اور یون ہوا کہ خداوند نے آدہی رات کو مصر کی زمین مین سارے پہلوٹھے فرعون کے پہلوٹھے سے لیکے جو اپنے تخت پر بیٹھا تھا اوس قیدی کے پہلوٹھے تک جو قیدخانہ مین تھا چوپایون کے پہلوٹھے تک ہلاک کیا۔ اور فرعون رات کو اوٹھا اور اوسکے سب نوکر اور سارے مصری اوٹھے اور مصر مین بڑا نوحہ تھا کیونکہ کوئی گھر نہ تہا کہ جسمین ایک نہ مرا تب اوسنے موسیٰ اور ہارون کو رات ہی کو بلایا اور کہا کہ اوٹھو تم اور بنی اسرائیل میرے لوگون مین سے نکلجاؤ۔ اپنے گلے اور گائے بیل بھی لو جیسا تمنے کہا ہے روانہ ہو اور میرے لیے بھی برکت چاہو * اور مصری اون لوگون پر جبر کرتے تھے تا کہ اونہین ملک مصر سے جلد خارج کرین کیونکہ وہ سمجھے کہ ہم سب مرجائینگے * اور اون لوگون نے آٹا گوندھا ہوا پیشتر اوس سے کہ وہ خمیر ہوا ہو آٹے کے لگنون سمیت کپڑون مین باندھکے اپنے کاندھون پر اوٹھا لیا اور مصریون سے روپے اور سونے کے زیور اور کپڑے عاریت لیے اور خداوند نے اون لوگون کو مصریون کی نگاہ مین ایسی عزت بخشی کہ اونہون

نے اون کو عاریت دی ۔ اور اونہون نے مصریون کو لوٹ لیا
آخر کو بنی اسرائیلیون نے رات ہی کو بہت جلد کوچ کیا ۔ گروہ
اونکا بہت بڑا تہا ۔ خدا نے اپنا وعدہ جو ابرہام سے کیا تہا پورا کیا
اور اونکی اولاد کو زمین کنعان کے راستے پر لے چلا اور موسی
سے فرمایا کہ بنی اسرائیل ہر سال ایک برہ اس نکلنے کی شکر
گزاری کرکے کہایا کرین اور اسے عید فسح کہین ۔ اس لئے کہ
خدا نے جہان خون دیکہا وہان سے گذر گیا ۔ خیال کرو کہ جیسے
برے کے خون نے پہلوٹہون کی جان بچائی ویسا ہی مسیح کا
خون اپنے پیارون کو جہنم سے بچائے گا ۔ ہم لوگون کو مسیح کی
مہربانی کا ہر وقت شکر گزار رہنا چاہیے ۔ شمار کرو کہ خدا نے
کتنی آفتین فرعون اور اوس کے لوگون پر بہیجین ۔ پہلے پانی
کا خون سے بدلنا دوسرے مینڈکون کا پیدا ہونا تیسرے
خاک سے جنوون کا بننا چوتہے بہڑون کا کثرت سے ہونا
پانچوین جانورون کا مرجانا چہٹوین پہوڑے اور پہپولون کا
نکلنا ساتوین آندہی اور اولون کا آنا آٹہوین ٹڈیون کا آنا
نوین اندہیرے کا ہو جانا دسوین پہلوٹہون کا مرنا ۔
اے لڑکو دیکہو یہ آفتین بہت ہولناک ہین کہ مصریون پر سبب

نافرمانی کے واقع ہوئین اور جہنم مین اس سے زیادہ نافرمانون پر عذاب ہوگا پس حتی الامکان اوسکی نافرمانی سے بچنا چاہیے ◆

## پچیسوان باب

### بنی اسرائیل کا دریاے قلزم سے پار ہونیکے بیانمین

---

بنی اسرائیلیون نے کنعان کی طرف کوچ کیا اور وہ مصر سے بہت دور تھا ۔ اونھین راستہ ملنا بہت دشوار ہوتا ۔ لیکن خداوند دن کو بدلی کے ستون مین (تاکہ اونھین راہ بتاے) اور رات کو آگ کے ستون مین (تاکہ اونھین روشنی بخشے) اون کے آگے چلتا تھا تاکہ وہ دن رات چلے جائین ۔ وہ بدلی کا ستون دن کو اور آگ کا ستون رات کو اون لوگون کے آگے سے ہرگز نہ اوٹھتا تھا ۔ بنی اسرائیل بحر قلزم کے کنارے تک بڑی تیزی سے گئے وہان پہ بادل ٹھہر گیا ۔ اونھون نے وہان اپنا ڈیرا کیا اور جب شاہ مصر کو خبر دی گئی کہ وہ لوگ بھاگ گئے تو فرعون اور اوس کے خادمون کا دل لوگون کی طرف سے پھر گیا اور وہ بولے کہ ہم نے یہ کیا کیا کہ بنی اسرائیل کو اپنی

غلامی سے باہر جانے دیا۔ تب اوس نے اپنی گاڑیان جو تین
اور اپنے لوگون کو ساتھہ لے کر اونکا پیچھا کیا اور اونھین خیمہ
کیے ہوئے دریا پر پایا۔ جب بنی اسرائیل نے مصریون کو اپنے
پیچھے آتے دیکھا وہ شدت سے ڈرے اور اپنے خداوند سے
فریاد کرنے لگے اور موسی سے کہنے لگے کہ اب کہان جائین
آگے کو دریا حائل ہے اور پیچھے کو فرعون مارنے کو چلا آتا ہے
کیا مصر مین قبرون کی جگہہ نتھی کہ تو ہمکو وہان سے بیابان مین مرنے
کے لیئے لایا۔ موسی نے لوگون سے کہا کہ خوف نکرو کھڑے رہو
خداوند کی نجات دیکھو کہ آج کے دن وہ تمھین دے گا۔ اور پھر
کبھی فرعون اور اوس کے آدمیون کو نہ دیکھوگے۔ خداوند تمھارے
لیئے جنگ کرے گا اور تم چپ چاپ رہوگے۔ اور موسی نے
خدا سے دعا مانگنی شروع کی۔ تب خداوند نے موسی سے کہا کہ
بنی اسرائیل سے کہو کہ وہ آگے چلین تو اپنا عصا اوٹھا اور دریا
پر اپنا ہاتھہ بڑھا اور اوسکو دو حصے کر۔ اور بنی اسرائیل بیچون بیچ
مین سے سوکھی زمین مین ہو کر گذر جائینگے۔ اور جب مین فرعون اور
اوسکی گاڑیون اور اوسکے سوارون پر اپنا جلال ظاہر کرونگا تو
جانینگے کہ مین خداوند ہون تب خداوند کا فرشتہ جو اسرائیلی لشکر

کے آگے چلا جاتا تھا پھرا اور اونکی پشت پر آرہا۔ اور بدلی کا ستون اونکے سامنے گیا اور اونکی پشت پر جا ٹھہرا۔ مصریونکے لشکر کیطرف اندھیرا ہو گیا اور اسرائیلیونکی جانب روشنی رسو تمام رات ایک لشکر دوسرےکے نزدیک نہ آیا۔ پھر موسی نے دریا پر ہاتھ بڑھایا اور خداوند نے پوربی آندھی تمام رات دریا پر چلائی اور دریا کو سکھا کے پانی کے دو حصے کیئے۔ اور بنی اسرائیل دریا کے بیچ سے سوکھی زمین پر ہوکے گذر گئے۔ اور پانی کی اونکے دہنے اور بائین دیوار تھی اور مصریون نے اون کا پیچھا کیا اور پیچھا کیئے ہوئے فرعون اور اوسکی سب گاڑیان اور سوار دریا کے بیچون بیچ تک آگئے۔ اور یون ہوا کہ خداوند نے پچھلے پہر اوس آگ اور بادل کے ستون مین سے مصریون کے لشکر پر نظر کی اور مصریون کی فوج کو گھبرادیا اور اون کی گاڑیون کے پہیون کو نکال ڈالا ایسا کہ مشکل سے چلتی تھین۔ چنانچہ مصریون نے کہا کہ آؤ اسرائیلیون کے منھہ پر سے بھاگ جائین کیونکہ خداوند اون کے لیئے مصریون سے جنگ کرتا ہے۔ اور خداوند نے موسی سے کہا کہ اپنا ہاتھ دریا پر بڑھا تاکہ پانی مصریون اور اونکی گاڑیون اور اون کے سوارون پر پھر آئے۔ موسی نے اپنا ہاتھ دریا پر بڑھایا اور دریا صبح ہوتے ہی

اپنی قوت اصلی پر لوٹا ۔ مصری اوس کے سامنے سے بھاگ
اور خداوند نے مصریون کو دریا مین ہلاک کیا اور پانی پھرا اور
گاڑیون اور سوارون اور فرعون کے سب لشکر کو جو اون کے
پیچھے دریا کے بیچ مین آئے تھے چھپا لیا اور ایک بھی اونمین
سے باقی نرہا ۔ سو خداوند نے اوس دن اسرائیلیونکو مصریون
کے ہاتھ سے یون بچایا ۔ اور اسرائیلیون نے مصریون کی
لاشین دریا کے کنارے پر دیکھین ۔ اور اسرائیلیون نے
بڑی قدرت جو خداوند نے مصریون پر ظاہر کی دیکھی اور لوگ
خداوند سے ڈرے ۔ تب خداوند پر اور اوس کے بندہ موسیٰ
پر ایمان لائے اور اون بے رحمون کے ظلم و تعدی سے
بچنے کے سبب نہایت خوش ہوئے ۔ اور اوسکی شکر گزاری
مین ایک پر مضمون گیت خداوند کی تعریف مین گایا ۔ گیت
کا شروع یہ تھا ۔ کہ مین خدا کی تعریف گاونگا کہ اوس نے بڑے
جلال سے اپنے تئین ظاہر کیا ۔ اوس نے گھوڑون کو سوارون
سمیت دریا مین ڈال دیا ۔ وغیرہ اور مریم موسیٰ کی بہن اور
عورتون نے بھی دلچسپ باجے بجائے اور بہت اچھے اچھے
خدا کی حمد کے راگ گائے ۔ کچھ دن پیشتر بیچارے بنی اسرائیل

دہوپ کی سختی مین جلتے تہے اور مشقت شاقہ مین گرفتار رہتے تہے - ظالمون کی مار کہاتے تہے نالہ و فریاد کیا کرتے تہے - اب وہ غلامی سے آزاد ہوئے اور شاداب زمین کے پہونچنے کے امیدوار ہوئے -

اے عزیز لڑکو دیکہو کہ اسرائیلی کنعان زمین کے پہونچنے کی امید پر کیسے کیسے راگ گاتے تہے اور خوشی مناتے تہے اور ہمیے امید قوی ہے کہ ایک دن اوس زمین مین کہ کنعان سے نہایت خوشنما و شاداب ہے پہنچونگا - پس کیا مجہے خدا کی تعریف کرنی نہ چاہیئے کہ اوس نے ہمین اوس خوشنما زمین کے جانے کی راہ بتائی ہے - اگر تم اوس سے ہمیشہ درخواست کروگے تو وہ تمہین بہی وہان پہونچاوے گا - تمہاری جانون کو شیطان کی غلامی اور قبضہ سے بچاوے گا جیسے اسرائیلیون کو فرعون کے ہاتہہ سے نجات دی ⁂

# چھبیسوان باب

## من اور بٹیان کے بیان مین

---

بنی اسرائیل اپنے ظالم مالکون سے چھٹکارا پانے کے سبب بہت خوش تھے۔ جب وہ مصر کی زمین سے خارج ہوکر سن کے بیابان مین پہونچے تو وہان پھلدار درخت کھانے کی چیزین پانی کے چشمے نہ تھے۔ ساری جماعت موسی اور ہارون پر جھنجھلا کے بولی کہ کاش خداوند کے ہاتھ سے زمین مصر مین جس وقت کہ ہم گوشت کی ہانڈیون کے پاس بیٹھے تھے اور روٹی پیٹ بھر کے کھاتے تھے مارے جاتے۔ تم ہمکو اس بیابان مین نکال لائے ہو کہ سارے مجمع کو بھوک سے ہلاک کرو۔ تب خداوند نے موسی سے کہا کہ دیکھ مین آسمان سے تمہارے لیئے روٹی برساؤنگا۔ یہ لوگ ہر روز نکلکے جتنا ایک دن کے لیئے کفایت کرے سمیٹ لیا کرین۔ سو موسی اور ہارون نے اونھین کہا کہ تم جو خداوند سے جھنجھلاتے ہو وہ سنتا ہے اور صبح کو تم خداوند کا جلال دیکھوگے۔ صبح کیوقت

بنی اسرائیلیون نے اپنے اپنے خیمون سے زمین پر چھوٹی چھوٹی گول گول سفید سفید خبز پڑی ہوئی دیکھی تو بہت متعجب و حیران ہوئے کہ خدایا کیا ہے ہمنے تو ایسی خبز نہ کبھی دیکھی نہ سنی تب موسیٰ نے کہا کہ یہ وہی روٹی ہے جو خداوند نے آسمان سے تمھارے لیئے بھیجی ہے اسکو جمع کرکے اپنے اپنے خیمون مین لے جاؤ۔ پس ہر ایک آدمی نے اپنے اپنے برتن لیکے اپنی جورؤن اور لڑکون کے لیئے جمع کیا۔ جب ناپا تو جس نے بہت جمع کیا تھا کچھ زیادہ نہ پایا اور اوسکا جس نے کم جمع کیا تھا کم نہوا۔ ہر ایک نے اون مین سے بقدر اپنے کھانے کے جمع کیا تھا اور اونھون نے اوسکو چکھا تو مزہ اوسکا شہد مین ملی ہوئی پھلوری کا پایا اور اونھون نے اوسکا نام من رکھا۔ اون کی جورؤن نے اوسے چکی مین پیس اور اوکھلیون مین کوٹ اوسکی پھلکیان پکائین + موسیٰ نے اون سے کہا کہ اسمین سے کل کے لیئے کچھ نہ رکھیو۔ خداوند تمھین ہر روز عنایت کیا کرے گا۔ اگر رات کو صرف ہو جاسے خوف نکرو خدا پر بھروسا کامل رکھو وہ تمھین اور دے گا۔ لیکن بعضے نافرمان برداروں اور ناشکرون نے اونکا کہنا نہ سنا اور دوسرے دِنکے لیئے

رکھ چھوڑا اور دوسرے دن جب اوسے کھولا تو کیڑون سے بھرا ہوا دیکھا مجبور ہو کے پھینک دیا - کیا ہی بیوقوفی کی کہ خدا کا کہنا نمانا اور جب رفیدیم مین ڈیرا کیا وہان لوگون کے پینے کو پانی نتھا سو لوگ موسیٰ سے جھگڑنے لگے اور جھنجھلا کے کہا کہ تم ہمین مصر سے اسی لیئے نکال لائے کہ ہمین اور ہماری لڑکون اور مویشیون کو پیاس سے ہلاک کرو - موسیٰ نے خداوند سے فریاد کی کہ مین ان لوگون سے کیا کرون - وہ سب کے سب مجھے سنگسار کرنے کو تیار ہین - خداوند نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے بزرگون کو اپنے ساتھ لے اور اپنا عصا اپنے ہاتھ مین لے اور پہاڑی پر جا چٹان کو مار اوس سے پانی نکلے گا - موسیٰ نے چند آدمی اپنے ساتھ لے کر اوس چٹان کو مارا اور بہت پانی نکلا اور پانی بہتا ہوا نیچے گرا - وہ آدمی جو پہاڑ کے نیچے تھے پانی کو مثل دریا کے خشک زمین پر بہتا ہوا دیکھ متعجب ہوئے اور اپنے لڑکون اور مویشیون کی پیاس بجھائی اور نہایت خوش و مسرور ہوئے -

اے لڑکو دیکھو کہ خدا بنی اسرائیلیون پر کیسا مہربان اور اونکی کیسی مدد کرتا تھا مگر وہ اپنے کرتوت سے اور جھنجھلانے سے باز نہ آتے تھے

یہ کیسی بُری بات تھی - خدا تمپر بھی بہت مہربان ہے پس تمکو
بنی اسرائیلیون کی طرح کڑکڑانا نچاہیے بلکہ خدا کی شکرگزاری
اور اوسکی حمد وثنا مین مصروف رہنا چاہیے ❊

## ستائیسوان باب

### شریعت کے نازل ہونے کے بیان مین

---

بنی اسرائیل سفر کرتے کرتے تھوڑے دنون کے بعد کوہ سینا
کے قریب پہنچے یہ وہی پہاڑ تہا کہ جسکی جہاڑی مین موسیٰ نے خدا
کو دیکہا تہا۔ بنی اسرائیل نے کوہ کے آگے خیمے کھڑے کیے
تب خداوند نے موسیٰ کو پہاڑ پر بُلا کے فرمایا کہ تو لوگون سے کہہ
کہ مین نے مصریون کے ہاتھہ سے تمھین کیسا بچایا پس اگر اب
تم میری مرضی پر چلوگے اور میرے حکم سُنوگے تو تم ساری
قومون سے زیادہ میرے لیئے ایک خزانہ خاص ہوگا اور ایک
مقدس قوم رہوگے - موسیٰ نے اوتر کے گروہ کے بزرگون کو
بلایا اور اونہین یہ سب باتین سُنائین - سب لوگون نے مل کر
جواب دیا کہ خداوند نے جو کچھ فرمایا ہے ہم سب کرین گے -

موسیٰ نے یہی جواب پھر پہاڑ پر جا کے عرض کیا۔ تب خداوند نے
موسیٰ سے کہا کہ مین اندھیری بدلی مین تجھہ پاس آ کے تجھہ سے
باتین کرونگا تا کہ لوگ میری آواز سُنین اور ابد تک تیرے معتقد ہین
تو اون سے جا کر کہہ کہ تیار ہون۔ تب موسیٰ پہاڑ پر سے اوتر کے
لوگون مین گیا اور اونھین پاک و صاف کیا۔ اونھون نے اپنے
کپڑے دُھلوائے اور اوس نے لوگون سے کہا کہ تیسرے دن
تیار رہو کہ خداوند تیسرے دن سارے لوگون کی نظر مین کوہ سینا
پر اوتر آئیگا۔ تب سب آدمیون نے موسیٰ کے حکم کے موافق
پہاڑ کے گرداگرد حدین باندھین تا کہ کوئی پہاڑ پر نہ چڑھے اور اوسکی
سرحد کو نہ چھُوئے بلکہ مویشی بھی اوسکی گھاس نہ چرین اس لیے
کہ وہ خداوند کا پہاڑ ہے تیسری صبح کو بادل گرجے اور بجلیان
چمکین اور پہاڑ پر کالی گھٹا اوٹھی اور قرنائی کی آواز بہت بلند ہوئی
چنانچہ سارے لوگ ڈرے اور کانپ گئے۔ اور موسیٰ لوگون کو
خیمہ گاہ سے باہر لے گیا کہ خدا سے ملائے اور وہ پہاڑ کے نیچے
اکھٹے ہوئے اور سب کوہ سینا پر زیر و بالا دُھوان تھا کیونکہ خدا تو
شعلہ مین ہو کے اوس پر اوترا اور تنور کا سا دھوان اوس پر سے
اوٹھا اور پہاڑ سراسر ہل گیا۔ اور جب قرنا کی صدا بہت بڑھائی گئی

اور بلند سے بلند ہوتی جاتی تھی موسیٰ نے کلام کیا اور خدا نے
اوسے ایک آواز سے جواب دیا اور خداوند کوہ سینا کی چوٹی پر
نازل ہوا اور خداوند نے پہاڑ کی چوٹی پر موسیٰ کو بلایا اور موسےٰ
چڑھ گیا۔ اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ اُتر جا اور لوگون کو تاکید
کرتا نہو کہ حدون کو توڑ کے خداوند کے پاس دیکھنے کو آئین اور
بہتیرے اُون مین ہلاک ہو جائین چنانچہ موسیٰ لوگون پاس تلے اُوترا
اور اُون سے کلام کیا۔

پھر خدا یہ سب باتین بولا اور کہا کہ۔ خداوند تیرا خدا جو تجھے زمین
مصر سے اور غلامی کے گھر سے نکال لایا مین ہون میرے حضور تیرے
لئے دوسرا خدا نہو۔ یہہ پہلا حکم تھا۔

دوسرا حکم۔ تو کوئی مورت نہ بنا اور اوسکی بندگی نکر۔

تیسرا حکم۔ تو اپنے خداوند خدا کا نام بیجا نہ لے۔

چوتھا حکم۔ سبت کے دن کو مقدس جان اور یاد رکھ کہ خدا نے
اُوس دن مین اپنے کام سے آرام کیا۔

پانچوان حکم۔ تو اپنے ماباپ کی عزت کر۔

چھٹوان حکم۔ تو خون مت کر۔

ساتوان حکم۔ تو زنا مت کر۔

آٹھوان حکم۔ تو چوری نکر۔
نوان حکم۔ تو اپنے پڑوسی پر جھوٹی گواہی مت دے۔
دسوان حکم۔ تو لالچ نہ کر۔

اور سب لوگون نے دیکھا کہ بادل گرجے بجلیان چمکین قرنائی کی آواز ہوئی پہاڑ سے دُھوان اوٹھا۔ اور سب لوگون نے جب یہ دیکھا تو وہ ہٹے اور دور جا کھڑے ہوئے۔ تب اونھون نے موسیٰ سے کہا کہ تو ہی ہم سے بول اور ہم سُنین لیکن خدا ہمسے نہ بولے کہین ہم مر نجائین۔ موسیٰ نے لوگون کو کہا کہ تم مت ڈرو اس لیے کہ خدا آیا ہے کہ تمھین امتحان کرے اور تا کہ اوسکا خوف تمھارے سامنے ظاہر ہو کہ تم گناہ نکرو۔ تب وہ لوگ دور ہی کھڑے رہے اور موسیٰ اوس کالی بدلی کے جسمین خدا تھا نزدیک گیا اور جو کچھ کہ لوگون نے کہا تھا خدا سے عرض کیا کہ وہ تیری آواز سُننے سے خوف کھاتے ہین۔ تب خداوند نے کہا جو کچھ اونھون نے کہا اچھا کہا کاش کہ اُون کے ایسے ہی دل ہوون کہ وہ مجھسے ڈرین اور ہمیشہ میرے سب حکمون کی محافظت کرین تا کہ اُون کے اور اُونکی اولاد کے لیئے ابد تک بہتری ہو۔ خدا چاہتا ہے کہ آدمی نیک ہوون اور خوش رہین مگر وہ جانتا ہے کہ وہ اپنے لیے

مجھے پیار نہین کرتے + موسیٰ نے البتہ صدق دل سے اُوسے
پیار کیا اس لیئے خدا نے موسیٰ سے باتین کین - پھر خدا نے
موسیٰ کو تنہا پہاڑ پر بُلایا اور چالیس دن ورات اوسے بن کھانے
پانی کے وہان زندہ رکھا اور گھڑی گھڑی بدلی مین ہوکے اوس سے
کلام کیا اور چلتے وقت اوسے پتھر کی دو تختی دین جن پر خدا نے
اپنی اُنگلی سے وہ دسون احکام لکھے تھے جو اوس نے آباد انکے
بند فرماے تھے تاکہ بنی اسرائیل اِن حکمونکو کبھی نہ بھولین -
اے لڑکو تمہین چاہیئے کہ یہ خدا کے احکام ہمیشہ یاد رکھو اوس
خدا کی فرمان برداری اور محبت مین ہر وقت حاضر رہو اس لیئے
کہ خدا کی مانند کوئی کریم اور رحیم نہین +

## اٹھائیسوان باب

### سونے کے بچھڑے کی بیانمین

---

جب لوگون نے دیکھا کہ موسیٰ پہاڑ پر سے اُوتر زمین دیری
کرتا ہے تو وہ ہارون کے پاس جمع ہوتے اور اوس سے کہا
کہ اوٹھ ہمارے لیئے معبود بنا کہ ہمارے آگے چلے کیونکہ یہ مرد

موسیٰ جو ہمین مصر کے ملک سے نکال لایا ہم نہین جانتے کہ اوس سے
کیا ہوا - ہارون نے اونہین کہا کہ زیور سونے کے جو تم لوگو نکے
پاس ہین توڑ کے مجھہ پاس لاؤ - جب وہ لائے تو ہارون نے اوس
سے ایک بچھڑے کی مورت ڈھال کے تیار کی اور کہا یہی معبود
تمہارا تمہین ملک مصر سے نکال لایا - اور ہارون نے اوس کے
لیئے ایک قربانگاہ بنائی اور یہ کہکے منادی کرائی کہ کل خداوند کے
لیئے عید ہے - وہ صبح کو اوٹھے اور سوختنی اور سلامتی کی قربانیان
گذرانین اور لوگ کہانے پینے کو بیٹھے اور کھیلنے کو اوٹھے -
تمہین یاد ہوگا کہ ابہی چند روز ہوئے کہ اون سبہون نے
خدا کی فرمان برداری اور اطاعت کرنے کا وعدہ کیا تھا اور
دس حکمون مین سے مورت نہ بنانے کا حکم بہی سنا تھا پر اپنی
بدفعلی سے اوسے بالکل بہول گئے + تب خداوند نے موسیٰ
سے کہا کہ اوتر جا جنہین تو مصر سے چھڑا لایا ہے وہ خراب ہوگئی
ہین - جو راہ مین نے اونہین فرمائی تہی اوس سے وہ بہت جلد
پھر گئے ہین وہ بت پرستی مین مشغول ہو گئے ہین - مین اس
قوم کو دیکھتا ہون کہ ایک گردنکش قوم ہے - اب تو مجھکو چھوڑ کہ میرا
غضب اون پر بھڑکے اور مین اونہین بھسم کرون اور تجھہ سے

ایک بڑی قوم بناؤن گا - تب موسیٰ نے منّت کرکے کہا کہ
اپنے غضب کے بھڑکنے کو باز رکھ نہین تو مصری کہین گے
کہ وہ اونہین مصر سے پہاڑون پر مارنے کو لے گیا تھا - تو اپنے
بندون ابرہام اور اضحاق اور اسرائیل کو جن سے تو نے اونکی
نسل بڑہانے کی قسم کھائی ہے یاد کر - تب خداوند نے موسیٰ کی
دعا قبول کی اور اوس ہلاکت سے جو چاہتا تھا کہ اپنے لوگونسے
کرے باز آیا اور موسیٰ پھر کر پہاڑ سے اوتر گیا اور شریعت کی دونو
تختی اوس کے ہاتھ مین تہین - اور وہ تختی خدا کے کام سے
تھی اور جو لکھا ہوا سو خدا کا لکھا ہوا تھا - جب موسیٰ پہاڑ سے نیچے
آیا تو لشکر مین گانے بجانے کی آواز سُنکے معلوم کیا کہ بنی اسرائیل
اپنے بُت کے سامنے اوسکی تعریف اور توصیف گا رہے ہین -
جب وہ لشکرگاہ کے پاس آیا اور بچھڑا اور ناچ راگ دیکھا تب موسیٰ
کا غضب بھڑکا اور اوس نے تختیان اپنے ہاتھون سے پھینک
دین اور پہاڑ کے نیچے توڑ ڈالین اور اوس بچھڑے کو لے آگ
مین جلا پیس کے خاک سا بنایا اور پانی مین چھڑک کے سب بنی
اسرائیلیون کو پلایا اور ہارون سے کہا کہ ان لوگون نے تجھ سے
کیا کیا کہ تو نے اونپر ایسا بڑا گناہ لگایا - اوس نے عذر کرکے

کہا کہ مجھے خفا مت ہو جیے۔ لوگون نے گستاخ ہونا چاہا اور مجھسے
ایک معبود بنانے کو کہا تب مین نے اون سے سونا منگا کے
یہہ بچھڑا بنایا۔ تب موسیٰ لشکرگاہ کے دروازے پر کھڑا ہوا اور کہا
جو خداوند کی طرف ہو سو میرے پاس آئے۔ تب سب بنی لاوی
اوس پاس جمع ہوئے اور اوس نے اونہین کہا کہ خداوند
اسرائیل کے خدا نے فرمایا ہے کہ تم مین سے ہر مرد اپنی کمر پر
تلوار باندھے اور تمام لشکرگاہ مین گذرتا پھرے اور ہر مردون مین
سے اون نافرمانون کو قتل کرے۔ بنی لاوی نے موسیٰ کے کہے
کے موافق کیا اور اوس دن قریب تین ہزار مرد کے اونھون نے
مارے اور خداوند نے اون پر مری بھی بھیجی۔ مگر موسیٰ کی سفارش
کے سبب سبھون کو ہلاک نہ کیا۔ اس کے بعد خدا نے موسیٰ کو
پہاڑ پر پھر بلایا اور دوسری دو تختیان بنانے کا حکم دیا اور پھر
چالیس دن اور رات موسیٰ سے اوسی پہاڑ پر باتین کین اور مثل
سابق اون دونو تختیون مین دسون حکم لکھکے موسیٰ کو دیئے
اور موسیٰ کے ساتھہ خدا نے دوستانہ اور ملائمیت سے باتین
کین اور اپنی قدرت اور جلال دکھلایا لیکن خدا آپ اوسے اپنا
چہرہ نہین دکھایا اس لیئے کہ کوئی انسان نہین کہ اوسے دیکھے

اور جیتا رہے - جب موسی شریعت کی دونو لوحین اپنے ہاتھہ
مین لیئے ہوئے کوہ سینا سے اوترا اوسکا چہرہ خدا کے ساتھہ
ہمکلام ہونے سے چمکتا تہا - ہارون اور بنی اسرائیل موسی کے
چہرہ کو دیکھہ اوس کے پاس آنے سے ڈرتے تھے تب موسی
نے اونہین بلایا اور سب بنی اسرائیل نزدیک آئے اور اوس نے
اون سب باتون کو جو خداوند نے اوس سے کوہ سینا پر کہی
تہین اونہین حکم کیا اس کے بعد موسی نے بار بار خدا کے حضور
جا کے اوس سے باتین کین اور جب لوگون کے پاس پھرا تو
اپنے منہ پر نقاب ڈالے رہا +

## اونتیسوان باب

### عبادت کے خیمے کے بیان مین

---

جب موسی پہاڑ پر تہا تو اوسے خدا نے خوبصورت مکانکا
نقشہ دکھایا تاکہ اوسی کے موافق خدا کی عبادت کا خیمہ بنایا جاے
موسی نے ساری جماعت کو جمع کر کے کہا کہ وہ باتین جنپر عمل
کرنے کا خدا نے تم کو حکم کیا ہے سو یہ ہین - چھہ دن تک

کاروبار کیا جاے اور ساتوان دن تمہارے لیئے روز مقدس خداوند کے آرام کا سبت ہوگا تم اوس دن کچہ کام نکرو مگر خدا کی بندگی کرو - اور اوس نے مجھے حکم دیا کہ ایک مکان اوسکی عبادت کیلئے بناؤن اسلیئے تم اپنے اپنے پاس سے اوس کے سامان کے لیئے تحفے اپنے دل کی خوشی سے میرے پاس لاؤ اور تم مین سے جو بڑا کاریگر ہو آئے اور جو خداوند نے فرمایا ہی سب بنائے - تب بنی اسرائیل کی ساری جماعت موسیٰ کے آگے سے چلی گئی اور وہ ایک ایک جن کے دل نے اونہین ترغیب دی اور ہر ایک جسکی روح نے اوسے راضی کیا جماعت کے خیمے کے کام کے واسطے اور اوسکی سب عبادت اور مقدس لباس کے لیئے خداوند کے واسطے تحفہ لایا - اور وہ مرد اور عورت جتنے کہ کشادہ دل تھے آئے اور کنگن اور مندری اور خاتم اور انگوٹھیان اور سب زیور سونے کے لائے اور ہر ایک جو تحفہ لایا سو سونے کا خداوند کے واسطے لایا اور جس شخص کے پاس آسمانی رنگ اور ارغوانی رنگ اور قرمزی رنگ اور مہین کتان اور بکریون کی پشم اور مینڈھونکی سرخ رنگی کھالین اور تخس کی کھالین تھین سو اونہین لایا جس کسی نے روپے کا

یا بیتل کا ہدیہ گذرانا سو اپنا ہدیہ خداوند کے لیئے لایا اور جس کسیکے
پاس شتیم کی لکڑی تھی سو اوسسے عبادت کے سب کامون کے
لیئے لایا اور ساری عورتون نے جو روشنضمیر تہین اپنے ہاتہہ سے
کاتا اور اپنا کاتا ہوا آسمانی اور ارغوانی اور قرمزی رنگ اور مہین
کتان لائین اور سب عورتون نے جن کے دلون نے اونکو حکمت
کی طرف رغبت دلائی بکریون کی پشم کاتی اور وہ جو رئیس تہے
سلیمانی پتھر اور جڑنے کے پتھر افود اور چپراس کے لیئے اور خوشبو
مصالحہ اور جلانے کا تیل اور مساحت کا تیل اور خوشبوئیان بخور
کے واسطے لائے۔ اور سب کیا مرد کیا عورت جن کے دل نے
اون کو ابہارا کہ اوس کام کے لیئے لائین جسکا حکم خداوند نے
دیا تہا کہ موسیٰ سے بنے اور سب کے سب یعنی سارے بنی اسرائیل
خوشی سے خداوند کے لیئے ہدیہ لائے۔ اور موسیٰ نے بنی اسرائیل
سے کہا کہ خدا نے دو آدمی بڑے ہوشیار اور کاریگر چن لیئے ہین
اور اون کے دل مین حکمت اس طور سے بھر دی کہ وہ سب کام
اور اچھی اچھی تدبیرین ایجاد کر سکتے ہین۔ پھر اون دونو کو بلا کے
سب تحفے اونہین دیئے اور سب مرد روشن ضمیر جنہین خداوند
نے حکمت اور فہم بخشا وہ مقدس کی عبادت کے سب کام کرنے

کے تئین سمجھین خداوند کے سارے حکم کے موافق کام کرنے لگے
اونھون نے آرے سے لکڑیان کاٹین چاندی اور سونے کی چیزین
اگ سے جلائین قربانگاہ بنایا اور شمعدان اور پیالے اور طشت اور
دست پناہ اور اور بہت برتن وغیرہ چیزون کو سخت محنت سے
تیار کیا - جو مکان خدا نے موسیٰ کو بنانے کے لیئے کہا تھا وہ اینٹ
اور پتھر سے بنا نہ تھا اس لیئے کہ اوسکو ایک جگہہ سے دوسری جگہ
لے جانا تھا اور اسے عبادت کا خیمہ کہتے تھے - دیوارین اوسکی
لکڑی کے تختون سے بنی تھین چھت اوسکی پٹی نہ تھی بلکہ پردے
سے ڈھپی تھی - اوس کے دروازے کی جگہہ پر پانچ ستون اور
اون کے آنکڑے بنانے اور ستونون کے سرون اور اونکی الگنیون
کو سونے سے مڑھا اور اوس پر پردے رنگ برنگ مہین کپڑے
کے منقش بنا کے لٹکائے - اس مکان کی کوئی خاص زمین نہتھی
بلکہ جس جگہہ اوسکو لے جا کے کھڑا کرتے وہی جگہہ اوس کی زمین
ہوتی تھی - اور یہہ مکان بہت ہی خوش قطع اور خوش وضع بنا تھا
اور بالکل سونے سے مڑھا تھا - اور اوپر پوشش نیلے اور بینجنی
لگلی رنگون کی پڑی رہتی تھی - اوس خیمہ کے اندر دو کمرے تھے - ایک بڑا ایک
چھوٹا اوسکے درمیان مین ایک پردہ خوبصورت فاصل تھا اوس پر فرشتے

کو نقاب کہتے تھے ۔ بڑا کمرہ پاک مکان تھا اور اوسمین تین چیزین بہت
نفیس اور خوبصورت رکھی ہوئی تھین پہلین قربانگاہ ایکطرف ایک
میز اور دوسریطرف ایک شمعدان اور سنہلی قربانگاہ بخور جلانیکو لیئے
تھی اسلیئے بخور کی قربان گاہ کہلاتی تھی ۔ سو پہلی میز پر بارہ میدے
کی روٹیان ہر سبت کو رکھی جاتی تھین اور یہ نذر کی روٹیان کہلاتی
تھین ۔ اور سونے کے شمعدان پر سات شمع تھین اوسی سے
عبادت کے خیمے مین روشنی ہوتی تھی ۔ نقاب کے دوسریطرف
وہ خیمہ تھا جو پاک ترین کہلاتا تھا اوس مین ایک صندوق رکھا تھا
جو چارون طرف سونے سے مڑھا تھا وہ عہد کا صندوق کہلاتا تھا
اور کفارہ کا سرپوش خالص سونے سے بنا تھا اور دو کرّوبی سونے
سے مڑھے ہوئے اوس کفارہ کے سرپوش کے دونون طرف
کھڑے تھے ۔ وہ کروبی ایسے پر پھیلائے ہوئے تھے کہ کفارہ گاہ
اون کے پرون تلے ڈھپ جائے اور اون کے منہ آمنے سامنے
کفارہ گاہ کی طرف تھے اور کفارہ گاہ اوس صندوق کے اوپر
رکھا تھا اور وہ شریعت کی دو تختیان جو خدا نے موسیٰ کو دی تھین
اوس کے اندر مقفل تھین اور خدا کا جلال اوس جگہہ پر روشن تھا
اور اوسی جگہہ کے لیئے خدا نے فرمایا تھا کہ مین وہان تجھہ سے

ملاقات کرونگا اور مین کفّارہ گاہ کے اوپر سے کروبیونکے درمیان سے جو عہدنامہ کے صندوق کے اوپر ہین آون سب چیزون کی بابت جو بنی اسرائیل کے لئے تجھے حکم کرون گا تجھہ سے بات چیت کرونگا*

## تیسوان باب

### سردار کاہنون کے بیان مین

---

شہادت کے خیمہ کے جو گرد ایک صحن مسکن کے لئے بنا تھا چارون طرف اوس کے پیتل کے ستون تھے۔ ستونونکی گھنڈیان اور اونکی الگنیان روپے سے بنی تھین۔ یہ ستون ایک دوسرے سے کچھہ تفاوت پر تھے اون کے درمیان اس طور سے باریک کتان کے پردے پڑے تھے کہ شہادت کے خیمے کے گرد پردون کی دیوار بنی تھی۔ اوسی احاطہ مین ایک بڑی قربانگاہ سوختنی قربانی کے لیے پیتل کی بنی تھی اوس مین بھیڑ بکری گائے بیل چڑہائے جاتے تھے۔ خداوند نے قربانی چڑھانے کا پیشتر سے حکم فرمایا تھا تاکہ یاد رہے کہ اوس نے اپنے بیٹے کو بھیجنے کا وعدہ کیا ہے کہ وہ

آئے اور تمام دنیا کے گناہون کے کفارے مین مصلوب ہو۔ اسلئے مردمان خدا اسکو مانتے تھے اور اب ہم اسکو نہ سوختنی قربانی چڑہاتے تھے۔

اس مین جب ہر ذبیحہ ذبح ہوتا تھا تو اوسکا خون مذبح کے چارون طرف ہوتا تھا اور قربانی کا دہوان آسمان تک جاتا تھا اوس مسکن مین ایک پیتل کا بڑا حوض ہاتھ منہ دہونے کے لیئے دھرا تھا۔ خدا نے فرمایا تھا کہ ہارون کاہنون کا سردار بنے اس لیئے وہی قربانی چڑہاتا خوشبویان جلاتا اور شمع روشن کرتا تھا۔ خدا نے پاکترین کے اندر جانیکی کسیکو اجازت نہ دی تھی مگر ہارون کو۔ وہ سال مین ایک دفعہ اوس مین داخل ہوکے اور پردے کو اوٹھا کر کفارہ گاہ پر بادل کو دیکھ سکتا تھا۔ خدا نے موسیٰ کو فرمایا کہ تو ہارون کے پہننے کے واسطے اچھی پوشاک تیار کر۔ سو اوسکے لیئے ایک کرتا مہین کتان سے سفید رنگ کا اور دوسرا نیلے کپڑے کا اوپر پہننے کو بنایا اور اوس کے دامنون مین خالص سونے کی چھوٹی چھوٹی گھنٹیان لٹکائین اور اوس کے اوپر کو لیئے ایک افود سونے کے تارون اور ریشم سے بنایا۔ وہ ارغوانی اور قرمزی رنگون سے رنگا اور باریک کتے ہوئے کتان اور رنگ برنگ کی دستکاری سے منقش تھا۔ علاوہ اس کے ایک چوکھونٹی

چپراس باریک کتے ہوئے کتان اور سونے کے تار اور ریشم
سے بنائی اور رنگ برنگ کے رنگون سے اوسے آراستہ کیا۔
اوسمین بارہ بیش قیمت جواہر جڑے تھے اوس کے دونون کنارے
پردو خانے سونے سے بنے تھے اوسمین دو زنجیرین سونے کی
پڑی ہوئی تہین۔ چپراس لگاتے وقت یہ دونون زنجیرین ہارون
کے مونڈھون پر بندہتی تہین اور سینہ پر سامنے چپراس رہتی تہی
اور عمامہ باریک کتان سے اوپر مقدس تاج کا خالص سونے سے
بنایا اور اوسپر کندہ کیا کہ قدس یہوواہ کو۔ ہارون جوتی نہ پہنتا
بلکہ اکثر اپنے ہاتھ اور پیر پیتل والے حوض مین دہوتا تہا۔ ہارون کی
چار لڑکے تھے وہ ازروئے حکم الٰہی قربانی چڑہانے مین سفید
پوشاک پہن کے ہارون کے مددگار رہتے تھے۔ یہ چارون کاہن کہلاتے
تھے اور ہارون سردار کاہن۔ جب سب چیزین بن چکین تب
خداوند نے موسیٰ سے ہمکلام ہو کے خیمہ کھڑا کرنے کو فرمایا اوسنے
دیوارون کے تختے کھڑے کیئے اوسکی چہت پر پردے
لگائے۔ پاک ترین مین شہادت کا صندوق رکھا اور دوسرے
کمرے مین میز شمعدان اور سونے کی قربانگاہ اپنی اپنی جگہہ پر
دہری اور اوس کے احاطہ مین ہر چار طرف ستون قائم کیئے

ہوئے لٹکائے پیتل کی قربان گاہ سجائی اور منہہ دھونے کا
برتن رکھا - بعد اوس کے موسیٰ نے مساحت کے تیل سے سب
چیزون کو مسح کیا اور ہارون کو وہی نفیس کپڑے پہنا کے مسح کیا -
تب خداوند بادل مین وہان اوترا اور اوس کی تجلی سے سارا
مکان منور ہو گیا اور اون پر یہہ ثابت کیا کہ مین نے اسرائیل
کے سارے گھرانے کی نذر نظر مین اون کے سب سفرون مین اس
مسکن کو اپنے لیے چن لیا ہے - اس کیفیت کے بعد دن کو بادل
خداوند کے مسکن پر ٹھہرتا اور رات کو آگ اوس پر روشن ہوتی
تہی - اسرائیلیون کے لیئے یہہ کیسی فخر کی بات تہی کہ خداوند
اون کے درمیان ایک مکان مین جلوہ نما رہتا تہا - خدا ہم
لوگون سے بہی بہت قریب ہے - اگرچہ ہم اوسے ابہی دیکہہ
نہین سکتے لیکن ہمین امید ہے کہ ہم اوسے کسی نہ کسی دن
دیکہین گے - بہشت مین جا کے خدا سے منہہ در منہہ باتین کرینگے
اور اوسکے سامنے ہمیشہ شاد و مسرور رہین گے ؛

# اکتیسوان باب

## بنی اسرائیلیون کے سفر کرنے کے بیان مین

---

جب یہ عبادتگاہ تیار ہو چکی تب بنی اسرائیل ہر روز اوس کے احاطہ مین خدا کی پرستش کرنے کے لیے جمع ہوا کرتے تھے ۔ صبح اور شام کاہن پیتل کی قربانگاہ پر ایک برہ قربانی چڑھاتے اور سونے کی قربانگاہ پر بخور اور خوشبودار چیزین جلاتے تھے۔ خداوند نے قربانی جلانے کے لیے جو آگ آسمان سے بھیجی تھی کاہن اوسے بجھنے نہ دیتے تھے اور شمعدان کو ہر وقت روشن رکھتے تھے۔ ہر سبت کو سونے کی میز پر تازی روٹیان رکھا کرتے تھے۔ جب وہ باسی ہو جاتی تھین تو اونہا کے باہم بانٹ لیا کرتے تھے۔ جب لوگ قربانیان لاتے اور پرستش کے لیے خیمہ کے احاطہ مین جمع ہوتے تو ہارون قربانی چڑہاتا اور بخور جلانے کو خیمے مین جاتا اور اون لوگون کے لیے دعا مانگتا اور وہان سے آکے اونہین برکت دیتا اور کہتا تھا کہ خداوند تجھے برکت بخشے اور تیری نگہبانی کرے۔

خداوند اپنے چہرہ کا جلوہ تجھے دکھائے اور تجھپر رحم کرے ۔
اسی طرح ہمارے لیے ہمارا سردار کاہن عیسی مسیح آسمان پر
سفارش کرتا ہے اور ہمین برکت دیتا ہے ۔ یہ خیمہ کوہ سینا
کے نزدیک تیار ہوا تھا اسکی تیاری کے تھوڑے دنون بعد
خداوند کا بادل جنبش مین آیا ۔ کاہنون نے لوگون کی آگاہی
کے لیے چاندی کی دو تُرہیان پھونکین ۔ لوگون نے سفر کو
تیار جان کے اپنے اپنے اسباب کے گٹھے باندھے اور اپنے
اپنے گدھون اور اونٹون کی پیٹھ پر لاد کے سفر پر مستعد ہوئے ۔
کاہنون نے خیمہ مین جاکر سب چیزین نیلے کپڑے سے ڈھانپین
اور بعضے آدمیون کے کاندھون پر بڑی ہوشیاری سے دھرین اور
شہادت کے صندوق پر ایک بہت نفیس برقعہ ڈالا اور اوسمین
جو دو بڑی بڑی سونے کی چوبین بندھی تھین اون کے سرے
پکڑ کے خود لے چلے ۔ کاہن لوگ شہادت کا صندوق لیئے آگے
چلے اور سب اون کے پیچھے ہو لیے ۔ جب مسکن پر سے بدلی
اٹھ جاتی تھی تو بنی اسرائیل کوچ کرتے تھے اور جہان کہین
بدلی ٹھہرتی تھی وہان بنی اسرائیل خیمہ کھڑا کرتے تھے ۔ اسیطرح
جب اسرائیل تمام بیابان مین سفر کرتے رہے خداوند کے حکم

سے یہ خیمہ کھڑا کرتے اور خداوند ہی کے حکم سے وہ کوچ کرتے وہ خداوند کی امانت کو اوسکے حکم کے مطابق جو موسیٰ کی معرفت ہوئی نگہبانی کرتے تھے ؀

## بتیسوان باب

### جاسوسون کے بیان مین

جب بنی اسرائیل ملک کنعان کے بہت قریب آپونہچے اور کنعان کے بڑے پہاڑون کی چوٹیان اونہین نظر آنے لگین تب اونہون نے موسیٰ سے کہا کہ چند آدمی ہم مین سے بہیج کہ وہ پہلے جا کے اوس ملک کی خبر لادین کہ وہانکی زمین کیسی ہے۔ باشندے وہان کے کس قسم کے ہین۔ موسیٰ نے حسب مرضی خداوند کے بنی اسرائیلیون مین سے بارہ شخصون کو بلا کے کہا کہ تم ملک کنعان مین جاؤ اور اوس کے اونچے پہاڑون اور شاداب زمین کی سیر کرو۔ دیکھو کہ وہانکے باشندون کی کیا حالت ہے زور آور ہین یا کمزور۔ غلہ اور گہاس اور پہلدار درخت وہان بہت ہین یا تہوڑے۔ وہان کے میوے کچھ ہمارے دیکھنے کو بہی لائیو۔ سو وہ لوگ گئے اور ہر چہار طرف زمین کو پہرے

اور جاسوسی کی اور ایک وادی مین آئے وہان سے اونہون
نے ایک ڈالی انگور کی خوشہ سمیت کاٹی اور اوسے ایک چوب
پر رکھکر دو آدمیون نے اوٹھایا اور کچھ انار اور انجیر بھی لیئے اور
چالیس دن کے بعد وہ جاسوسی کر کے پھرے اور موسیٰ اور
ہارون اور بنی اسرائیل کی ساری جماعت کے پاس آکے خبر دی
اور اوس سرزمین کا میوہ اونہین دکھاکے کہاکہ ہم اوس زمین
تک جہان تمنے ہمین بھیجا تہا پہونچے - اوسمین سچ مچ دودھ
اور شہد بہتا ہے اور یہہ وہان کا میوہ ہے لیکن وہ لوگ جو
وہان بستے ہین زورآور ہین اور اونکے شہر بڑے مضبوط قلعون
مین ہین اور سب لوگ جنہین ہمنے وہان دیکھا بڑے قدآور ہین
ہمنے وہان جبارون کو دیکھا اور ہم اپنی نظرون مین اونکے
سامنے ایسے تھے جیسے ٹڈے اور ایسے ہی ہم اونکی نظرون
مین تھے - تب ساری جماعت چلاکے روئی - پھر سارے بنی
اسرائیل موسیٰ اور ہارون پہ کڑکڑائے اور ساری جماعت نے
اونہین کہاکہ اے کاش ہم مصر مین مر جاتے یا کاش ہم اوسی
بیابان مین فنا ہوتے - خداوند کس لیے ہمکو اس زمین مین لایا
کہ تلوار سے گر جاوین اور ہماری جورووان اور بچے لوٹ ٹھہرین

کیا ہمارے لیئے اچھا نہین کہ مصر کو پھر جائین ۔ تب اونھون نے
ایک دوسرے سے کہا کہ آؤ ایک کو ہم اپنا سردار بنا ئین اور مصر
کو پھر چلین ۔ تب موسیٰ و ہارون بنی اسرائیل کے مجمع کے سامنے
اوندھے گرے ۔ اور نون کے بیٹے یشوع اور یفنّاہ کے بیٹے
کالب نے جو اوس زمین کی جاسوسی کرنے والون مین سے
تھے اپنے کپڑے پھاڑے اور اونھون نے بنی اسرائیل کی
ساری جماعت کو کہا وہ زمین جسپر ہمارا گذر اوسکی جاسوسی کے
لیئے ہوا نہایت خوب زمین ہے ۔ اگر خدا ہم سے راضی ہے تو
ہمکو اوس زمین پر لے جائیگا اور یہ زمین جسپر دودھ اور شہد
بہ رہا ہے ہمین عطا فرمائیگا مگر تم خداوند سے بغاوت نکرو
اور نہ تم اوس زمین کے لوگون سے ڈرو وہ تو ہماری خوراک
ہین اونکا سایہ اون سے جا چکا ہے ۔ پس خداوند ہمارے ساتھ
ہے تم اون کا خوف نکرو ۔ تب ساری جماعت نے چاہا کہ اونپر
پتھراو کرے ۔ اوس وقت جماعت کے خیمہ مین سارے
اسرائیلیون کے سامنے خداوند کا جلال نمایان ہوا اور خداوند
نے موسیٰ کو فرمایا کہ یہ لوگ کب تک میری اہانت کرینگے اور
کب تک میری ساری نشانیون کے سبب جو مین نے اونہین

دکھائین مجھے یقین نہ کرین گے مین اونھین وبا سے مارونگا
اور اونھین خارج کرون گا اور تجھے دوسری قوم جو اون سے
بڑی اور زیادہ زور آور ہے بناؤن گا۔ تب موسیٰ نے خداوند
سے بڑی منت وزاری کی اور بنی اسرائیلیون کی سفارش مین
دعا مانگی اور کہا کہ اب تو اپنی رحمت کی فراوانی سے اس امت
کا گناہ بخش دے جیسا تو مصر سے لے کے یہان تک اونھین
بخشتا رہا ہے۔ تب خداوند نے فرمایا کہ مین نے تیرے کہے
سے بخشا۔ مجھے اپنی حیات کی قسم کہ ساری زمین خداوند کی جلال
سے معمور ہو گی کہ وہ سب لوگ جنھون نے میری شوکت اور میرے
معجزے جو مین نے مصر مین اور اس بیابان مین ظاہر کیئے دیکھے
اب تک مجھے دس مرتبہ آزماتے اور میری آواز پر کان نہ دھرتے
وہ اوس زمین کو جسکی بابت مین نے اون کے باپ دادون
سے قسم کی تھی نہ دیکھین گے بلکہ [illegible] اون مین سے جنھون نے
میری اہانت کی اوسے نہ دیکھے گا صرف اون کے لڑکے وہان
جائین گے اور یہ لوگ اس دشت مین چالیس برس تک بھٹکتے
پھرین گے اور اسی بیابان مین مرین گے مین نے جو خداوند
ہون کہا ہے کہ مین اس ساری خبیث گروہ سے جو میری مخالفت

پر جمع ہے ایسا ہی کرون گا - اس دشت مین وہ برباد ہو جائیگی
اور یہین ہلاک ہوگی سوا کالب اور یشوعہ کے کہ مین اون کو
کنعان مین داخل کرونگا اور وہ لوگ جنہین موسی نے جاسوسی
کرنے کو بھیجا تھا اور اونھون نے لوٹ کے اوس زمین کو
بدنام کیا اور ساری جماعت کو ترغیب دی کہ اوس پر کڑکڑائین
سو وہ ہی لوگ خداوند کے حضور وبا سے مر گئے - پر یشوعہ
اور کالب اون مین سے زندہ رہے + موسی نے یہ سب باتین
خداوند کی فرمائی ہوئی بنی اسرائیل سے کہین اور وہ نہایت
غمگین ہوئے +

بڑے افسوس کی بات ہر کہ وہ اوس خوشنما ملک
کنعان کو دیکھنے نہ پائے بلکہ بیابان ہی مین مر گئے - بیشک
وہ موت کے سزاوار تھے کیونکہ اونھون نے خدا کے حکم کو یقین نکیا

## تینتیسوان باب

### موسی اور ہارون کے گناہ کا بیان

---

بعد اس کے بنی اسرائیل کی ساری جماعت پہلے مہینے

سفر کرتے کرتے دشت سین مین آئی اور قادس مین
رہنے لگی ۔ وہان جماعت کے لیئے پانی نہ تہا سو وہ جمع ہو کر
موسی اور ہارون کے برخلاف ہوئے اور موسی سے جہگڑ
کر کہنے لگے کہ کاش جب ہمارے بہائی خداوند کے آگے
مر گیئے ہم بہی مر جاتے ۔ تم خداوند کی جماعت کو اس دشت
مین کیون لائے کہ ہم اور ہمارے جانور مر جاتین اور تم ہمین مصر سے
اس بُرے مکان کے پہونچانے کے لیئے کیون نکال لائے ۔
یہان بونے کی جگہہ نہین اور نہ انجیر نہ انگور نہ انار کے درخت ہین
یہان تو پینے کا پانی بہی نہین ۔ تب موسی اور ہارون جماعت
کے سامنے سے جماعت کے خیمہ کے دروازے پر گئے اور مُنہ کے
بَل گرے ۔ تب خداوند کا جلال اُون پر ظاہر ہوا اور خداوند
نے موسی کو خطاب کر کے فرمایا کہ لاٹہی لے اور تو اور ہارون
تیرا بہائی جماعت کو جمع کر اور اوس چٹان کو جو اونکی آنکہوں کے
سامنے ہے کہہ وہ اپنا پانی دے گی ۔ تو اون کے لیئے
چٹان ہی سے پانی نکالے گا اور اوس جماعت اور اونکے
چارپایون کو دیگا ۔ چنانچہ موسی نے خداوند کے آگے سے
جیسا اسے حکم ہوا تہا اوس لاٹہی کو لیا اور موسی و ہارون نے

اوس چٹان کے سامنے اونہین اکٹھا کیا اور اوس نے اونہین
کہا کہ سنو اے باغیو کیا ہم تمہارے لیئے چٹان ہی سے پانی
نکالین - تب موسی نے اپنا ہاتھ اوٹھایا اور اوس چٹان کو دوبار
اپنی لاٹھی سے مارا تو بہت پانی نکلا اور جماعت اور اون کے
چوپایون نے پیا اور خداوند نے اون سے خفا ہو کر کہا کہ تم
مجھپر اعتقاد نہ لائے کہ بنی اسرائیل کے حضور میری تقدیس کرتے
سو تم اس جماعت کو اوس زمین مین جو مین نے اونہین دی
ہے نہ لاؤگے + تب موسیٰ خداوند کے حضور گڑگڑا کے بولا کہ
اے مالک خداوند تو نے اپنی بزرگی اور اپنے قوتِ بازو کو اپنے
بندون کو دکھلانا شروع کیا - آسمان پر یا زمین پر کونسا خدا ہے
جو تیرے کامون کے مطابق یا قدرت کے موافق عمل کرسکے -
مین تیری منت کرتا ہون مجھے پروانگی ہو کہ پار جاؤن اور وہ
اچھی سرزمین جو یردن کے پار ہے دیکھون لیکن خداوند نے
اوسکی نہ سنی بلکہ کہا - اتنا تیرے لیئے کافی ہے اس مقدمہ
مین مجھ سے کچھ اور مت کہہ - تب موسی نے جان لیا کہ خدا
مجھ سے ناراض ہے اور مجھے اپنی سزا برداشت کرنی پڑیگی
جب بنی اسرائیل کی ساری جماعت قادس سے روانہ ہو کے

کوہ ہور پر آئی خداوند نے کوہ ہور پر جو عدوم کی سرحد سے ملا ہوا تہا موسیٰ و ہارون کو کہا۔ ہارون اپنے لوگون مین جا ملے گا کیونکہ وہ اوس زمین مین جو مین نے بنی اسرائیل کو دی ہے داخل نہوگا اس لیئے کہ تم مریبا کے پانی پر میرے حکم کو ٹال کے باغی ہوئے ۔ ہارون اور اوس کے بیٹے الیعازر کو لے اور کوہ ہور پر لا ہارون کے کپڑے اوتار اور اوسے پہنا کہ ہارون اپنے لوگون مین جا ملے گا اور مر جائے گا ۔ چنانچہ جیسا خداوند نے حکم کیا تہا موسیٰ نے ویسا ہی کیا اور وہ ساری جماعت کی انکھون کے سامنے کوہ ہور پر چڑہے اور موسیٰ نے ہارون کے کپڑے اوتارے اور اوس کے بیٹے کو پہنائے اور ہارون نے پہاڑ کی چوٹی پر رحلت کی اور موسیٰ اور الیعازر پہاڑ پر سے اوتر آئے ۔ جب ساری جماعت نے دیکہا کہ ہارون نے وفات پائی تب اسرائیل اور ہارون کا سارا گہرانا تیس دن تک اوسپر روتا رہا *

# چونتیسوان باب

## پیتل کے سانپ کے بیانمین

بنی اسرائیل چلتے چلتے جب کنعان کے قریب پہونچے تھے تو بادل دوسری راہ پر گھوم جاتا تھا اور اونھین بیچ بیابان کا سفر پیش آتا تھا اس لیئے وہ بہت خستہ اور دلتنگ ہوئے اور خدا و موسیٰ سے بگڑکے یون کہنے لگے کہ تم کیون ہمین مصر سے نکال لائے کہ ہم بیابان مین مرین یہان تو نہ روٹی ہے نہ پانی ہمارے جی کو اس ہلکی روٹی سے کراہیت آتی ہے + یہ من تو فرشتون کی خوراک کے لائق تھا بے داغ سفید شہد سے میٹھا تھا یہ آسمان سے آتا تھا مگر ناشکر گزار اسرائیلیون نے اوسے ناپسند کیا اور اوس کے کھانے سے انکار کیا ۔ خدا کو اونکا یہ انکار بہت ناپسند ہوا اور اونکی سزا کے لیئے اوس نے اون مین جلانے والے سانپ بھیجے + وہ خیمون مین گھس گئے اور اسرائیلیون کو کاٹنے لگے اور بہت سے لوگ مر گئے + تب وہ لوگ موسیٰ پاس

سے آئے اور بولے کہ ہمنے گناہ کیا ہمنے خداوند کی اور تیری
بدگوئی کی سو تو خداوند سے دعا مانگ کہ وہ ہم مین سے اون
سانپون کو دور کرے - چنانچہ موسیٰ نے لوگون کے لیئے
دعا مانگی - تب خداوند نے موسیٰ کو فرمایا کہ ایک جلانے والا
سانپ اپنے لیئے بنا اور ایک نیزے پر لٹکا اور ایسا ہوگا کہ
جو کوئی ڈسا ہوا اوسپر نظر کرے گا تو وہ جیتا رہے گا - چنانچہ
موسیٰ نے پیتل کا ایک سانپ بنا کے ایک نیزے پر رکھا
اور ایسا ہوا کہ سانپ نے جو کسی آدمی کو کاٹا تو جب اوسنے
اوس پیتل کے سانپ پر نظر کی تو وہ جیتا رہا -
اے عزیز لڑکو تمھین بھی ایک بڑے قدیم سانپ نے
ڈسا ہے اپنے اثر سے تمھین شریر بنایا ہے تمھین معلوم
ہے کہ آدم و حوا سے باغ عدن مین اوس نے کیسا گناہ کرایا
اور اونھین نافرمانبردار بنایا - آدم کی اولاد ہونے کے سبب
ہم بھی گناہگار ہوئے اوس قدیم سانپ کے قبضے مین گرفتار
ہوئے بنی اسرائیل کے چھڑانے کے واسطے تو پیتل کا سانپ
نیزے پر لٹکایا گیا مگر ہمارے بچانے کے لیئے مسیح صلیب
پر چڑھایا گیا اس لیئے ہمین ضرور ہوا کہ مسیح پر ایمان لائین

تاکہ گناہ شیطان اور عذاب جہنم سے محفوظ رہین جیسا خداوند مسیح نے فرمایا کہ جسطرح موسیٰ نے سانپ کو بلندی پر رکھا اوسی طرح سے ضرور ہے کہ ابن آدم بہی اوٹہایا جائے تاکہ جو کوئی اوسپر ایمان لائے ہلاک نہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے ؞

# پینتیسوان باب

## موسیٰ کی وفات کے بیان مین

---

اب بنی اسرائیل کا زمانہ کنعان مین پہونچنے کا آپہونچا اور موسیٰ کی وفات قریب ہوئی ؞ موسیٰ نبی کی پانچ کتابین توریت میں مندرج ہین جن مین خدا کے حکم کے بموجب دنیا کی پیدایش اور آدم کے گناہ مین پڑنے اور قائن کا ہابل کو مارنے اور نوح اور ابراہام اور اضحاق اور یعقوب اور یوسف اور شہادت کے خیمے بنانے اور کل حالات ابتدا سے انتہا تک درج کیئے گئے ؞ اونہین کی نقل کتاب مقدس مین موجود ہے اوسے ہم دیکہہ اور پڑہ سکتے ہین ؞ اگرچہ موسیٰ دنیا کی پیدایش اور اور واقعون کے وقت موجود نہ تہا لیکن خداوند

کی روح سے اوسے یہ سب حالات بتائے تھے اور موسیٰ نے
اونھین الہام سے لکھا ✦ جب موسیٰ نے جاناکہ مین تھوڑے
دنون مین بنی اسرائیلیون مین سے وفات اکرجدا ہون گا تو
کاہنون کو بلاکر شریعت کی کتاب دی ۔ اور کہا اس کتابکو خبرداری
سے رکھیو اور جب سارے اسرائیلی مرد اور عورت اور لڑکی
تمہارے خدا کے حضور حاضر ہوا کرین تو تم اس شریعت کو بیچ کی
اونھین سنایا کرو تاکہ وہ سنین اور تمہارے خداوند سے ڈر نا
سیکھین اور اس شریعت کے سارے حکمون پر دھیان رکھکے
عمل کرین ✦ اور موسیٰ نے خداوند کے حضور خطاب کرکے کہا
کہ اے خداوند سب جسمون کی جانون کے خدا کسی آدمی کو
جماعت کا سردار بنا جو اون کے آگے باہر جائے اور اون کے
آگے آگے اندر آئے اور باہر بھیتر آنے جاتے مین اون کا
رہبر ہو تاکہ خداوند کی جماعت اون بھیڑون کے مانند نہو جنکا
چرواہا کوئی نہین ✦ تب خداوند نے اوس کی سنی اور نون کے
بیٹے یشوعہ کو چن لیا ✦ یہ شخص بہت نیک تھا اور چالیس برس
سے موسیٰ کا خادم اور خدا کے کامون مین مصروف تھا ✦
قبل اس کے جو جاسوس کنعان مین بھیجے گئے تھے اونمین

یہہ بھی تھا ۔ پھر موسیٰ نے یشوعہ کو طلب فرمایا اور سارے
اسرائیل کے حضور اوس سے کہا کہ مضبوط ہو اور دلاوری کر
کیونکہ تو اس قوم کے ساتھہ اوس سرزمین مین جائیگا جس کی
بابت خداوند نے اُون کے باپ دادون سے قسم کہا کے کہا
کہ مین اونہین دُون اور تو اونہین اوس کا وارث کریگا اور
خداوند وہی ہے جو تیرے آگے جاتا ہے وہ تیرے ساتھ
رہیگا وہ تجھسے غافل نہوگا اور تجھے نہ چھوڑیگا سو تو خوف
نہ کر اور بے دل نہو۔ اور موسیٰ نے سب بنی اسرائیل کو
جمع کرکے کہا کہ مین تو آج کے دن ایک سو بیس برس کا ہون
مین اس سے آگے باہر بھیتر آ جا نہین سکتا اور خداوند نے
بھی مجھے فرمایا ہے کہ تو اس یردن کے پار نہ جائیگا۔ خدا
ہمارا خدا ہی آگے آگے پار جائیگا اور وہی اُون گروہون
کو تمہارے آگے فنا کریگا اور تم اُون کے وارث ہوگے
اور یشوعہ جیسا خداوند نے کہا ہے تمہارے آگے آگے
پار جائیگا اور اُون شریر قومون سے لڑنا پڑیگا لیکن
خدا تمہارا مددگار رہیگا اور تمہاری آنکھون کے سامنے
اُون کو ہلاک کریگا۔ لیکن خبردار رہو کہ اگر خداوند کی فرمانبرداری

اور اوس سے پیار کرتے رہوگے تو وہ ہمیشہ تمکو برکت دیگا
اور اگر تم بتون کی پرستش کرکے خراب ہوگے تو وہ تمہین سزا دیگا
اور موسی نے خدا کی شان مین ایک گیت ساری جماعت کو سنایا
جس مین خدا کی رحمت عنایت اور عدالت اور انتقام کے مضامین
تھے۔ اور موسی ساری باتین جب اسرائیل کو کہہ چکا تب اوسنے
اونہین برکت دی اور کہا کہ ان ساری باتون سے جن کے لیئے
آج کے دن مین تمکو گواہی دیتا ہون اپنے دل لگاؤ اور اپنے
لڑکون کو حکم دو کہ وہ دہیان رکھکے اس شریعت کی ساری باتون
پر عمل کرین کہ یہہ شے ایسی نہین جس سے تمہین نفع نہو بلکہ یہہ
تمہاری زندگی ہے اور اسی چیز کے باعث سے اوس سرزمین
مین جہان تم یردن پار اوترتے ہو کہ اوس کے وارث ہو جاؤ
تمہاری عمر دراز ہوگی۔ اور خداوند نے اوسی دن موسی کو فرمایا
اور کہا کہ ابارم کے کوہستان بنو کے پہاڑ پر جو معاب کی زمین میں
یریحو کے مقابل ہے چڑھ جا اور کنعان کی زمین کو کہ جسے مین
اسرائیل کی ملک کردونگا وہ تیرے سامنے ہے دیکھ لے
اور اوس پہاڑ پر جس پر تو جاتا ہے مرجا اور اپنے لوگو نمین
شامل ہو یہہ حکم پاکے موسی معاب کے میدان سے نبو کے

پہاڑ پسگا کی چوٹی پر چڑھگیا اور خداوندنے ساری سرزمین اوسکو دکھلائی ÷ وہ ایک شاداب زمین سبز پہاڑیون اور صاف دریاؤن سے بگہے ہوئے اناج کے کہیتون پہلدار درختون اور اچھے اچھے میودن سے بھری تھی - اور خداوند نے اوسے فرمایا کہ یہہ وہ سرزمین ہے جسکی بابت مین نے ابرہام اور اضحاق اور یعقوب سے قسم کہا کر کہا کہ مین اوسے تیری نسل کو دونگا مین نے تجھے دیا کہ تو اوسے اپنی آنکھون سے دیکھے پر تو اوس پار جاکے اوس مین داخل نہوگا - سو خداوند کا بندہ موسی خداوند کے حکم کے موافق مُعاب کی سرزمین مین مرگیا اور اوسنے اوسے معاب کی ایک وادی مین بیت فغور کے مقابل گاڑا اور آج کے دن تک کوئی اوسکی قبر کو نہین جانتا - اور موسی اگرچہ ایک سو بیس برس کا تھا تو بھی نہ اوسکی آنکھین دُھندلائی نہین اور نہ اوسکی تازگی جاتی رہی - سو بنی اسرائیل موسی کے لیئے مُعاب کے میدانون مین تیس دن تک رویا کیئے - موسی بہت بزرگ اور شریف نبی تھا جس سے خداوند آمنے سامنے ملاقات کرتا اور اون سب نشانیون اور عجائب وغرائب کی بابت ظاہر کرنیکے لیئے بہیجا گیا تھا اور اوس قوی ہیبت کی سب کا مونکی

باب بت جو موسی نے تمام بنی اسرائیلکے آگے کرو کہا ئے خداوندنے اسے پیدا کیا تھا

# چھتیسوان باب

## یشوعہ کے بیان مین

---

موسی کے مرنے کے بعد یشوعہ اوس کا جانشین ہوا جو کچہ اسرائیلیون کو کرنا ضرور تھا خداوند یشوعہ سے فرماتا وہ او نے سنتا۔ کنعانی لوگ خدا کے بڑے نافرمان بزار اور شریر تھے اس لیئے خدانے اوس قوم کو سزا دنیا اور بنی اسرائیل کا اون کے ملک مین رہنا پسند فرمایا۔ جب بنی اسرائیل کنعان کے قریب پہنچے وہان ایک بڑا دریا درمیان مین بہتا تھا اوسکے کنارے سے کنعان کی پہاڑیان اور ایک بڑا قصبہ یریحو نام جس کی چاردیواری بہت بلند تھی دیکہہ پڑتا تہا۔ بنی اسرائیل جانتے تھے کہ پہلے کسی شہر کو لڑکے فتح کرنا ہوگا۔ تب یشوعہ نے دو مرد بہیجے کہ خفیہ جاسوسی کرین اور اوس سرزمین یریحو کو دیکہہ آئین۔ چنانچہ وہ گئے اور ایک عورت کے گھر مین جسکا نام راحب تھا آئے اور وہان ٹکے۔ تب وہان کے بادشاہ کو خبر پہنچی کہ دیکہہ آج کی رات بنی اسرائیل مین سے بعضے لوگ

یہان داخل ہوئے ہین تا کہ زمین کی جاسوسی کرین۔ یریحو کے
بادشاہ نے راحب کو کہلا بہیجا کہ اون لوگون کو کہ تیرے پاس
آئے ہین اور تیرے گھر مین داخل ہوئے باہر لا اس لیئے کہ
وہ ساری زمین کی جاسوسی کرنے کو آئے ہین۔ تب اوس عورت نے
اون دو نو مردون کو لیا اور اونہین چہپا رکہا اور یون کہا کہ مرد
تو میرے پاس آئے تھے پر مین نہین جانتی ہون کہ کہان کے
تھے۔ سو ایسا ہوا کہ پہاٹک بند کرتے وقت جب اندھیرا تہا وہ
مرد نکل گئے اور مین نہین جانتی ہون کہ وہ کہان گئے سو جلد
اون کا پیچہا کرو کہ تم اون تک پہنچوگے۔ پر وہ اونہین اپنی چہت
پر چڑہا لے گئی تہی اور سن کی لکڑیون کے نیچے جو چہت پر ترکیب سے
دہری تہین چہپا یا تہا اور اونہین کہا مجہے یقین ہوا کہ خداوند
نے یہ سرزمین تمہین عطا کی اور کہ تمہارا رعب ہم لوگون پر غالب
ہوا ہے اور کہ اس سرزمین کے سارے بسنے والے تمہارے
آگے گل گئے ہین کہ ہم نے سُنا کہ جب تم مصر سے باہر نکلے
تو خداوند نے تمہارے آگے دریائے قلزم کے پانی کو کس
طرح سُکہا دیا اور تمہین لڑائیون مین کیسی کیسی مدد دی اور
ہم نے جو نہین یہ سب کچہ سُنا تو ہمارے دل پگہل گئے اور

تمہارے سامنے کسی مین مطلق جرأت باقی نرہی کیونکہ خداوند
تمہارا خدا اوپر آسمان کا اور نیچے زمین کا خدا ہے ۔ سو اب مجھسے
خداوند کی قسم کیجیے اس لیئے کہ مین نے تم پر مہربانی کی ہے
تم بہی میرے باپ کے گہرانے پر مہربانی کرو اور مجھے ایک سچی
نشانی دو اور میرے باپ اور میری ماکو اور میرے بہائیون اور
بہنون کو اوس سب سمیت جو اون کا ہے بچاؤ اور ہماری جانون
کو موت سے رہائی دو ۔ اونہون نے اوسے جواب دیا کہ ہماری
جانین تمہاری جانون کی عوض ہین بشرطیکہ تو ہمارا یہ حال
فاش نہ کرے اور ایسا ہوگا کہ جب خداوند اس سرزمین کو ہمارے
قبضہ مین کردے تو ہم تیرے ساتھہ مہربانی و وفاداری سے
سلوک کرین گے ۔ تب اوس نے اونہین رسی سے دریچہ
کی راہ سے نیچے اوتار دیا کہ اوس کا گہر شہرپناہ سے لگا ہوا
تہا اور وہ دیوار پر رہتی تہی ۔ تب اون مردون نے اوسے
کہا کہ جب ہم اس سرزمین مین آئین گے تو یہہ قرمزی سوت
کی ڈوری کہ جس سے تو نے ہمین نیچے لٹکا دیا اس دریچہ
سے باندہیو اور اپنے باپ اور اپنی ما اور اپنے بہائیون اور اپنے
باپ کے سارے گہرانے کو اپنے پاس گہر مین جمع کیجیو

اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی تیرے گھر کے دروازے سے کوچہ
مین جائے گا تو اوس کا خون اوسی کے سر پر ہوگا اور ہم
بے گناہ ہون گے اور جو کوئی تیرے ساتھ گھر مین ہوگا اگر
کسی کا ہاتھ اوس پر چلے تو اوس کا خون ہمارے سر پر ہے
وہ بولی جیسا تمنے کہا ویسا ہی ہو۔ سو اوس نے اونہین وداع
کیا اور وہ روانہ ہوئے تب اوس نے قرمزی سوت کی ڈوری
کھڑکی سے باندہی اور وہ روانہ ہوکے پہاڑ پر گئے اور وہان
تین دن تک رہے جب تک کہ اون کے پیچھا کرنے والے
پھر آئے اور اون پیچھا کرنے والون نے اون کو تمام راہ مین
ڈھونڈھا پر نپایا۔ تب وہ دونو مرد پھرے اور پہاڑ سے اوترے
اور پار ہوئے اور نون کے بیٹے یشوعہ کے پاس آئے اور
سب حال جو اونہین واقع ہوا تہا اوس سے کہا اور اونہون نے
یشوعہ کو کہا کہ یقینا خداوند نے یہ ساری زمین ہمارے قبضہ
مین کردی ہے کیونکہ اس ملک کے سارے بسنے والے
بہی ہمارے آگے گل گئے ہین ٭

---

# سینتیسوان باب

## دریاے یردن کی پار ہونیکے بیانمین

---

جب بنی اسرائیل یردن کے پار آئے اور پار اوترنے سے آگے وہان تین دن مقام کیا تیسرے دن منصب دارون نے یشوعہ کی طرف سے لشکر کو حکم دیا کہ جب تم خداوند اپنے خدا کے عہد کے صندوق اور کاہنون کو اوسے اوٹھاتے ہوئے دیکھو تب تم اپنی جگہہ سے کوچ کرو اور اوس کے پیچھے چلو لیکن اوسکے قریب نہ جائیو اور اپنے تئین مقدس کرو کیونکہ کل کے دن خداوند تمہارے درمیان عجائبات ظاہر کرے گا۔ پھر یشوعہ نے کاہنون کو خطاب کرکے کہا کہ تم عہد کے صندوق کو اوٹھاؤ ور لوگون کے آگے پار اوترو اور جب یردن کے کنارے پر پہنچو تو وہین کھڑے ہو چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا اور جماعت کے سامنے چلے۔ اُون کی پوشاک سفید تھی اور پانون ننگے۔ یشوعہ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اودھر آؤ اور ایک عجیب کام جو خداوند کرے گا دیکھو۔ اوس کے عہد کا صندوق جو ساری زمین

کا مالک ہے تمہارے آگے یردن سے ہوکے گذرتا ہے جب
کاہنون کے پانون کے تلوے جو کہ خداوند ساری دنیا کو مالک
کے عہد کا صندوق اوٹھاتے ہین یردن کے پانی مین دھرے
جائین تب یردن کے پانی اون پانیون سے جو اوپر سے بہتے
ہین الگ ہوجائینگے اور وہ وہان جمع ہوکے ایک ڈھیر
ہوجائینگے ۔ اور ایسا ہوا کہ جب لشکر نے اپنے خیمون سے
کوچ کیا تاکہ یردن کے پار جائین اور کاہنون نے قوم کے آگے
عہد کے صندوق کو اوٹھایا تھا اور اوس کے اوٹھانے والے
یردن تک آئے جونہین اون کاہنون کے پانون کنارہ کے
پانی مین ڈوبے اوسکا پانی دیوار کی مانند ایک طرف کھڑا ہوگیا اور
وہ کاہن یردن کے بیچون بیچ سوکھی زمین پر کھڑے ہورہے
اور سارے بنی اسرائیل خشک زمین پر ہوکے گذرے یہانتک
کہ ساری جماعت یردن کے پار ہوگئی ۔ جب سب آدمی کنعان
کی زمین پار اوتر گئے تو بارہون فرقون سے ایک ایک آدمی
سے یشوعہ نے خدا کے حکم کے موافق کہا کہ جہان کاہن کھڑے
ہین اون کے نزدیک بڑے بڑے پتھر پڑے ہوئے ہین اونکو
مین سے بارہ پتھر اپنے ساتھ دریا کے اوس پار اوتار لاؤ اور

انہا سے پر نصب کرو تاکہ یہ تمہارے درمیان ایک نشان ہو جب
تمہاری اولاد آیندہ زمانہ مین تم سے پوچھے کہ اِن پتھرون سے
کیا مراد ہے تو تم اونہین جواب دو کہ یردن کا پانی خداوند کے
عہد کے صندوق کے آگے دو حصہ ہو گیا تہا کیونکہ جس وقت وہ
یردن سے ہو کر گذرا تب یردن کا پانی دو حصہ ہوا سو یہ پتھر
ابد تک یادگاری کے واسطے بنی اسرائیل کے لیئے رہینگے
چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا۔ اور یشوعہ نے اون بارہ پتھرون
کو جو یردن سے اوتار لائے تہے جلجال مین نصب کیا پھر یشوعہ
نے کاہنون کو حکم دے کے کہا کہ یردن سے نکل کے اوپر آؤ
جونہین وہ اوپر آگئے اور اون کے پانون کے تلوے خشکی پر
پڑے تو یردن کے پانی اپنی جگہہ مین پھرے اور پہلے کیطرح
اپنے سب کنارون پر بہنے لگے۔ اور جب سارے کنعان کے
باشندون نے سُنا کہ خداوند نے بنی اسرائیل کے آگے یردن
کے پانیون کو سُکھا دیا یہان تک کہ وے پار اوترے تو اونکے
دل پگھل گئے اور اونہین بنی اسرائیل کے سبب سے دم باقی نرہا

# اڑھتیسوان باب

## یریہو کی شہرپناہ کے گرنے کے بیان

اسرائیلیون نے دریا سے پار ہو کر یریہو کی شہرپناہ کے
چارون طرف اپنے خیمے لگائے۔ اوسکی شہرپناہ بہت
بلند اور مستحکم تھی اور اوس کے باشندون نے اوسکے دروازے
اور راہین بڑی مضبوطی اور ہوشیاری سے بسبب بنی اسرائیلیون
کے بند کی تھین کوئی اوسمین آجا نہین سکتا تھا۔ اوس ملک
کی مضبوطی سے اوسکا فتح ہونا بہت دشوار معلوم ہوتا تھا۔
مگر یشوعہ بہت دلیر آدمی تھا اور خدا کی مدد پر بھروسا رکھتا تھا۔
اور ایسا ہوا کہ خدا نے اوسپر ظاہر ہوکے کہ اوس کے مقابل
ایک شخص تلوار ہاتھ مین کھینچے ہوئے کھڑا ہے اور یشوعہ
اوس پاس گیا اور اوس سے کہا کہ تو ہماری طرف سے یا
ہمارے دشمنون کی طرف۔ وہ بولا کہ نہین بلکہ مین اسوقت
خداوند کے لشکر کا سردار ہوکے آیا ہون۔ تب یشوعہ زمین
پر اوندھا گرا اور سجدہ کیا اور اوسسے کہا میرا مالک اپنے بندہ کو

کیا ارشاد فرماتا ہے - اور خداوند کے لشکر کے سردار نے یشوعہ
کو کہا کہ اپنے پانون سے اپنی جوتی اوتار کیونکہ یہ مقام جہان
تو کھڑا ہے مقدس ہے سو یشوعہ نے ایسا ہی کیا - تب
خداوند نے اوسے لڑائی کی تدبیرین بتائین اور وہ باتین
جو کرنا چاہیئے سکھلائین - یشوعہ نے کاہنون کو بلایا اور اونہین
کہا کہ عہد کے صندوق کو اوٹھاؤ اور سات کاہن یوبل کی سات
نرسنگھے خداوند کے صندوق کے آگے لیئے ہوئے چلین - پھر
اونہون نے جماعت کو کہا چلو شہر کو گھیرو اور جو کوئی ہتھیار بند ہے
خداوند کے صندوق کے آگے آگے چلے - اور ایسا ہوا کہ جب
یشوعہ نے جماعت سے یہ کہا تو سات کاہن یوبل کے سات
نرسنگھے لے کے خداوند کے آگے آگے چلے اور اونہون نے
نرسنگھے پھونکے اور خداوند کے عہد کا صندوق اونکے پیچھے روانہ
ہوا اور وہ لوگ جو ہتیار بند تھے اون کاہنون کے جو نرسنگھے
پھونکتے تھے آگے آگے روانہ ہوئے اور فوج کے پچھاڑی والے
صندوق کے پیچھے پیچھے چلے اوس وقت مین کہ وہ آگے آگے
جاتے اور نرسنگھے پھونکتے تھے اور یشوعہ نے لوگون سے
کہا تم مت للکارو بلکہ تمہاری آواز سننے مین نہ آئے اور تمہارے

منہ سے کچھہ بات نہ نکلے مگر جس دن مین کہ مین تمھین للکارنے
کا حکم کرون تب تم للکاریو چنانچہ خداوند کے صندوق برابر جاتے
ہوئے شہر کے گرد ایک بار پھر آیا اور وہ خیمہ گاہ مین آئے اور خیمون
مین آرام کیا - چھہ دن تک ہر روز ایسا ہی کرتے رہے سا تو ین
دن یون ہوا کہ وہ صبح کو تو پھٹتے ہوئے اوٹھے اور اوسی معمول
کے موافق شہر کے گرد سات بار پھرے سات بار شہر کے گرد
فقط اوسی دن پھرے سو ساتوین بار ایسا ہوا کہ جس وقت کاہنون
نے نرسنگھے پھونکے اوس وقت یشوعہ نے لوگون کو حکم کیا
کہ للکارو کہ خداوند نے یہہ شہر تمکو دیا اور یہہ شہر اوس سب سمیت
جو اوس مین ہے حرم ہوگا لیکن سب روپیہ اور سونا اور لوہے
اور پیتل کے برتن خداوند کے لیئے مقدس ہین سو خداوند کے
خزانے مین داخل ہون گے چنانچہ جب کاہنون نے نرسنگھے
پھونکے لوگ للکارے اور ایسا ہوا کہ جب لوگون نے نرسنگھون
کی آواز سنی اور جماعت زور سے للکاری تو دیوار سراسر گر پڑی
یہان تک کہ لوگون مین سے ہر ایک آدمی اپنے سامنے سیدھا
چڑھ کے شہر مین گھس گیا اور شہر کو لے لیا اور اونھون نے
اون سب کو جو شہر مین تھے کیا مرد کیا عورت کیا جوان کیا بوڑھا

کیا بیل کیا بھیڑ کیا گدہا سب کو یک لخت تہ تیغ کرکے حرم کیا
پر یشوعہ نے اون دو شخصون کو جو جاسوسی کے لیئے اوس
زمین مین گئے تہے حکم دیا تہا کہ راحب کے گھر جاؤ اور وہانسے
اوس عورت کو اوس سب سمیت جو اوس کا ہو جیسی تم نے
اوس سے قسم کی تہی نکال لاؤ۔ تب وہ دونون جوان جاسوس
اندر گئے اور راحب اور اوس کے مان باپ اور اوس کے
بہائیون کو اور اوس کے اسباب بلکہ اوس کا سارا خاندان
نکال لائے اور اونہین بنی اسرائیل کے خیمہ گاہ کے باہر رکھا۔
پہر اونہون نے اوس شہر کو اوس سب سمیت جو اوسمین تہا
پہونک دیا مگر روپیہ اور سونا اور پیتل اور لوہے کے ظروف خداوند
کی خزانہ مین داخل کیئے سو خداوند یشوعہ کے ساتہ تہا اور اوس
ساری سرزمین مین اوسکی شہرت پہیلی ٭

## اونتالیسوان باب

ملک کنعان کا بنی اسرائیل مین تقسیم ہونے اور یشوعہ
کی وفات کے بیان مین

---

جب شہر یریہو فتح ہو گیا اور کنعانیون نے

یہہ حادثہ سُن لیا تو یشوعہ سے بہت ڈرے لیکن تو
بہی اپنی شرارت کے سبب لڑنے سے باز نہ آئے ۔
اسرائیلیون نے رفتہ رفتہ مُلک کنعان کے تمام شہر
سخت لڑائیان کرکے چہین لیئے اور سب کنعانیون کو مار
ڈالا ۔ یہہ شہر کے سوا اور اور شہرونکی شہرپناہ بہت مضبوط
اور بلند تہین خداوند نے اونہین گرایا نہین اسرائیلیون کو لڑکے
اون شہرون کو فتح کرنا پڑا مگر خدا ہمیشہ اون کے ساتہہ رہا اور
طرح طرح سے اونکی امداد کرتا رہا ۔ جب تمام ملک بالکل فتح
ہوگیا وہان کے باشندے سب کے سب ہلاک ہوگئے تب
یشوعہ نے اسرائیلیون کے فرقون کو وہ سرزمین میراث کے
طور پر بانٹ دی سو ہر ایک گہرانے کو عمدہ عمدہ چیزین اور طرح
طرح کے میوون کے درخت اور اچہے اچہے کوئے جو وہان
موجود تہے ملے اب اسرائیلیون کو تسلی ہوئی اپنے اپنے مکانون
مین بہ آرام رہنے لگے اور انجیر و انگور کے درختون کے سایہ
مین بیٹہتے اور اون کے پہل کہاتے اور کوئن سے پانی
پیتے تہے اس طرح خدا نے اپنا وعدہ جو ابرہام سے کیا تہا
پورا کیا کہ اوسکی نسل کو ملکِ کنعان مین لے آیا اور اوس نے

اُون کے قبضے مین کر دیا۔ یشوعہ نے شہادت کے خیمہ کو
بھی کنعانکے بیچون بیچ شیلو نام جگہہ پر نصب کیا اور سب اسرائیلیون
کو حکم دیا کہ خیمے مین اگر خداوند کی پرستش کیا کرین جو لوگ کہ وہان
سے بہت دور رہتے تھے اور ہر روز ہو نچ نہین سکتے تھے
وہ کبھی کبھی آتے تھے۔ اور خداوند نے اسرائیلیون سے
کہا کہ تم اُون کے معبودون کی تراشی ہوئی مورتون کو آگ
سے جلاؤ اوس سونے و روپے کا جو اُون پر ہے لالچ
نہ کیجیو اور اوسے اپنے لیئے مت لیجیو کیونکہ یہہ خداوند تیرے
خدا کے آگے مکروہ ہے۔ اور تم کوئی مکروہ چیز اپنے گھر مین
نہ لائیو نہ ہو کہ تم اوس کی طرح سے ملعون ہو جاؤ اور جب کہ
خداوند نے بنی اسرائیل کو اُون کے سارے گرداگرد کے دشمنون
سے رہائی بخشی تھی تو ایک مدت کے بعد یشوعہ بوڑہا ہوا تب
اوس نے سارے بنی اسرائیلیون کے بزرگون اور سردارونکو
بلا کے کہا کہ مین عمر رسیدہ ہون تم سب کچھہ جو خداوند تمہارے خدا نے تمہارے
سبب اِن سب کامونکے ساتھہ کیا دیکھہ چکے ہو کہ اوس نے آپ تمہارے
لیئے جنگ کی اور اوسنے تمہین وہ زمین جسکے لیئے تمنے محنت نکی
اور وہ شہر جو تمنے نہ بنائے عنایت کیئے اور تم اُن مین بسے

اور تم تاکستانون اور زیتونکے باغیچون سے جو تم نے نہین لگائے کہلاتے ہو۔ پس اب تم خداوند سے ڈرو اور نہایت نیتی اور صداقت سے اوسکی بندگی کرو اور اون معبودون کو جنکی تمہارے باپ دادے نہر کے پار اور مصر مین عبادت کرتے تھے نکال پہینکو اور خداوند کی بندگی کرو اور اگر خداوند کی بندگی کرنا تمہین برا معلوم ہو تو خیر آج کے دن تم اوسے جس کی تم بندگی کروگے اختیار کرو۔ خداوند کو یا اور معبودون کو۔ تب لوگون نے جواب مین کہا ہرگز ایسا نہو کہ ہم خداوند کو چہوڑکے دوسرے معبودونکی بندگی کرین کیونکہ خداوند ہمارا خدا وہ ہے کہ ہم کو اور ہمارے باپ دادون کو زمین مصر سے اور غلامخانے سے نکال لایا اور اوس نے وہ بڑی نشانیان ہماری نظرکے سامنے ظاہر کین اور ساری راہ مین جس مین ہم چلتے تھے اور اون سب لوگونکے درمیان جنمین ہوکے ہم گذرے ہمکو بچا رکہا سو ہم بہی اوسی خداکی بندگی کرینگے کیونکہ وہ ہمارا خدا ہے۔ تب یشوعہ نے لوگون کو کہا تم آپ ہی اپنے اوپر گواہ ہو کہ تمنے خداوند کو اختیار کیا کہ اوسکی بندگی کرو۔ وہ بولے ہم گواہ ہین۔ سو یشوعہ نے اوس روز لوگون سے عہد کیا اور اونکیواسطے سکم مین ایک

ور ایک سُنّت مقرر کی اور یہ باتین خدا کی شریعت کی کتاب
مین اور ایک بڑا پتھر لے کے اوسے بلوت کے درخت
لے جو خداوند کو مقدس کے آس پاس تھا نصب کیا اور
ے لوگون کو کہا کہ یہ پتھر تمپر گواہ ہے نہو کہ تم اپنے خدا سے
انکار کرو پھر یشوعہ نے سب آدمیون کو گھر جانے کی رخصت دی
اور ایسا ہوا کہ بعد ان باتون کے یشوعہ جو ایک سو دس برس
کا بوڑھا تھا رحلت کر گیا اور اسرائیل یشوعہ کی زندگی کو سب
دن اور اون بزرگون کے سب دنون مین جو یشوعہ کے بعد
زندہ رہے اور [illegible] کے سارے کامون کو جو اوس نے
بنی اسرائیل کے [illegible] جانتے تھے خداوند کی بندگی کرتے
رہے اور خداوند بھی ہمیشہ اون کی مدد کرتا رہا اور وہ آرام
سے کنعان مین اوقات بسر کرتی ہے +

تمام شد

## کتب مفصلہ ذیل کتب خانہ ریلیجس بک سوسائٹی لاہور سے دستیاب ہو سکتی ہین

| نام کتاب | تعداد صفحہ | قیمت |
| --- | --- | --- |
| حقیقی عرفان | | ۰-۳-۰ |
| تعلیم المبتدی | | ۰-۴-۰ |
| واقعات احدیہ | | ۶ ۰ ۰ |
| مسیحی مسافر | | ۰ ۶ ۰ |
| شیر طفلان | | ۰ ۲ ۰ |
| بوڑھے کا گھر | ۳۰ | ۰ ۱ ۰ |
| بلاوٹ الٰہی | ۷۴ | ۰ ۱ ۰ |
| جسیکا کی پہلی دعا | ۳۲ | ۰ ۱ ۰ |
| ننھی ایل کا قصہ | ۱۸ | ۳ ۰ ۰ |
| مسیح ابن اللہ مصنفہ پادری ڈبلیو ویری صاحب | ۱۲ | ۴ ۰ ۰ |

آپ بیتی

# پیشکش

بہ تقریب ترجمہ عالیجناب مولوی محمد اکرم الدین خان صاحب بہادر

اول تعلقدار ضلع ایلگندل ریاست حضور نظام دکن دام اقبالہ

کے نام نامی کے ساتھ معنون کیا جاتا ہے - صرف جناب موصوف

کی خالص عنایت اور محبت کے صلے مین *

ورنہ خوشامد کے واسطے بہت ہی اونچے اونچے نام مجھکو

یاد ہین لیکن -

ہر گوش نہ بیند این نوا را

ہر کوہ نتابد این صدا را

خاکسار

محمد سجاد حسین - گلبرگہ شریف دکن *

بحول وقوتہ

# التماس مترجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## آمادہ گشتہ ام بگذارم شب نظارہ را
## پیوند میکنم جگر پارہ پارہ را

گو ہم بھی لہو لگاکے شہیدون مین ملے جاتے ہین جس رنگ پر آج زمانہ
مٹا ہوا ہے جس دھن مین ہر ایک شخص جو کچھ بھی لکھا پڑھا ہو
مست نظر آئے گا۔ جس سودے کو آج بازار مین بہت ارزان لے سکتے ہین
جس تماشے مین گو کچھ بھی لطف نہ آیا ہو مگر تعریفین مفت موجود۔ آج اُسی
گروہ مین ہم اپنا نام بھی لکھائے دیتے ہین ؎

در مخزن جگر گہر چند جمع بود ✻ ... ✻ دلال گشت دیدہ بدامان فروختم

یعنی ایک فارسی قصے کا ترجمہ ہدیۂ ناظرین ہے۔ اس کتاب کے تفصیلی حالات
کے واسطے ایک مستقل دیباچہ درکار تھا۔ مگر نہ مین بالفعل لکھہ سکتا ہون اور نہ
اُمید ہے کہ اوسکے ملاحظے کی تکلیف گوارا کیجائیگی ؎

در عشق گفتگو بخموشی حوالہ ایست  اہل نظر بند ز تغافل گرفتہ اند

مختصر یہ ہے کہ یہ اصل کتاب سیدہی سادی فارسی ہندی آمیز زبان مین علمی نسخہ
پاس موجود ہے۔ سال تصنیف ۱۲۰۵ھ اور تاریخ کتابت ۱۲۶۷ ہجری ہے
شریف مصنف نے اپنے عشق و محبت کا واقعہ نہایت سادہ الفاظ و عبارت مین
لکھا ہے تکلف اور تصنع غالبًا بہت ہی کم اور سچا قصہ ہے اس لئے دیکھنے والے

واقعی کلیجہ تھام لیتی ہین ؎

توآن این نکتہ تمہید از ادائے فہم مشتاقان ‌ ‌ ‌ کہ ہستی در تماشا محو شد حیرت نگاہان را

مصنف کے مذاق اور لیاقت وغیرہ کے متعلق مجھے فیصلہ کرنے کا حق نہین ہے۔ یہ بارگران ناظرین کے ذوق سلیم در اقتباس پر چھوڑا جاتا ہے۔ مین نے تو اصل قصے کے جگر سوز اثر پر اپنی بہت سی راتون کی میٹھی نیند کو قربان کر دیا ہے اور مدتون بیچین رہا ہون ؎

پھر رنگے کہ پیش آید سجود میکند آن دن ‌ ‌ ‌ جنون محو ادبہا محمل از لیلی نمید اند

میرے اکثر دوستون نے اس کتاب کے ترجمے پر اکثر زور دیا۔ مگر مجھے اپنی لیاقت و استعداد کا اندازہ خوب معلوم تھا۔ اور اپنی چادر سے پاؤن پھیلانے کا خمیازہ سن چکا تھا کبھی بھولے سے بھی حامی نہ بھری اور اتنی مشکل ذمہ داری کی جرارت نہ ہوئی ؎

خوارم نہ آنچنان کہ دگر مژدۂ وصال

باور کنم اگرچہ ہمہ زآسمان رسد۔

مگر وہی کمال اور نازک خیال اہل فن کی نظرون کے سامنے سترجانہ لباس مین آنا زیبا دست قلم قدرت نے لکھ دیا تھا اور نکتہ چین نگاہین مدت سے تھاک تھاک کے بیٹھ رہی تہین میرے کہا لاؤ ایک مشغلہ اونکے لئے مہیا کر دون ؎

عمریست کہ آوازۂ منصور کہن شد ٭ من از سر نو جلوہ دہم دار و رسن را

زیادہ مجبوری یہ آپڑی کہ میرے عزیز دوست منشی محمد نور الحسن صاحب کا کوروی نے اصرار کو ضد کی حد تک پہونچا دیا کہ اسکا ترجمہ کرنا چاہئے ناچار مین نے بحکم از رون دل دوستان جہل است و کفارہ یمین سہل۔ اس جوکہم کو اپنے سر لیا۔ اور جادو نگار سحر بیان شاعران وقت کا منہ چڑہانے آمادہ ہوگیا ؎

بر داشتی نقاب ز دیدن بر آمدم ‌ ‌ ‌ در گفتن آمدی ز شنیدن بر آمدم

افسوس ہے تو یہ کہ جو کام اسوقت مین کرنے پر مستعد ہوا کاش اسی کو کچھ برسون قبل کے لئے بیٹھتا جب دل و دماغ کسی قدر ٹھکانے تھے اور بعض سامان طبیعت کے ابھرنے کے زیادہ مہیا تھے ؎

دیر آمدی اے نگار سرمست ‌ ‌ ‌ زودت ندہیم دامن از دست

حاشا مجھے زبان دانی اور نثاری کا ذرا بھی دعویٰ نہیں — میری بے کمالی پر میری گمنامی ایک ہمارا ... دلیل ہے جس سے مجھے اتنا اطمینان ضرور ہو گیا کہ اپنا پریشانی اور عدم توجہی میرے آڑے آئنگی اور خاک میں ملی ہوئی ہستی کو کسی کا دامن ناز کیوں برباد کرنے لگا — یعنی میرا عیب کوئی کاہے کو شمار کرنے بیٹھے گا — اور کسکو کیا پڑی ہے کہ مٹے ہوئے کو مٹانے پر آمادہ ہو جائے ۵

کس عنان گیر نشد ورنہ من از بیت حرم — تا در بتکدہ در سایۂ ایمان بستم

ہاں طبیعت کا لگاؤ اور دل میں سوز و گداز کسی کا خاص حصہ نہیں ہے اسلئے مجھے انکار نہیں کہ اچھی زبانوں اور پیرایۂ مذاق سے میرا دل زار بھی متاثر ہو جاتا ہے اور اسی وجدانی ذوق کے اقتضا سے میں نے مجبور ہو کے یہ مشکل کام اپنے ذمہ لیا ہے ورنہ آج فسانہ نگاری اور ناول نویسی کی معجز نما ترقی انشاپردازان وقت کی عالی دماغ اور روشن خیال کی بدولت بہت اونچے مقام پر ہے جہاں تک میرا ادراک کبھی ٹھوکر پر ٹھوکر کھا کے نہیں پہونچ سکتا — نتیجہ یہ نکلا کہ اگر اونکا کمال اعلیٰ درجے پر ہے تو میری بے کمالی بھی اپنی شان تنزل میں اکیلی نظر آئیگی ۵

ما را نشست عمر چنان خضر را جہان — در عرصۂ حیات برابر فتادہ ایم

البتہ جن حضرات نے اصل کتاب دیکھی ہے وہ اس ترجمہ کو بھی ملاحظہ فرمائیں گے تو میری جگر کاوی اور خونابہ دل کی رنگ آمیزیوں کی داد دیتے ہی بن پڑیگی ۵

نازم بتازہ رویی افسردہ خاطران — سرسبزی بہار چنان از خزان ما

امید کہ بلند نگاہ ناظرین خاکسار کی بساط استعداد پر غور فرما کے ترس کھائینگے اور سارے عیوب پر پردہ پڑا رہنے دینگے ۵

ہر تار زیر اہن فانوس کمندیست
گستاخی پروانہ نہ از بال و پر اوست

خاکسار محمد سجاد حسین کسمنڈوی
ملازم سرکار نظام — مقام گلبرگہ شریف
پنجم صفر المبارک [illegible] مطابق ۹-۱ [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و نعت چند سطرین اپنے تعلق طبیعت اور سرگذشت زمانۂ شباب کی مفصلاً لکھتا ہون کیونکہ ایک جادو نگاہ صنم زاہد فریب کی محبت نے سرشار اور لایعقل کر رکھا تھا نظیری ؎

| تاریخ روزگار سراپا نوشتہ ایم | شیرین تر از حکایت ما نیست قصۂ |
|---|---|

ناظرین سے امید ہے کہ اگر اس سچے قصہ سے محظوظ ہون تو راقم حروف عاصی المحتاج الی اللہ سید محمد حسن شاہ عفی اللہ عنہ کے حسن خاتمہ اور مغفرت کی دعا فرمائین اور سہو و خطا پر پردہ ڈالین ۔ ؎

| زانکہ من بندۂ گنہگارم | ہر کہ خواند دعا طمع دارم |
|---|---|

## مصنف کے خاندانی حالات

حضرت سید عبد اللہ ملقب بہ مظلوم جنکا سلسلہ نسبت گیارہ واسطون سے حضرت سید الشہدا امام حسین علیہ السلام سبط رسول مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچتا ہے اپنے والد حضرت ابراہیم رضا کے ساتھ خلفائے بنو عباس کے جور و جفا سے حدود یمن مین مخفی سکونت پذیر تھے شدت ظلم اعدا کی وجہ سے معہ تبرکات شریفہ کہ نسلاً بعد نسل چلے آتے تھے بعد شہادت والد بزرگوار معہ چند ہمراہیان حدود ترکستان مین پہونچے اور اقامت اختیار کی اونکی اولاد سے جناب سید السادات قطب انام حضرت سید امیر کلان عرف امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ کا شہرہ عام ہوا تھے کہ صاحب قران امیر تیمور گورگان کو آپنے اپنا پسر خواندہ فرمایا اور بشارت سلطنت ہفت کشور کی دی جس کا حال آپ کے ملفوظات مین بالتفصیل درج ہے اور اسی پیشینگوئی کا ظہور خاندان تیموریہ مین صدہا برس تک رہا۔ بعد انتقال سید السادات کے آپکے صاحبزادہ امیر سیان مشہور بہ امیر رنگ حسب استدعائے صاحب قران جنہے اوسکے پاس رہ کے

وطن تشریف لے گئے اونکے صاحبزادے سید آمیر شاہ نے اپنی جاگیر عطیہ صاحبقران نقضیۂ شریعت آثار عہدہ و خوست متعلقات بدخشان مین اقامت اختیار کی اور حسب رواج خاندان ارشاد و ہدایت ابلاغ خلائق مین مصروف رہے تا آنکہ نوبت سجادگی حضرت حاجی الحرمین سید میرک شاہ رحمۃ اللہ علیہ جد بزرگوار کاتب الحروف کو پہونچی اور بموجب بشارت ارواح طیبات بزرگان مع چند تبرکات شریفہ عازم ہندوستان ہوئے ۱۱۲۵ھ مین بیس۲۰ قرابتداران کے ساتھہ داخل کابل ہوئے صوبہ دار کابل کی استدعا سے چند مہینے اقامت کرکے بقصد شاہجہان آباد وارد لاہور ہوئے اور بوجہ اصرار عقیدتمندان شاہجہان آباد کا قصد ملتوی فرمایا صرف ایک شخص مسمی سید گدا شاہ اپنے ہمراہی کو فرخ سیر بادشاہ ہندوستان کے پاس روانہ کیا مگر سادات بارہہ کے تسلط اور غلو سے ملاقات نہ ہوسکی سید موصوف کی مفارقت کے بعد بادشاہ کا مطلع ہونا عذر خواہی کے ساتھہ نذر و نیاز کا اپنے خواص خاص کے ساتھہ جناب حاجی صاحب کی خدمت مین بھیجنا اور مستدعی تشریف آوری حضرت موصوف ہونا آپ کا نہ قبول کرنا اور شاہجہان آباد نہ جانا ایک قصہ طویل ہے اوس زمانہ مین حاجی صاحب موصوف نے بموجب بشارت روح بزرگان جناب سید صفائی رحمۃ اللہ علیہ متوطن قصبۂ بندگی متعلقہ چکلہ کوڑہ جہان آباد کی صاحبزادی سے نکاح کیا اور صرف ایک بار محمد شاہ بادشاہ کے عہد سلطنت مین شاہجہان آباد کو تشریف لے گئے ورنہ ہمیشہ اطراف لاہور اور سرہند مین بسر فرمائی اور ایک عالم کو فیض باطنی سے سرفراز کیا حاجی صاحب موصوف کے چار بیٹے اور دو بیٹیان تھین سید محمد شاہ سید اشرف شاہ سید عزت شاہ والد مصنف سید محمد میر شاہ مگر ان چوتھے صاحبزادے نے مناصب شاہی اختیار کرلئے اور نفع کثیر خلق اللہ کو پہونچایا بالجملہ بعد انتقال حاجی صاحب اور دست برد نادر شاہ اصفہانی و احمد شاہ درانی اور تغیر سلطنت گورگانی کے نواب نجیب خان چچا صاحب کو اپنے ہمراہ شاہجہان آباد مین لایا اور عموی موصوف نے بعد چندے نجیب آباد و *نگرینہ دہام پور مین اقامت اختیار کی اور وہین انتقال فرمایا میرے والد ماجد سکھون کی زبردستیون سے تنگ ہوکر آنولہ بریلی مین تشریف لائے

*مصنف نے نگینہ لکھا ہے مگر ہمارے زمانہ مین نگینہ دہام پور کہتے ہین۔ — مترجم

اور رومین شادی بہی کی چنانچہ ۱۱۸۲ھ مین میری ولادت ہوئی اور دو چہوٹے بہائی بہی اوسی شہر مین پیدا ہوئے ۱۱۹۰ھ مین جناب والد مغفور نے انتقال فرمایا مین اور دونون چہوٹے بہائی یعنے سید حسین شاہ و سید قاسم شاہ سلمہما اللہ تعالی جناب ناناصاحب قبلہ کے زیر تربیت و تعلیم اوسی شہر مین رہے اور جو کچہ پڑہا لکہا اونہین کی مزید شفقت کا نتیجہ ہے ۔

## مصنف کا نانہالی سلسلہ
## اور ملازمت کا قصہ

میرے ناناصاحب قبلہ حکیم میر محمد نواز حضرت سید عطا موسوی کی اولاد مین ہین اور علم و فضل خصوصاً طب و حکمت مین یگانۂ وقت و فرید دہر کہنا چاہئے آپکے والد سید شاہ نیاز محمد شاہ بادشاہ کے وقت مین بلخ سے شاہجہان آباد کو تشریف لائے اور منصبداران شاہی مین شامل ہوئے وہین شادی بہی کی ۱۱۴۲ھ مین جبکہ والد مرحوم کی شادی ہوئی اوس وقت حکیم صاحب موصوف نواب عنایت اللہ خان پسر حافظ الملک حافظ رحمت خان کی سرکار مین ملازم باامتیاز تہے اور شہر بریلی مین اقامت گزین بعد خرابی و تباہی حکومت ہندوستان میرے ناناصاحب مسٹر منگ صاحب ممبر کونسل کمپ کانپور کی سرکار مین جو ہمشیرہ زادہ جنرل کوٹ کے تہے اور یہ جنرل صاحب ایک عالی مرتبت انگریز تہے عہدۂ منشی گری*¹ پر مامور ہوئے منگ صاحب جب کلکتہ سے دوبارہ کانپور مین آئے اور کرنیل ہیلیڈی صاحب کمانڈنگ افسر تہے زیادہ رسم و راہ اور صحبت کا اتفاق ہوا انگریزی*² نہ جاننا چہوڑدینا اور اپنے کاروبار سے عدم توجہی ہوئی بہت سا روپیہ اونکے صندوق سے گم ہوگیا صاحب نے ناناصاحب سے ذکر کیا کہ مجہے بوجہ عدم الفرصتی اپنا خانگی کاروبار حساب و کتاب دیکہنے کی مہلت نہین ملتی اور اکثر میرا روپیہ تلف ہوتا ہے اگر آپ اس کام کی توجہ اسکے کہ فی الفعل کوئی دوسرا کام آپ کے ذمہ

---

*¹ مالیاتی کی منشی گری سے مراد ہے جیسا آئندہ معلوم ہوگا۔ مترجم

*² عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ منگ صاحب مصنف کے زمانے تک فارسی اور اردو پڑہتا تہا۔

نہیں ہے دیکھیہ بھال کریں تو بہتر ہے مانا صاحب نے انکار کیا اور کہا کہ اگر حسن شاہ
اس کام کو قبول کرے گا تو آپ کی غایت پوری ہو سکتی ہے چنانچہ ہننگ صاحب نے مجھکو
بلوا کے اصرار کیا اور مین نے بعد چند شروط کے اسکو قبول کر لیا اگرچہ میری کوئی تنخواہ
معین نہ ہوئی تھی مگر ہننگ صاحب چونکہ ایک بڑا عالی منش اور فیاض و شریف اور
شریف پرور انگریز تھا میرے ساتھہ بیحد سلوک اور مراعات کے علاوہ نہایت ہی
عزت اور توقیر کرتا تھا اور بارہا بیش قیمت اشیا اور معتد بہ نقد سے مسلوک ہوتا تھا
گو اوس کی تنخواہ چندان بیش قرار نہ تھی مگر و داشتہ اوسکو کئی لاکھہ روپیہ اپنے باپ
کے متروکہ سے ملا تھا اور اوس کی تجارت سے نفع کثیر آتا تھا اس لئے بہت ہی دل
چلا اور باہمت تھا - اور جملہ مداخل و مخارج میرے اختیار میں دیدیے تھے اور اسقدر
مجھپر اعتبار تھا کہ اکثر حاسدون اور دشمنون نے محض حسد یا اپنے رسوخ اور خیرخواہی
کے اظہار سے میری چغلیان کھائین مگر اوسنے مطلق باور نہ کیا بلکہ اولٹے اونسی پر
عتاب کرتا تھا اور تا وقتیکہ مین خود سفارش نہین کرتا تھا اوسکا قصور معاف نہین کرتا
اگر مین کہتا کہ جو کچھہ آپ سے کہا گیا ہے اوس کی تحقیقات کر لیجیے تو جواب دیتا کہ مجھے
جو کچھہ امتحان کرنا تھا کر چکا اب مجھے کسی دریافت اور تحقیقات کی ضرورت نہین
جو شخص جو کچھہ کہتا ہے حسد اور بغض سے کہتا ہے مین نے تم کو تمام کار و بار خانگی
اور موقوفی و بحالی ملازمان کا اختیار کلی دیدیا ہے - چنانچہ ایک دن اوس کی
داشتہ عورت نے جو ایک فرخ آبادی پٹھان کی بیٹی تھی میری چغلی صاحب سے کہا

---

* ایک یہ انگریز تھا ایک ہمارے وقت کے صاحب بہادر ہین کہ کل ہندی کالا لوگ - نیٹو -
نیم وحشی کے صرف خطابون ہی سے سرفراز نہین ہوتے بلکہ عملی بدسلوکیان اور اتلاف حقوق
جس حد تک ہے سب کو معلوم ہے حالانکہ اس وقت کا طرز معاشرت اور لیاقت وغیرہ
ہم لوگون کا اوس زمانہ سے بدرجہا بہتر ہے مگر بات یہ ہے کہ پچھلے وقتون کے انگریز بھی
نجیب و شریف آتے تھے اور یہان کے لوگ بھی سادگی کے ساتھہ شریفانہ چال چلن
رکھتے تھے اب دونون طرف خیریت ہے - مترجم

** یہان سے پتہ چلتا ہے کہ صاحب بہادر کے میم نہ تھی اور عیاش بھی تھے - مترجم

کہ تمہارا منشی سارا مال غبن کرتا ہے اگر آپ کی مرضی ہو میرا بھائی جو نہایت لائق ہے
اوسکے سپرد یہ کارخانہ کر دیا جاوے جس سے بڑی کفایت ہوگی صاحب نے اوسکو کچھ
جواب نہ دیا اور کمرہ کے باہر آکر مجھ سے کہا کہ آج ہماری بی بی اِسطرح سفارش کرتی تھی
مین نے کہا بالکل سچ کہتی ہے مین آپکا خیر خواہ ہون جس بات مین آپ کی کفایت
اور بچت ہو مجھے بدل و جان منظور ہے اور اس کے ساتھ ہی مین نے کنجیان صاحب
کے سامنے میز پر رکھدین اور کہا کہ مجھے بھی اب زیادہ آپ کے پاس رہنا منظور نہین
ہے کب تک حاسدون کا نشانہ ملامت رہون - صاحب پہلے تو چپکا رہا پھر فرمایا
کہ اچھا اس وقت کنجیان اپنے پاس رکھئے مین پھر لے لونگا مین خوش ہوا کہ اس جھگڑے
سے نجات ملی دوسرے دن صاحب نے اوس عورت کو نکلوا دیا مین نے سنتے
ہی صاحب سے جاکر سفارش کی مگر اوس نے ہرگز قبول نہ کیا تب مین نے
کہا خیر اگر آپ اوسکو نکالتے ہین آپ کو اختیار ہے مگر مین بھی نہ رہونگا مجھے
بھی رخصت کیجیے صاحب نے کہا تم کیسی باتین کرتے ہو وہ تمہاری دشمن ہے مین نے
کہا ہوا کرے اگر آپ مہربان ہین کسی کی دشمنی مجھے ضرر نہین پہونچا سکتی ناچار صاحب
نے پھر اوسکو بلوا لیا مگر تھوڑے ہی دنون مین وہ اپنی سزا کو پہونچ گئی - یعنے صاحب
نے بچشم خود اوسکو ایک خدمتگار سے مختلط دیکھ لیا اوسی وقت بہت فضیحتی سے نکال
باہر کیا - غرضکہ خدا کی عنایت سے منگ* صاحب بے انتہا مجھپر مہربان تھا اور کمال
آزادی و خود مختاری سے مین بسر کرتا تھا - میری عمر اوس زمانہ مین پندرہ سولہ برس
کی تھی اور نانا صاحب نے بریلی سے متعلقین کو بلوا کے قصبہ جاج مئو مین جو کانپور
سے دو کوس پورب کیطرف ہے سکونت کرلی تھی اور چونکہ کوئی تعلق خدمت باقی
نہ رہا تھا اکثر خانہ نشین رہتے تھے مین اور چھوٹا بھائی میر حسن شاہ اور چچازاد بھائی
میر محمد یوسف شاہ مع بعض قرابتدارون کے کمپ مین رہتے تھے اور صاحب
نے میرے لئے ایک عمدہ بنگلہ بنوا دیا تھا اور چونکہ صاحب کا ذاتی مکان مع
ضروریات حمام وغیرہ اوس زمانہ مین زیر تعمیر تھے مجھ سے صاحب نے فرمایا کہ تم آپ

* غالباً شیلبر ماکوک ہوگا - مترجم

بنگلہ کی دوستی علی وجہ الکمال کرا لو چنانچہ اسی وجہ سے مین اون دونون بنگلہ چھوڑ کے منشی روشن علی صاحب کے مکان مین جو نانا صاحب کے دوست تھے جا رہا تھا اور دو وقتہ صاحب کے پاس آتا جاتا تھا۔ ؎

تا دم حشر محبت مین دعائین دونگا || واہ کیا شئے ہے سلامت رہے قسمت میری

## طبیعت آئی ہے

پھر نظارہ چلا ہے کوچۂ قاتل مین داغ || کس بلا کا ہے کلیجہ کس غضب کا دیدہ ہے

اوس زمانہ یعنے سنہ ۱۱۹۹ھ مین کمپ کا بخشی* کلن صاحب نامے ایک نہایت عیاش مزاج انگریز تھا چنانچہ دو وطایفے یعنے کشمیری اوس کے سرکار مین نوکر تھے مین اون دونون منشی روشن علی کے مکان سے اوسی بنگلہ کے برابر سے آتا جاتا تھا ایک دن محمد اعظم نامے گویا جو کشمیری زنانہ طایفہ کا ڈہاڑی تھا اور جسکو میرے نانا صاحب سے شناسائی بھی بلندی پر کھڑا تھا مجھکو دیکھ کے سلام کیا اور نانا صاحب کا مستفسر حال ہوا مین نے جواب مناسب دیدیا اوس نے کہا کہ اگر آپکی مرضی ہو اور کچھ ہرج نہ خیال فرمائیے تو غریب خانہ مین دو گھڑی کے لئے قدم رنجہ فرمائیے۔ ؎

ملا ہے گھر مرا دشمن کے گھر سے || وہین آ بیٹھتا او ٹھکر او دہر سے

مجھ سے مروت مین کچھ نہ بن پڑا گھوڑے سے اوترکے اوس کے ساتھ ہو لیا وہ مجھو ایک بڑے ہال کے نیچے جو اون لوگون کے ٹھہرنے کا مقام تھا لے گیا وہان اور بھی گویئے بیٹھے تھے اونھون نے میری تعظیم کی اور کشمیری زبان مین میرا حال محمد اعظم سے پوچھا محمد اعظم نے اون کا جواب دیکے مجھ سے کہا کہ مین نے ایک شخص کو چند فارسی غزلین گاتے سنا اور اون کو لکھوا لیا ہے مگر بعض اشعار اون مین غلط معلوم ہوتے ہین آپ ذرا توجہ فرما کے اونکو صحیح کر دیجیے مین وہ غزلین اوس سے لے کے دیکھنے لگا اوس ہال کے نزدیک سو قدم پر ایک

* بخشی سے مراد محاسب نوع قدیم تھا ورنہ فارسی کے اعتبار سے صحیح مگر معدے اور اوسکی اصل پر قیاس نہین ہو سکتا کہ محاسب تھا مین سمجھتا ہون کہ ماذنگ مسٹر کو بخشی لکھا ہے کیونکہ قدیم زمانہ مین بخشی وزیر جنگ کو بھی کہتے جیسا کہ سکندر نامہ وغیرہ مین لکھا ہے۔ مترجم

خیمہ کھڑا ہوا تھا اوسکے سامنے نگیرہ ہشت جو بہ اسماد تھا قریب ہی اوسکے ایک گاڑی چھپر پڑا تھا جو باورچی خانہ کے لیے ہوگا اوسی کے پاس دو پالکین اور بڑی کھلین غز لین دیکھتے دیکھتے آنکہ اوٹھا کے خیمہ کیطرف مین نے دیکھا ہی تھا کہ دفعتًا ایک پری پیکر نہایت حسین لباس فاخرہ او زیور گران بہا پہنے ہوے خیمہ سے نکل کے اون پالکون مین جا چلی گئی اوسوقت سے میری یہ حالت ہوئی کہ کبھی خیمہ کیطرف نظر تھی اور کبھی غزلون پر۔ مترجم ؎

باتکی چتون پہ ادا لوٹ گئی ۔۔۔ اودہرے جوبن پہ حیا لوٹ گئی

اتنے مین کسی کے آنے کی چاپ معلوم ہوئی مین نے سر اوٹھا کے دیکھا تو وہی عورت جسکا بیس اکیس برس کا سن ہوگا عباسی رنگ کا دوشالہ اوڑہے ہوئے قریب چھپر تخت کے آئی اور اون لوگون کو اوستا دجی اوستا دجی کہہ کے سلام کیا میرے قریب محمد اعظم بیٹہا تھا اور تخت کے نیچے اوسکا بیٹا اوسی کے قریب وہ کھڑی ہوگئی اوس کا حسن گلوسوز اور رنگ سرخ سفید دیکھ کے مجھے تحیر سا ہوگیا حقیقتًا بہت کم ایسی صورت دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔ ؎

وہ شرمیلی آنکھین وہ شرمیلی صورت ۔۔۔ وہ ہنسنا بھی کھل کر نہین جانتے ہین

تھوڑا سا توقف کر کے اوس نے کشمیری زبان مین کچھ پوچھا جس کا جواب محمد اعظم نے اس طرح دیا کہ مین سمجھ گیا میرا حال پوچھتی ہے اوسکے بعد ہی وہ پھر خیمہ کی طرف چلی گئی مجھے اوس کا جانا سخت ناگوار ہوا اور دل کو بیچینی سی پیدا ہوگئی ہرچند کچہری کا وقت تنگ ہوا جاتا تھا مگر مین چاہتا تھا کہ پھر ایکبار اوسے دیکھ لون اس لئے دیدہ دانستہ توقف کرتا تھا۔ ؎

غور دیر کی کہ جوہر پیکار دیکھ لین ۔۔۔ چلتی ہے کس طرح تری تلوار دیکھ لین

اشعار بھی دیکھتا تھا اور بعض جگہہ درست کرتا جاتا تھا اور اوسکو سمجھاتا بھی تھا اسنے مین دو عورتین ایک تیرہ چودہ سال کی بہت ہی سرخ و سپید مگر نقشہ سے بے نمک عمدہ لباس اور قیمتی زیور پہنے ہوئے سپید دوشالہ اوڑہے دوسری پچیس برس کی عمر والی فربہ اندام گندمی رنگ متوسط درجہ کی پوشاک پہنے پالکون کی طرف سے ہمارے جانب آئین اور اوسی طرح اوستادجی اوستادجی کہہ کے سلام

کرکے کشمیری زبان مین میرا حال پوچھا اور ایک نے کہا کہ اوستاد جی گیا کاغذ* مین محمد اعظم نے کہا کہ یہ وہی غزلین ہین جو مین نے لکھوالی تہین چونکہ اس مین غلطیان بہت ہین میر صاحب قبلہ درست فرما رہے ہین یہ سن کے پلنگ پر بیٹھ گئین ذرا دیر کے بعد ایک اوٹھی اور خیمہ مین چلی گئی مین بدستور غزلین دیکھ رہا تھا اور سوچتا تہا کہ کاش وہ پہلی پری جیم پھر آجائی تو دیکھ لیتا۔ ؎

موسیٰ سے کہدو طور پہ جایا کرین نہ روز
ایسے نہین ہین برق جمالون کے سامنے

یکایک جو عورت اوٹھ گئی تہی اپنے ہمراہ ایک نازنین ہوے میان آفت جان دوشیزہ سیزدہ سالہ کولے کے آئی جس کا چمپئی رنگ اور چشم شہلا قیامت ڈہاتی تہی کافر ادا لگنے نے ہزار ایمانون پر مصیبت ڈالی تہی نہایت زرق برق لباس اور زیور بیش بہا پہنے بسنتی دوشالہ اوڑہے اس دلفریب ادا سے آکے کھڑی ہوگئی کہ بجلیان گر پڑین۔ ؎

نگاہ شوق سے کس کی پکار کر یہ کہا
مری جگہ بہی کوئی جلوہ گاہ مین رکھیے

میری آنکھ کھلی کی کھلی رہ گئی اور محو حیرت ہوگیا ؎

بجلیان دیکھنے دون پہ گراتے آئے
تم جدہر آئے اودہر آگ لگاتے آئے

غرض چمپئی رنگ اوسکا اور جوبن وہ گدرایا ہوا * میری آنکھ چار ہوئی کہ تیر عشق سینہ کے پار ہوا۔ چشم افتادن ہمان دل دادن ہمان۔ مین بالکل مثل تصویر حیران اور بے حس و حرکت ہوگیا آنکھین تہرا گئین خون نے رگون مین ایک غیر معمولی جوش مارا اور دل پہڑپہڑا کے سینہ کے اندر رہگیا سر چکرایا بدن تہرتہرایا بلکہ غزلون کا کاغذ ہاتھ سے گر گیا لیکن فوراً مین چونک پڑا اور بے اختیار زبان سے نکلا۔ ؎

نگاہ شوق لڑتی ہے نگاہ ناز جانان سے
الٰہی خیر دونون کی کہ جوشن ہین برابر کی

مین اپنے دل مین حیران تہا کہ پروردگار تونے کس قیامت کی صورت پیدا کی ہے شاید اپنے ہی ہاتھ سے اوسکو بنایا ہے۔ ؎

یہہ جوانی ہے ابہی کچھ ہے لڑکپن اونکا
دو دنا بازون کے قبضہ مین جوبن اونکا

* مصنف کا اصل نسخہ ۱۲ – مترجم

پھر اصبر و قرار جاتا رہا اور ازل مین جو مقدر ہوا تھا اوس وقت آنکھون کے سامنے تھا
بڑی مشکل سے مین نے حواس درست کیئے اور دیکھا تو پہلی عورت بھی آگئی ہے اور
تینون پلنگ پر بیٹھی ہین مگر وہ شوخ طناز یال کی طناب پکڑ کے کھڑی ہوگئی اور میری
طرف اس ناز سے دیکھا کہ مین کلیجہ تھام کے رہگیا۔ ؎ ریاض

| | |
|---|---|
| شوخی سے ہر شگوفہ کے ٹکڑے اڑا دیئے | جس غنچہ پر نگاہ پڑی دل ہلا دیا |
| امیر اس ناز سے ظالم نے دیکھا | نگاہین یون اوٹھین وہ لے لیا دل |

ایک عورت نے پوچھا کہ اوستاد جی کوئی شعر درست ہوا محمد اعظم نے کہا ہان کئی شعر
آپ نے بنا دیئے ہین اور وہ اصلاح شدہ شعر بھی سنائے میری بڑی جال معشوقہ
نے کہا کہ اوستاد جی کیا یہ صاحب شاعر ہین مین نے جواب دیا نہین بندہ شاعر نہین
ہے مگر۔ ؎

| | |
|---|---|
| سیکھے ہین مہ رخون کے لئے ہم مصوری | تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہیے |

محمد اعظم نے میری اور نانا صاحب کی حد سے زیادہ تعریف بیان کی مگر مین جھکا سر
جھکائے حیران بیٹھا تھا اوس مہ جبین نے فرمایا یہ سب سچ مگر معلوم ہوتا ہے یہ صاحب
اسوقت آپ مین نہین ہین ؎ ریاض

| | |
|---|---|
| کبھی سمجھے نہ کوئی نا سمجھ ان بھولے بھالون کو | سمجھتے ہین ہی کچھ چاہنے والون کی چالونکو |

مین نے کہا کیا کہون مجبوری ہے۔ ؎

| | |
|---|---|
| یک من و بر سر قتل اند پریزادے چند | وای بر صیدے کہ یک باشد و صیادے چند |

محمد اعظم نے کہا واقعی میر صاحب خیر تو ہے اس قدر سر جھکائے آپ کیون بیٹھے ہین
مین نے کہا بھائی بیوجہ سے شدت کا درد سر ہے صرف تمہاری خاطر سے بیٹھا ہون
وگرنہ طاقت مطلق نہین کہ آنکھ اوٹھا سکے ؎

| | |
|---|---|
| میان لعل فسون ساز نے باتون مین لگا یا | وسیے پیچ او دھر زلف اوڑا لیگئی دلکو |

اوس نے کہا واقعی شدت درد سے آپ کے چہرہ پر ایک رنگ آتا ہے ایک جاتا ہے اور
کاغذ بھی آپ کے ہاتھ سے گر گیا تھا خیر اسوقت تکلیف نہ اوٹھایئے پھر دیکھا جائیگا
مین نے کہا نہین کیا مضایقہ ہے جس قدر ہو سکتا ہے درست کیئے دیتا ہون
باقی پھر اطمینان سے دیکھ لونگا اور اپنے جانانکی طرف دیکھ کے

یہ شعر پڑہا - ؎ ریاض

دل کو وہ بیخودی ہے کہ کچہ بہی اثر نہ ہو ۔ آنکھون مین تم پہرو بہی تو تم کو خبر نہ ہو

اتنے مین پہلی عورت نے پوچھا اوستاد جی تم سے اور منشی صاحب سے کہان کی ملاقات ہے اور کب سے ہے اوس نے کہا مین آپ کے نانا صاحب کی خدمت مین مدتون سے نیاز رکہتا ہون ہنوز یہ فقرہ تمام نہ ہوا تھا کہ اوس عورت نے کہا آپ پہر بہی تشریف لائیے گا مین نے کہا بشرط فرصت اوسکا رو بارخا دندان بیشکے میری سخن شناس معشوقہ نے کمال شوخ طبعی اور بے ساختگی سے مسکرا کے کہا ہرگاہ ایشان خداوند دلند بیس ایشان را فرصت کے دست دہد - یہ کہا اور اوٹہنا - چہوٹ چہیت ہوگئی بات میرا اوسوقت عجیب حال ہوا - ؎

کلیجہ پکڑ کے کوئی رہ گیا ہے ✣✣ ۔ ✣✣ اودہر جانے والے ادہر دیکہ لینا

ہرچند چاہتا تھا کہ ضبط کرون مگر تو یہ غلبہ قلق اور دل کی اولجہن دم قبا گئے دیتی تہی دل دہڑکے پرانچہ - وڑے جاتے تہے سر جہکا تا تہا آنکہین بند ہوئی جاتی تہین کچہ عجیب حال تہا اور جی چاہتا تہا کہ پہر ایک بار اوسے دیکہ لیتا ؎

دیکہ لے مڑکے ذرا ادہر سے جانے والے - چونکہ کمال بے طاقت اور مضطرب ہو گیا تہا محمد اعظم نے کہا کہ آپ درد سر اور بیخوابی سے بہت ہی پریشان ہین آنکہین سرخ ہو رہی ہین آپ اس وقت تشریف لے جائیے استراحت فرمائیے ناچار اوٹہ کہڑا ہوا - ؎

آپ تو جاتے ہین تنکدہ سے میر ۔ پہر ملین گے اگر خدا لایا

جب بنگلہ پر پہونچا نہایت بیقراری سے پلنگ پر گر پڑا اور کچہ سمجہ مین نہین آتا تہا کہ میرا حال کیا ہو گیا - ؎

---

✣ یہان بہت سے شعر کسی پرانی مثنوی کے لکہے ہین جس مین کا ایک یہ ہے -

نپٹ گریہ کتان چہوڑ اوس کے در کو ۔ بنا چاری چلا مین اپنے گہر کو

اوسوقت اردو شاعر وہی ہون گے جنکا ذکر پروفیسر آزاد نے آب حیات کے دور اول مین لکہا ہے - مین نے یہ سب شعر چہوڑ دئے - مترجم

دیکھا ہے بتکدہ میں جو اے شیخ کچھ نہ پوچھ　　ایمان کی تو یہ ہے کہ ایمان تو گیا

چونکہ سرکاری کار و بار بند تھا پہرون پڑے ہے جب دونون بھائی میرے آ گئے اونکو سمجھا بجھا کے دردسر کا بہانہ کر کے پڑ رہا اگر کوئی کچھ پوچھتا تھا خاموشی کے سوا کچھ جواب نہ تھا — ؎

کہین تو کیا کہین دل کون لے شیدا　　کہ جانتے تو ہین لیکن بتا نہین سکتے

رات کو گھر آیا کچھ کھایا نہ پیا ویسا ہی لیٹ رہا بیقراری سے کروٹین بدلتا تھا کسی پہلو چین نہ تھا — محمد اسمعیل ذبیح ؎

چین بستر کا اڑ و بر کرد و آسودن نداد　　شب ہمہ شب چون خیال کاکل خمدار بود

ساری رات تڑپتے گذری ہزار شعر پڑھتا تھا اور زار و قطار روتا تھا جب صبح ہوئی منشی روشن علی نے کھانے کے لئے بہت اصرار کیا مین نے بڑی مشکل سے دو ایک لقمہ کھائے اور سوار ہو کے کچہری چلا جب اوس مقام پر پہونچا آہستہ آہستہ گھوڑے کو لے چلا کہ شاید محمد اعظم یا اوس کا بیٹا مل جاے اور کوئی تقریب اندر جانے کی ہو ؎

اس طرف کا ہے کو ہم بادیہ پیما آتے　　کوے جانان کی ہوا جا کے لگا لائی ہے

ساعت کی ساعت توقف بھی کیا مگر ہاے کوئی نہ ملا ؎

ترے کوچہ مین ہم کل اسطرح سے جا بجا ٹھہرے　　چلے دو گام اور ٹھہرے پھر اٹھ کر ذرا ٹھہرے

جی چاہتا تھا گھوڑے سے گر پڑون اور جان دیدون ہاے کسی کی رسوائی کے خوف سے خیمہ مین بے طلب جانا مناسب نہ سمجھا اور محروم و مایوس روتا ہوا وہان سے چلا آیا — قطعہ

شوق نظارہ ترا کھینچ کے لایا تھا اوسے　　گرچہ تھی قیس کے پاؤن مین سلاسل بھاری
دیکھ لیتی جو اوٹھا کر تو ترے لوٹتے ہاتھ　　لیلے اتنا تو نہ تھا پردۂ محمل بھاری

غرضکہ کل کیطرح آج بھی بنگلہ مین لیٹ رہا مگر اس غیر معمولی حالت سے سب کے سب پریشان حال تھے تا آنکہ صاحب بہادر خود میرے بنگلہ مین مزاج پرسی کو آئے مین نے دردسر وغیرہ کا بہانہ کر دیا وہ چلے گئے مین ایک عجیب حالت اضطراب و تحیر مین پڑا تھا اور اپنے حال زار پر خود ہی افسوس کرتا تھا غضب تو یہ کہ میرا جانا ہو سکتا نہ اوسکو خبر

نہ کوئی یار نہ غمگسار نامہ بر نہ پیام رسان — ؎

نہ گذر یار تک اپنا نہ بغیر اوس کے قرار | کس پہ آئی ہے اور آئی ہے طبیعت کیسی

رات کو اور بھی اوبجھن نے ترقی کی بے چینی نے پانون پھیلائے مجھے سودائی بنا دیا
کبھی زار زار روتا تھا اور اپنے دل خانہ خراب کی بیکسی اور مصیبت پر افسوس کرتا تھا
کہ بیٹھے بٹھائے کس عذاب مین گرفتار ہوگیا — ؎

دل ہے کہ کسیطرح بہلتا ہی نہین ہے | مین لاکھ سنبھالون پہ سنبھلتا ہی نہین ہے

بالجملہ آج کا دن اور رات بھی بدستور نالہ وشیون مین گذری — ؎

دن کٹا فریاد مین اور رات زاری مین کٹی | عمر کٹنے کو کٹی پر کیا ہی خواری مین کٹی

تیسرے دن پھر اوس مقام پر توقف کیا مگر کوئی نہ ملا ناچار بنگلہ پر آیا اور عصر کے وقت
مزدورون وغیرہ کا زیادہ ہنگامہ ہوا مین نے فرد حساب اور روپیون کی تھیلی دونون
بھائیون کے حوالہ کردی کہ تقسیم اجرت وغیرہ کردین اور مین سوار ہوکے بخشی صاحب
کے بنگلہ کیطرف گیا وہان محمد اعظم کا بیٹا کھڑا تھا مجھکو دیکھتے ہی اپنے باپ کو دوڑ کے
خبر دی محمد اعظم میرے رہگذر پر آیا اور نہایت ادب سے سلام کرکے کہا کہ اگر مرضی مبارک ہو
تو ایک گھڑی کے لئے خیمہ مین قدم رنجہ فرمائیے کہ مجھے کچھ عرض کرنا ہے مین اس
تقریب اور درخواست کو نعمت غیر مترقبہ سمجھا اور بلا عذر گھوڑے سے اوتر کے
اوس کے ساتھ ٹیلے پر چڑھا — ؎

چلتا ہون تھوڑی دور ہر اک راہرو کے ساتھ | پہچانتا نہین ہون ابھی راہبر کو مین

محمد اعظم نے کہا آج صاحب خانہ نے نیاز کی ہے چونکہ جناب میرزا دے اور سید ہین
شریک فاتحہ ہون موجب کمال خیر وبرکت ہوگا اور ہم لوگ بے انتہا ممنون منت
ہون گے مینے کہا بہتر ہے — ؎

بڑے پاک طینت بڑے صاف باطن | ریاض آپ کو کچھ ہمین جانتے ہین

محمد اعظم مجھکو بٹھلا کر خیمہ مین چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص متقی صورت کو ہمراہ
لایا میرا قدمبوس کرکے کہا کہ صاحب خانہ اور ہمارے مالک آپ ہی ہین مین نے
اوس کے ساتھ بہت صرف اخلاق کیا اوسنے کہا کہ آپ یہان نہ بیٹھیے خیمہ مین
چل کے تشریف رکھئے مین نے کہا بہت اچھا اور میرا دل سینہ مین تڑپ گیا

اوس حالت کا اعادہ ممکن نہین ۔ ؎

| | |
|---|---|
| مراجذب دل اوسکی خلوت مین کھینچا | خدا سے جو رہجائے پردہ کسیکا |

جس وقت خیمہ مین پہونچا گویا ظلمات سے چشمۂ حیوان پر آگیا پہلے دیکھا کہ ایک عورت
جس کا سن [illegible] تیس برس کا نہایت سرخ و سفید کشمیری وضع کمال تمکنت سے
[illegible] اوڑھے ہوئے تخت پر بیٹھی ہے مجھکو دیکھتے ہی اوٹھکے
سلام کیا اور قریب [illegible] ایک کرسی پر بٹھلایا وہان ایک فقیر کشمیری بھی بیٹھا ہوا تھا اور
ایک [illegible] اہتمام اور کاروبار مین مشغول تھی
دوسری طرف کھانے کی دیگین تیار ہی ہوئی تھین تھوڑی دیر کے بعد محمد اعظم نے کہا کہ
قبلہ فاتحہ کر دیجئے مین نے کہا کہ زیادہ تر فاتحہ خوانی کے مستحق یہ فقیر صاحب ہین
مگر سب نے میری منتین کین کہ آپ ہی فاتحہ کیجئے کہ موجب برکت ہے ۔ ؎ ریاض

| | |
|---|---|
| پارسائی کا یقین غیر کو دلواتے ہین | کہین بھولے سے نہ آجائے تبسم مجھکو |

مین نے کہا کہ اچھا یہ فقیر صاحب اور کل مرد ایک طرف کھڑے ہون اور صاحب نیاز
مع تمام عورتون کے دوسری جانب رہین اسکو سب نے پسند کیا جب مین فاتحہ
کو کھڑا ہوا اپنے مقابل اوس پری جمال ستم آرا کو دیکھا ۔ ؎ امیر

| | |
|---|---|
| باقی نہ دل مین کوئی بھی یارب ہوس رہے | چودہ برس کے سن مین وہ لاکھون برس رہے |

کہان کی فاتحہ اور کس کی فاتحہ مین اور ہی دہن مین تھا محو نظارۂ جمال یار ہو گیا اور
اوس تمام مجمع خوبان مین اوس کا منتخب حسن اوس کے بے خطا تیر نگاہ کے دار اوس کی
بانکی ادائین جو کچھ میرے ساتھ کر رہی تھین مین خود اوسی کے جور و ستم عشوہ و ناز
سے داد طلب تھا اور بے اختیار کہتا تھا ۔ ؎

| | |
|---|---|
| قیامت ہین بانکی ادائین تمہاری | ادھر آؤ لے لون بلائین تمہاری |

بظاہر قرات فاتحہ کو مین نے بہت طول دیا یہان تک کہ مغرب کا وقت آگیا اگرچہ
جب بھی ختم کرنے کو جی نہ چاہتا تھا مگر مجبوری سے تمام کیا ۔ ؎

| | |
|---|---|
| منتظم اسدم مخاطب اسطرف جانانہ ہے | اکرلو باتین آنکھون مین گو جلسۂ بیگانہ ہے |

وہان سے پال مین آکے مغرب کی نماز پڑھی محمد اعظم کو تنہا پا کے مین نے پوچھا یہ سب
کون لوگ ہین اور کہان سے کس لئے آئے ہین ۔ ؎

| سابق دحال کے جلوے کو مطابق کرلین | آئینہ کھینچدے اے وادی ایمن اوسکا |
|---|---|

اوس نے کہا کہ جس شخص کو مین نے آپ کا قدمبوس کرایا تھا اعظم جی اوس کا نام ہے سابق مین تجارت پیشہ تھا اور نہایت مدبر ہوشیار آدمی ہے اتفاقاً اوس کو تجارت مین نقصان عظیم ہوا جس سے دوالہ نکل گیا آخر اس بڈہی عورت نے جو قوم کی کسبی اور اوسکے گھر بیٹہی ہے اوسکا نام چنبیلی جان ہے یہ مشورہ دیا کہ تم علیحدہ ہو جاؤ مین چند عورتین جمع کرکے ہندوستان کیطرف جاتی ہون اور طایفہ قایم کرکے بسر اوقات کی صورت نکالونگی چونکہ اعظم جی اوس کا مطیع ہے اور مفلس بھی ہوگیا تھا اوس کے کہنے کو مان لیا اور اس میرزائی نامی عورت کو جو شالی رضائی اوڑھے ہوئے تھی کشمیر سے ساتھ لایا پردے پردے اوسکے ساتھ آشنائی بھی ہے دیا آئے جموں مین آگے اوس بسنتی دوشالہ پوش عورت کو جس کا نام گلبدن ہے بہم پہونچایا اور اب یہی عورت زیادہ تر ان کے لئے ذریعہ معاش ہے وہان سے لاہور مین آگئے اور چند عورتون کو جو چنبیلی جان کی قرابت دار ہین جمع کیا اور بفراغت بسر کرنے لگے۔

صاحب جان نامے ایک عورت چنبیلی جان کی بیٹی شوہر اول سے تھی چنبیلی جان اوس کو اپنے ساتھ ہمیشہ رکھتی تھی وہ نہایت حسین وجمیل بھی تھی اوس کو ایک پٹھان سردار نے نوکر رکھ لیا اور آخر کار بغیر ان کی رضامندی کے اوس کے ساتھ نکاح کرلیا ایک لڑکی اوس سے پیدا ہوئی چند روز کے بعد وہ سردار مرگیا اور صاحب جان اوسکے اقرباکی وحشیانہ حرکتون سے خایف ہو کے چنبیلی جان کے پاس بھاگ آئی مگر چند ہی روز کے بعد وہ بھی مرگئی اعظم جی نے اوس لڑکی کو جس کا نام **خانم جان** ہے اپنی فرزندی مین لیا ہے اور نہایت درجہ اوس سے محبت رکھتا ہے اوس کی تعلیم وتربیت بھی بصرف زر کثیر وتاکید تمام کی اور اب وہ لکھنے پڑھنے مین بہت مشاق ہے مین نے پوچھا وہ لڑکی اب بھی ہے یا نہین اوس نے کہا کہ وہی ہے جو بسنتی دوشالہ اوڑہے ہے فاتحہ کے وقت میرزائی کے برابر کھڑی تھی مین نے اپنے دل مین کہا آہ افت جانم بدارام دلم بہان ستے۔ ریاض

| زخم والی وطعنو بہت پوچھو جو نشان قاتل کا | باتین کرتے ہین ابزخم سے مرنے والے |
|---|---|

محمد اعظم نے کہا کہ اعظم جی کی وجہ سے میرزا ئی بھی اوس سے بہت ہی محبت رکھتی ہے
بلکہ اپنی بیٹی اوس کو بنایا ہے اور ماں کی طرح اوسکی خاطرداری اور نگرانی کرتی ہے
اور یوں تو سبھی اوسکو بہت چاہتے اور اوس کی ناز برداریاں کرتے ہیں اعظم جی
کو اوسکا گانا ناچنا منظور اور پسند نہ تھا مگر اوس کی نانی چنبیلی جان بیگی نا ایک سبب
باز آتی اس لئے ایک برس سے اوسکو رقص و سرود کی تعلیم دلائی گئی ہے برخلاف ہم
اعظم جی کہتا ہوں کہ اسکی کسی اشراف کے ساتھ شادی کر دونگا اور اسکا نام ناچ گانے میں
نہیں نکلے ہے چند انگریزوں نے خواہش بھی کی مگر اعظم جی اور میرزائی نے قبول
نہیں کیا ۔ احمد مرحوم سے

| | کنواری سہے بیٹا کی نظیریں | اچھوتی ابھی ہے سے احمری | |
|---|---|---|---|

میں نے پوچھا کہ وہ خورد سال عورت سپید درخشانہ اوجیٹھے کون تھی اوس نے کہا
کہ وہ چنبیلی جان کی بہا بھی ہے اور بی جان نام ہے چند روز ہوئے کہ ولیم صاحب ڈپٹی
انگریز نے پانسو روپیہ ماہوار پر نوکر رکھا تھا اب وہ چلا گیا جب سے یہ کہیں نہیں گئی ہے
صرف گلبدن کلن صاحب کے پاس تین سو روپیہ ماہوار پر نوکر ہے اور پچاس
روپیہ خانم جان کی میوہ خوری کے لیئے دیتا ہے علاوہ اس کے ہر ہفتہ میں ایک
ہوتا ہے تیس روپیہ انعام ملتا ہے ان مقررہ رقوم کے سوا نقد و جنس و مرصع زیور
وغیرہ بہت کچھ بخشی صاحب نے گلبدن کو دیا ہے میں نے کہا کہ اس کی کیا وجہ کہ
آج سب سے زیادہ خانم جان کو آراستہ و پیراستہ زرق برق میں دیکھتا ہوں وہ
بے انتہا زیور پہنے ہے اور گویا دلہن بنی ہوئی ہے ۔ سے ریاض ۔

| | وہ چیز جو کچھ اوٹھی اوٹھی ہے | | اوٹھی ہیکل کو چوم لے گی | |
|---|---|---|---|---|

اوس نے کہا کہ خانم جان کی ماں ہر سال اوس کی سالگرہ بڑی دھوم دھام سے کرتی
تھی اور صرف پچاس ساٹھ روپیہ کا کھانا فقرا و مساکین کو تقسیم ہوتا تھا اعظم جی نے
اس رسم کو متروک نہیں کیا اور آج وہی تقریب سالگرہ ہے اس لئے خانم جان
سب سے زیادہ مکلف پوشاک اور زیور بیش بہا پہنے ہیں اوس کی ماں کے پاس
نہایت اعلے درجہ کا قیمتی مرصع زیور اور جواہرات تھے اعظم جی نے وہ سب خانم جان
کو دیدیا ہے بلکہ اپنی طرف سے بھی بہت سا زیور بنوا دیا ہے چنانچہ اتنی عورتوں میں

جس قدر قیمتی اور افراط سے خانم جان کے پاس گہنا ہے کسی کے پاس نہین ہے
فی الحقیقت خانم جان سب باتون خوبی مزاج - صفائی - شعور - تیزطبعی - ذکاوت
ذہانت - نزاکت - نقاست - مین سب سے فایق اور یکتا ہے - ۵

انکہ میگویند آن بہتر ز حسن | یار ما این دارد و آن نیز ہم

اسکے سننے سے مین بھولا نہ سمایا چونکہ دیر ہو چکی تھی مین نے سواری طلب کی
اوسی دم ایک خادمہ خیمہ سے آئی اور کہا کہ اوستاد جی بی مرزائی کہتی ہین
کہ میر صاحب کو جانے نہ دینا اور خیمہ کے اندر بلاتی ہین مین نے کہا کہ اب رات
ہوگئی مجھے جانے دو پھر کبھی آؤنگا محمد اعظم نے کہا کہ قبلہ یہ تو مناسب نہین ہے
درحالیکہ کوئی اس قدر آرزو اور منت کرے انکار نہ چاہئے اور رد دعوت ممنوع ہے
مین نے کہا بہتر ہے کیونکہ مین تو یہ خدا سے چاہتا تھا - غرضکہ مین خیمہ کے اندر گیا
دیکھا تو خیمہ کے اوس طرف دوسرے ڈیرے اور پال مین کھانا تقسیم ہو رہا ہے
مگر میرزائی میرے انتظار مین خیمہ کے اندر تخت پر بیٹھی ہے مجھے دیکھتے ہی تعظیم کے بعد
بہت تپاک سے ایک کرسی پر بٹھلایا محمد اعظم بھی دوسرے تخت پر بیٹھ گیا -
اور میری تعریفین کرنے لگا میرزائی نے کہا جناب آپ نے کمال بندہ نوازی فرمائی
ہماری خوبی قسمت سے آپ کے قدم یہان تک آئے جس سے ہماری عزت افزائی ہوئی
اور فی الواقع آپ سے ہمکو دین و دنیا مین توقع بہتری ہے - ۵

وہ شیفتہ کہ دہوم تھی حضرت کے زہد کی | مین کیا کہون کہ رات مجھے کس کے گھر ملے

جبکہ آپ نے اس قدر ذرہ نوازی فرمائی ہے ایک عرض اور بھی قبول فرمایئے یعنے
اگرچہ حصہ آپ کے ہمراہ دولت خانہ پر جائیگا لیکن کسیقدر یہان بھی ماحضر نوش
فرمائیے تو اوسکا نوش ہمکو نصیب ہو جو ہمارا باعث افتخار اور موجب مسرت ہے
اور افسوس کہ آپ دن کو تشریف نہ لائے ورنہ جلسہ بھی ملاحظہ فرماتے گانا بھی سنتے
محمد اعظم نے بات کاٹ کے کہا کہ میرا قصور ہے جو مین نے پہلے سے اطلاع
نہین دی جب اس طرح کھانے کے لئے اصرار ہوا مین نے کہا کہ اول تو میری
عادت کسی کے یہان کھانے کی نہین ہے لیکن خیر آپ لوگ محض خصوصیت
و محبت سے مصر ہوتے ہین تو مجھے عذر نہین مگر مین نے لطف کھانا نہین کھایا تھا

چنانچہ اس بات کو ہندی زبان میں بابن الفاظ مین نے ادا کیا۔ بجنر ہے ایسا ور کہا چیکا کھانا بندو کے پسند خاطر نہین ہے میرزائی ہنس پڑی اور کھا دن کے مجمع اور گانے کا لطف تو اسوقت ممکن نہین ہے لیکن جو کچھ ہمکو آتا ہے سنا وین گے اور کنیز کو بلا کے کہا کہ گلبدن اور خانم جان اور بی جان کو بلا لا اور محمد اعظم سے کہا کہ تم بھی صدیق جی وغیرہ سازندون کو لے آؤ کیونکہ ہم کو میر صاحب کی خاطر منظور ہے وہ ادھر گیا ادھر گلبدن اور بی جان اور محمدہ آگئین میرزائی نے اون سے سب حال ٹھیرایا کہ میر صاحب چونکہ جوان - خوش مزاج اور میرزا منش ہین بغیر گانے بجانے کے اونکو صرف کھانا کھا لینا کیونکر پسند آتا اس لئے مین نے تمکو بلایا ہے تھوڑی دیر میر صاحب کا جی خوش کر دو گلبدن نے کہا بہت بہتر یہ ہماری سعادت ہے -

محمد اعظم وغیرہ سازندے بھی آگئے اور سازون کو ملانے لگے مین نے جی مین کہا یہ تو بڑا غضب ہوا کہ سب آئے مگر وہ شوخ طناز ہی نہ آئی پھر کیا لطف خاک ملے گا یہ سوچ کے مین نے کہا کہ شاید صاحب تقریب کو اس فن سے کوئی لگاؤ نہین ہے اوس نے کہا نہین صاحب نام خدا میری خانم بہت ہی خوب گاتی ہے اور اگرچہ بہت کم اوس نے تعلیم پائی ہے مگر ہم سب سے وہ بہت بڑھ گئی ہے -

مین نے کہا تو اور بھی تعجب ہے کہ آپ سب اس قدر مہربانی فرمائین اور جس کی تقریب ہو باوجود مہارت اور قابلیت کے تشریف نہ لائین - میرزائی میرے اس کہنے سے چونک سی پڑی اور گلبدن سے کہا کہ ہان جی خانم جان کہان ہے اوسنے کہا کہ ہم سب تقسیم طعام کی سیر دیکھ رہے تھے کہ سیوتی بلانے کو آئی تم تو اوٹھ کھڑے ہوئے مگر خانم جان پلنگ پر لیٹ گئین کہ میرا سر دکھتا ہے اگر بی امان پوچھین یہی کہہ دینا یہ سنتے ہی میرے ہوش اڑ گئے اور دل بے چین ہو گیا کہ جسکے لئے یہ سب ڈھکوسلے کئے گئے وہی مطلب نہ حاصل ہوا پھر یہ گانا بجانا تو میرے لئے آواز نوحہ وشیون ماتم ہے دیکھو اوس ستمگر نے شاید یہ رنگ ڈھنگ دیکھ کے پہچان لیا اور درد سر کا بہانہ کر گئی میرا قلق اور بھی ترقی کر گیا

---

* اسکا نام آگے نہین آیا ہے اس سے قیاس ہوتا ہے کہ مہمان ہو گی - مترجم

اور سوچنے لگا کہ اب کونسی فکر کی جائے جو وہ غارتگر ایمان آئے اور میری الجھن کو مٹائے

| وہ کیا جانیں کیا مدعا ہے کسی کا | وہ کیوں اوٹھکے محفل سے خلوت میں آئین |
| --- | --- |

اتنے میں میرزائی نے کہا کہ خیر مضائقہ نہیں اب تو آپ سے نیاز حاصل ہی ہو گیا ہے پھر کسی دن جلسہ کرینگے اور آپکو اچھی طرح گانا سنائینگے خانم جان بھی گائے گی ہر چند اوس نے باتیں بنائیں مگر مجھے چین نہ پڑا میں نے کہا میر صاحب مجھے کچھ ایسا زیادہ شوق نہیں ہے صرف آپ کی عنایت دیکھ کے میں نے بے تکلفانہ یہ بات کہدی تھی مگر افسوس ہے تو اس بات کا کہ آپ سب تو مہربانی فرمائیں اخلاق صرف کریں اور صاحب تقریب یوں الگ الگ رہیں اس سے مجھے تو کھٹکا ہوتا ہے کہ شاید میرا آنا اونہیں ناگوار ہوا میرزائی نے کہا نہیں صاحب میری خانم اس قدر کج خلق اور بے تمیز نہیں ہے کہ آپ کے تشریف رکھنے سے ناخوش ہو بلکہ یقین ہے کہ حقیقتاً رات کو جاگنے سے درد سر ہو گیا ہو گا اچھا میں خود جاتی ہوں اور بلائے لاتی ہوں میں نے کہا اسکی کیا ضرورت ہے کہ خواہ مخواہ آپ تکلیف فرمائیں محمد اعظم نے کہا جناب آپ انکو جانے دیجئے خانم جان کا یہاں ہونا اسوقت بہت ضرور اور اوس کی سعادت ہے غرضکہ میرزائی تو ادہر گئیں یہاں بی جان نے گلبدن سے کہا کہ نام خدا میر صاحب بڑے ہی خوش مزاج اور مجموعہ اوصاف ہیں خصوصاً آپ کو اشعار کس قدر یاد ہیں اور کس خوبی سے پڑھتے ہیں اوس نے کہا واقعی تم نے تو میرے منہ کی بات چھین لی میں کہنے ہی کو تھی کہ جب تک جناب میر صاحب کوئی شعر ہی پڑھ دیتے۔ میں اتنا کہنے نہ پایا تھا کہ یہ آپ کا حسن ظن ہے کہ میرزائی خانم جان کو لیکے آپہونچی اور میرے منہ سے نکل گیا۔ سالک ؎

| یہ مجمع پریشان ہوا چاہتا ہے | وہ زیب شبستان ہوا چاہتا ہے |
| --- | --- |
| گلستان گلستان ہوا چاہتا ہے | خرامان خرامان چلے آتے ہیں |

گلبدن نے میرزائی سے سب باتیں دہرائیں اوس نے کہا تو پھر کیا اوچھنا ہے ہم بھی مشتاق ہیں کچھ سنائیے چونکہ ہر طرف سے اصرار ہوا میں نے اوسوقت حسب حال چند شعر پڑھے۔ حزین ؎

یرید نہاے رنگ از جلوہ ہاے کیست میدانم — طپید نہاے دل ز آواز پاے کیست میدانم
انچہ رحم از دل برو تاثیر فریاد من ست — وانکہ نسیان آورد خاصیت یاد من ست
آن ستمگارم من کہ ہم لایق بہ کشتن نیستم — شرم می آید مرا زانکس کہ صیاد من ست
شوخی ز نظر گذشت یارا — تیرے ز جگر گذشت یارا

الغرض سب نہایت محظوظ ہوئے اور تعریفین کین مگر اوس ستمگر نے ایک حرف بہی مُنہ سے نہ نکالا خاموش سر جھکائے بیٹھی رہی - س

دامن کی شکن دور سے لیتی ہے بلائین — بل یار کے ابرو کا اوترتا ہی نہین ہے

مین حیران تھا پروردگار کس نے اوس کے کان مین کہدیا کہ مین تمپر مرتا ہون مگر مجھے معلوم نہ ہے کہ یہ شاطگی اسی خانہ خراب دل کی ہے محمد اعظم نے پوچھا بی خانم جان خیریت تو ہے مزاج کیسا ہے فرمایا کیا کہون اوستاد جی اس وقت دردِ سر شدت سے ہے گلبدن نے کہا کہ جبتک ہم بیٹھے تھے اچھی خاصی تھین ہم اوٹھے کہ ان کا مزاج بگڑ گیا پھر تو ہم چلے آئے معلوم نہین پھر کیسی رہین مین نے کہا یہ میری خوش قسمتی ہے سب ہنسنے لگے مگر وہ مسکرائی تک بھی نہین س

تری ظلم پنہان ابہی کون جانے — فقط آسمان آسمان ہو رہا ہے

اوس وقت بے اختیار جی چاہا کہ اوٹھکے بلائین لون گلبدن نے کہا کہ اچھا تم چپ بیٹھی رہو تکلیف نہ کرو اوس نے کچھ جواب نہ دیا اور سر جھکا کے ایک سکوت کے عالم مین ہوگئی - مترجم - س

میرے نالہ سے بہی مطلب نہین ہوتا ادا — تیرے چپ رہنے مین انداز بیان ہوتا ہے

اسکے بعد گانا شروع ہوا چونکہ مین دو تین دن سے ضبط کر رہا تھا دل بھر آیا اور کلیجہ امنڈنے لگا بے اختیار میری آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے اور ہچکیان بندھ گئین غزلین بھی بڑے سوز و گداز کی تھین جس نے بیچین کر دیا

* اسی طرح بہت سے شعر حضرت نے پڑہے جس کے تین حصے پانچ صفحون پر ہین ایک عام عاشقانہ انداز کے دوسرے حسینون کی تعریف مین تیسرے اپنے حسبحال مین سے وہ سب چھوڑ دیئے - مترجم

اور ایک سماں سا بندھگیا اوس وقت مین نے اوس کیطرف متوجہ ہو کے کہا ۔ ؎

| | |
|---|---|
| ہچکی از دل نبرد تا تو دہان نکشائی | مشکل آسان نہ شود تا تو زبان نکشائی |

گلبدن وغیرہ نے مسکرا کے ایک دوسرے کو دیکھا اور لحظہ بھر کے بعد میرزا کا فرا دا نے ایک تان اس طرح لی گویا رگون سے جان کھینچی ہے ۔ ؎

| | |
|---|---|
| بچین بلبل مری برق فغان سے | خبردار اپنے آشیان سے |

ساتھہ ہی یہ غزل حضرت حافظ شیراز کی شروع کی ۔ غزل

| | |
|---|---|
| یارب ان شمع شب افروز ز کاشانۂ کیست | جان ما سوخت بپرسید کہ جانانۂ کیست |
| حالیا خانہ برانداز دل و دین من است | تا ہم آغوش کہ میباشد و ہمخانۂ کیست |
| بادۂ لعل لبش کز لب من دور مباد | راح روح کہ و پیمان دہ پیمانۂ کیست |
| دولت صحبت این شمع سعادت پرتو | باز پرسید خدا را کہ بپروانۂ کیست |
| میدہد ہر کسش افسونی و معلوم نشد | کہ دل نازک او مائل افسانۂ کیست |

اس شعر کو مکرر سکرر گایا ۔

| | |
|---|---|
| یارب این شاہ وش ماہ رخ زہرہ جبین | در یکتائے کہ و گوہر یکدانۂ کیست |
| گفتم آہ از دل دیوانۂ حافظ بے تو | زیر لب خندہ زنان گفت کہ دیوانۂ کیست |

اس غزل سے عالم ہی اور ہوگیا سب کی حالت متغیر تھی اور وہ ستمگر سر جھکا جس طرح گا رہی تھی ہرگز نہین اوٹھاتی تھی مین مضمون غزل سے سمجھا کہ اسکے دل پر بھی کچھہ اثر ہوا ہے لہذا مین نے میرزا ئی سے کہا کہ اگر یہ غزل یاد ہو تو سنوا ئیے اوسنے کہا کہ ہم سب ان غزلون مین خانم جان کے ساتھہ ہین اور اوس سے کہا کہ بی خانم یہ غزل گاؤ ۔ غزل *

---

نوٹ ۔ دیکھئے خانم جان کیا ستم کر رہی ہے اب آپ لوگون کا کتاب مین جی لگے گا جو پیشتر منع ہو تھین ۔

* جواب تو برجستہ اوسنے ہی دیا ۔

تبسم

تبسم

بروات منظر چشم من آشیانۂ تست — کرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تست
بزلف و خال و خط از عاشقان ربودی دل — لطیفہ‌ہاے عجب زیر دام و دانۂ تست
دلت بوصل گل اے بلبل سحر خوش باد — کہ در چمن ہمہ گلبانگ عاشقانۂ تست
علاج ضعف دل ما بلب حوالت کن — کہ این مفرح یاقوت در خزانۂ تست
بہ تن مقصرم از دولت ملازمت — ولے خلاصۂ جان خاک آشیانۂ تست
من آن نیم کہ دہم نقد دل بہر شوخے — در خزانہ بمہر تو و نشانۂ تست

اس شعر کی مین نے مکرر فرمایش کی۔

تو خود چہ لعبتی اے شہسوار شیرین کار — کہ توسنے چو فلک رام تازیانۂ تست
چہ جاے من کہ بلرزد سپہر شعبدہ باز — ازان حیل کہ در انبانۂ بہانۂ تست
سرود مجلست اکنون فلک برقص آرد — کہ شعر حافظ شیرین سخن ترانۂ تست

اسکے بعد اوسنے یہ شعر گائے۔

اے از تو لبے ارام جان آرام جان کیستی — بردی ز من تاب و توان تاب و توان کیستی
سنوم فزاید ساز تو دل مے رباید ناز تو — ہوشم پرد انداز تو سرو روان کیستی
از غمزہ و لہا دوختہ وز چہرہ جانہا سوختہ — اے آتشے افروختہ از دودمان کیستی
از عاشقان تو شدم بے خانمان تو شدم — من خود از ان تو شدم تو خود از ان کیستی
کشتی مرا از تیغ کین مالیدہ بازو آستین — اکنون بگو اے نازنین در امتحان کیستی
درون سینہ من زخم بے نشان زدۂ — بحیرتم کہ عجب تیر بے کمان زدۂ
کجا روم بکہ گویم بکو چہ چارہ کنم — کہ تیر عشق مرا در درون جان زدۂ

[illegible]

یہ شعر گانے کانے کنکھیون سے میری طرف دیکھہ کے اوس نے مسکرا دیا اور زیر لب
کچھہ کہا گویا مجھپر بجلی سی گر پڑی اور دل سینہ مین تڑپ گیا۔

شعر وہ تیرا مسکرانا کچھہ مجھہ ہوش نہین کہہ کہہ کر — تجھکو مگر نہین مرا جانون کہ یاد آتا ہے رہ رہکر

ایسا مزہ دار گانا اوس وقت ہوا کہ سب کے سب بے کیف ہو گئے محمد اعظم نے میرزا جی
سے کہا کہ دن کو ہرگز یہ لطف نہین ہوا تھا میرزا جی نے کہا یہ سب آپ کے
قدوم کی برکت ہے اسی اثنا مین چنبیل خان نے خادمہ کو بھیجا کہ بی میرزا جی
آپ آگے اپنے سامنے سب کہین حصہ بھجوا دیجیے میرزا جی نے مجھسے اجازت

چاہی اور عذر کیا کہ میں کبھی آپ کو چھوڑ کے نہ جاتی لیکن مجبور ہوں بغیر میرے تقسیم نہ ہو سکے گی انشا اللہ اگر زندگی باقی ہے پھر خدمتگذاری کو حاضر ہوں اور محمد اعظم سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے میر صاحب کو کسی سے تعلق بھی ہے جبھی تو یہ گدازیہ سوز و ساز طبیعت میں ہے گلبدن نے کہا واقعاً مجھ بھی ایسا ہی شبہ ہوتا ہے بیشک کسی پری پیکر سے آنکھ لڑ گئی ہے بقول ے۔ ع

| دل آشفتۂ و چشم خونبار داری | مگر با محبت سر و کار داری |
|---|---|

میں نے مسکرا کے میرزائی سے کہا کہ میں تم پر عاشق ہوں اوس نے قہقہہ لگایا کہ میری خوش قسمتی یہ مجھ خود رشک کرنا چاہئے میں نے پھر کہا صاحب میں کہاں اور عشق کہاں میرا سر شوریدہ اور قلب ناتوان اس بار گران کا تحمل کیسے کر سکتا ہے۔ ع

| تجھی سے ہیں اے میر یہ خوار یاں | نہ بھائی ہماری تو طاقت نہیں |
|---|---|

ہاں طبیعت میں اضطراب اور جوش فطرتی ہے جس سے بے چین ہو جاتا ہوں اور آنسو نکل پڑتے ہیں۔ ع

| دل میں اک درد اوٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے | بیٹھے بیٹھے ہمیں کیا جانئے کیا یاد آیا |
|---|---|

گلبدن نے ہنس کے کہا اے بی میر صاحب خود ہی سراپا معشوق ہیں یہ بھلا کاہے کسی پر عاشق ہونے لگے اور بڑے نصیب اوسکے جس پر یہ مائل ہو جائیں اوسکی قسمت کی قسم کھانا چاہئے۔ مترجم۔ ع

| جس طرف جاؤں حسین لوٹ ہوے جاتے ہیں | عجب انداز سے پیدا ہوئی صورت میری |
|---|---|

اسپر میری شوخ مزاج جانانے کہا کہ بہن تم بھی کیے با تحقون عاشق ہو لو بہتی گنگا میں ہاتھ دھو لو بلکہ مناسب تو یہ ہے کہ عاشقی کا پیام بھیجدو ایسا مال لینا لقمہ تر کہیں ملسکتا ہے ۔ گلبدن نے اوس کو ٹال کے پھر کہا کہ آپ کچھ ہی کہئے میں نہ مانوں گی بے شک کہیں آپ پھنسے ہوئے ضرور ہیں ورنہ تو آپ کا ہر انداز کہے دیتا ہے کہ کچھ دال میں کالا ہے۔ ع

* بنائے جاتے ہیں ۔ مترجم

چشم بیدار در ترستے باشد　　ہر صدف بر گہر سنے باشد

میری چھوٹی نے اس پر فرمایا کہ ایک شعر مجھے بھی ایسا ہی یاد آیا ہے

ہوائے بادۂ رنگیست در سرت فیضی　　دل پراتش و چشم پر آب لیتے جب

مین نے کہا اے صاحب شق کرنے کو بھی حوصلہ اور دل شوریدہ درکار ہے مگر مین پہلے ہی کہہ چکا کہ ایک لگاؤ البتہ طبیعت مین ہے جس سے بے اختیار ہوجاتا ہون ـ

پھاتی ہے برابزم حسینان کا ہمین بھی　　زلفون کو کھینچ جاتے ہین ہم بھیس بدلکر

پھر مین نے دبی زبان سے یہ شعر پڑھا البتہ ـ

ہوائے تازہ بسرزلف کردہ ایم　　آگاہ نیستم زسود وزیان ہنوز

دل اک بت پہ شیدا ہوا جاتا ہے　　خدا جانے اب کیا ہوا چاہتا ہے

بس یہ سب ہنس پڑے ہرچند مین نے یہ الفاظ لیے مگر اپنے اوپر نفرین کرتا تھا کہ کیون مین نے یہ کہا اور رونے کو ضبط کس لئے نہ کیا آنسو پی گیا ہوتا مگر اب کیا ہوسکتا ہے ـ

سراغ قافلۂ اشک کیجئے کیونکر　　نکل گیا ہے وہ کوسون دیار حرمان سے

ایسی ہی خوش گپیان ہو رہی تھین کہ دوبارہ کنیز آئی بی بی غصہ کر رہی ہین جلد اٹھئے میرزائی اٹھ کھڑی ہوئی مین نے کہا کہ آپ سب صاحبون نے ایسی مہربانی کی اور اس قدر محظوظ فرمایا کہ جس کا شکریہ ادا نہین ہوسکتا بھوک پیاس تک جاتی رہی خدا سب کو ہمیشہ خوش رکھے چونکہ رات زیادہ آچکی تھی میرزائی نے مجھسے زیادہ اصرار بیٹھنے کا تو نہین کیا مگر کہا دو باتین قبول فرمایئے ایک تو یہ کہ ہمارے آدمیون نے دولت خانہ نہین دیکھا ہے اپنا خدمتگار چھوڑتے

محمد حسن شاہ آدمی خوشرو اور نوجوان تھے اور وہ البیلیان سب کی سب طبیعت دار تھین ہر ایک کو بجائے خود انکی طرف میلان ہوا اور ان کا بھید لینا ضرور پڑا اس لئے یہ اوچھی نگہائیان دور دور کی چوٹین ہونے لگین ـ مترجم ؛

چاہئے کہ آپ کا حصہ کھیجدیا جائے دوسرے یہ کہ کبھی کبھی ادھر بھی ہو نکلا کیجئے۔ ٥

اسطرف بھی آنکل اے چاند کے ٹکڑے کبھی ۔۔ میرے ویرانہ مین بھی ہوجائے دم بہر چاندنی

مین نے کہا انشاء اللہ ضرور بوقت فرصت آیا کرونگا اور آدمی بھی چھوڑے جاتا ہون میرزائی تو رخصت ہوکے چلتی ہوئی مین بہی ساتھہ ہی اوٹھہ کھڑا ہوا سب بھی اوٹھے - گلبدن نے کہا کہ میر صاحب پھر بھی ضرور آیئے گا آپ کو واسطے کہا - ٥

غلام حضرت عشقم کرم بہاے من ست ۔۔ ہر آنکہ بندہ بخواند مرا خدائے من ست

آپ سب صاحبون کی عنایت چاہئے اور سب کی طرف ہاتھہ سے اشارہ کیا میری جان جہان نے ہنسکے کہا کہ یہ خیریت ہے بی گلبدن آپ پر عاشق ہین البتہ اونکی مہربانیون کے آپ منتظر رہین اور وہ آپ کی - مین نے کہا خیر ہم یون ہی اچھے رہے کوئی عاشق ہے تو کوئی معشوق سبھی فرمایا کہ دونون ہی ہونگی دوسرے کو کیا غرض مین نے کہا خیر - ٥

وہ ما دان انجان بھولے ہین ایسے ۔۔ کہ سب شیوۂ دشمنی جانتے ہین

اب تو چار و نا چار چلنا ہی پڑا رخصت ہوتے ہوئے یہ شعر پڑھ دیا - ٥

مین جاتا ہون دل کو ترے پاس چھوڑے ۔۔ مری یاد تجھکو دلاتا رہے گا

چونکہ دل آنے کو چاہتا نہ تھا اور اب کوئی حیلہ بہی نہ تھا لہذا مین نے گلبدن سے کہا تو کیا یاد کروگی چلتے چلتے چند شعر سنائے دیتے ہین اونسے کہا واہ نیکی اور پوچھہ پوچھہ ضرور ارشاد فرمایئے - اشعار یہ ہین - ٥

بلبل بہ گل نشان دہد از رنگ و بوے تو ۔۔ پروانہ با چراغ کند جستجوے تو
تا باشد بہانۂ از بہر بازگشت ۔۔ دل را بجا گذاردم رفتم بگوے تو
خواجہ دانست کہ من عاشقم و ہیچ نگفت ۔۔ حافظ از نیز بداند کہ چنینم چہ شود
نہ تنہا با تو نا سازیست داغم آن پریرو را ۔۔ زشوخی عالمی دارد کہ با عالم نسازد + ٥

+ اسی طرح سیکڑون شعر پڑھے ہین - مترجم

گذرتی تہی جسکو بیان کرنے کی طاقت نہین ہان جسپر گذری ہو وہ سمجھ لے ۔ ۵

الفت کا عجب مزہ ہے دہ بہی ہو بیقرار　　دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

## حریفانہ راز و نیاز

*ایک روز منگ صاحب نے اپنے کئی دوست انگریزون کی دعوت کی رات کو مجرا ہوا قاعدہ یہ تھا کہ صدر مین کرسیون پر سب انگریز بیٹھتے تھے اور بائین کی طرف اور لوگ سب سے آخر مین منگ صاحب کی کرسی ہوتی تہی اور اوسی کے قریب میری کرسی اور سید ہے ہاتھ کی طرف طایفہ کھڑا ہوتا تھا۔ اور خانم جان اونکے سید ہے جانب کھڑی ہوتی تہی اوس دن اس قدر کثرت ہوئی کہ منگ صاحب کی کرسی بہت ہی بائین مین تہی مین بہی اون کے پاس بالکل پیچھے دیوار سے لگا ہوا بیٹھا ہوا تھا جس سے یہ ہوا کہ مجھہ سے اور خانم جان سے بہت ہی تہوڑا فاصلہ رہگیا تھا ۔ غرض کہ گانا شروع ہوا صاحب مجھہ سے بار بار معنے پوچھتا تھا اور انگریزی مین دوسرے انگریزون کو کہتا تہا ۔ چونکہ خانم جان بڑی شیرین کلام اور ہنس مکہہ عورت تہی اکثر انگریز اوس سے باتین کرنے لگتے تھے جس سے مجھکو نہایت غیرت اور غصہ معلوم ہوتا تہا مگر مصلحتاً خاموش تہا ۔ تہوڑی دیر مین خانم جان نے جو گھڑے پر ہاتھ مارا اور بہت سا مصالحہ الایچی وغیرہ لے گئی ۔ اور میری طرف ایک ادا خاص سے دیکھہ دیا ۔ ۵

دیکہا جدہر کنکھیون سے اوس مست ناز نے　　غمزہ پکار اوٹھا کہ وہ بیہوش ہو گئے

اور ساتھہ مین نے میرزا لی سے اس غزل کی فرمایش کی ۔　**حافظ**

بملازمان سلطان کہ رساند این دعا را　　کہ بشکر پادشاہی ز نظر مران گدا را
ز رقیب دیو سیرت بخدا ہمے پناہم　　مگر آن شہاب ثاقب مددی دہد خدا را
چہ قیامت است جانان کہ بعاشقان نمودی　　رخ ہمچو ماہ تابان دل ہمچو سنگ خارا

* ڈنر ۔ مصنف نے طعام کلان لکہا ہے جس سے ڈنر ہی مراد ہے ۔ مترجم

دل عالمی بسوزی چو عذار برفروزی
تو ازین چه سود داری که نمی کنی مدارا

همه شب درین امیدم که نسیم صبحگاهی
به پیام آشنائی بنوازد آشنا را

مژه سیاهت ار کرد بخون ما اشارت
نظرے فگن بجانش بت دلبرا عذارا

ز فریب چشم جادو دل دردمند خون شد
نظرے کنید عزیزان که جگر بکشت ما را

دل دردمند حافظ که ز هجر هست پرخون
چه شود اگر نوازی بدمی وصال ما را

اسکے بعد خانم جان نے یہ غزل گائی ۔ حافظ

آنانکه خاک را به نظر کیمیا کنند
آیا بود که گوشهٔ چشمے بما کنند

دردم نهفته به ز طبیبان مدعی
باشد که از خزانهٔ غیبش دوا کنند

معشوق چون نقاب ز رخ برنمی کشد
هرکس حکایتے به تصور چرا کنند

چون حسن عاقبت نه برندی و زاهدیست
آن به که کار خود به عنایت رها کنند

بگذر بکوے صومعه تا زمرهٔ حضور
اوقات خود ز بهر تو صرف دعا کنند

پنهان ز حاسدان بدهی می که منعمان
خیر نهان پئے رضاے خدا کنند

یہ شعر گاتی ہوئی پھر خانم جان آئی اور جو گھڑے سے باقی مصالحہ بھی لے گئی اور ساتھ والون کو الائچیان لونگ چکنی ڈلی وغیرہ تھوڑی تھوڑی تقسیم کی باقی ہتھی مین لیے رہی میرے جی مین آیا کہ میری معشوقہ اس وقت یہ مصرعہ گا رہی ہے ۔ ع

خیر نہان پئے رضاے خدا کنند

اگر مجھے بھی الائچی وغیرہ دے تو اس مصرع کا مصداق صحیح ہو جاے اور آہستہ سے مین نے یہ شعر اوسکو سنا کے پڑھا ۔ ۵

بذل و نوال مے کنی قسمت بندہ ہم بدہ
خاصہ بدیگران مکن رحمت عام خویش را

وہ فوراً سمجھ گئی اور ایک چکنی چھالیہ دو اونگلیون پر رکھ کے انگوٹھے سے اس طرح اوڑائی کہ میری گود مین آپڑی مین نے منہ مین رکھ لی یہ دونون حرکتین منگ صاحب نے اچھی طرح دیکھ لین مین تو سہم کے رہ گیا مگر اوس کو مطلق اثر تک نہ ہوا اور اوسی طرح شوکر مین سے لے کے گایا کی حالانکہ منگ سمجھ

دیکھا اوسے بہی معلوم ہو گیا تھا اور ساتھہ ہی اوس غزل کا یہ شعر گا یا ۔ شعر

بے معرفت مباش کہ در من یزید عشق ۔ اہل نظر معاملہ با آشنا کنند

یہ پڑھکے ایک ڈلی اور پہینکی مگر مجہے بچاتی ہوئی زمین پر پڑی پہر تیسری چوتھی پانچویں یا کئی ڈلیان تسواتر پہینکتی رہی آخر ایک ڈلی میرے قریب تپائی پر جو فانوس رکہا ہوا تہا اوسپر پڑی اور چہن سے آواز آئی اور اوس نے کہا وہ مارا سب کی آنکہہ اودہر اوٹھی مسنگ صاحب نے کہا خانم جان میرا فانوس توڑو گی ۔ میرزائی نے کہا بی خیر ہے یہ کیا لڑکپن ہے آپ نے کسی کا جواب کو نہیں دیا مگر بہت ہی بے پروائی سے انگوٹھا دکہا دیا میرے نشکے سے ۔ اور صاحب سے کہا آپ اس شعر کے معنے سمجہے ۔

بے معرفت مباش الخ

صاحب نے مجہہ سے پوچہا کہ حسن شاہ اسکے کیا معنے ہین صاحب کو سمجہا تا ہی تہا کہ اوسنے یہ غزل شروع کر دی ۔ غزل

دل من بدور رویش ز چمن فراغ دارد ۔ کہ چو سرو پا ے بند است و چو لالہ داغ دارد

جب اس شعر پر پہونچی

بفروغ چہرہ زلفش ہمہ دین بند ہشت ۔ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

اور ایک قہقہہ لگا کے صاحب بہادر سے کہا اگر اوسکے معنے نہ سمجہے ہو اس شعر کے معنے بتاؤ تاکہ دونون کا مطلب کہل جاے وہ بیچارہ اس مزدکنا یہ کیا واقف مجہہ سے اسکے معنے بہی پوچہنے لگا ابہی مین نے اچہی طرح سمجہا یا نہ تہا کہ آپ نے اوسکو بتانا شروع کیا اور معنے بتانے کا اصرار کیا وہ مجہسے اولجہا کہ جلد سمجہاؤ ۔ مین حیران تہا کہ کیا بات بتاؤن مگر فوراً ہی میرے خیال

---

ترجمہ اہل نظر معاملہ با آشنا کنند ۔ یہ قیامت کی اداشناسی دیکہنے کی ہے ایسے آدمی جلد سمجہہ لیتے ہین اور وہی ہوا بہی ۔ مترجم

مطلب تو اوسوقت ہون گے سمجہ مین مگر نئی روشنی والے بہی پڑہ رہین ۔ مترجم

+ یہی لفظ لکہا ہوا ہے میرا تصرف نہین ہے ۔ مترجم

مین ایک بات آگئی مین نے کہا خانم جان نے آخری شعر اپنے حسب حال پوچھا ہے دیکھو ابھی ابھی فانوس توڑے ڈالی تہین اوسیر کچھ تنبیہ تو ہوا نہین بلکہ بے پروائی سے جوت تک ندیا یہ دلاوری نہین تو کیا ہے صاحب نے ہنس کے کہا کہ واقعی یہی مطلب خانم جان کا ہے گاتے گاتے جب اس شعر پر پہونچی۔ ؎

| طرب آشیان بلبل بنگر کہ زاغ دارد | ہمین وہ مرغ صبحگا ہے سزاوار کہ خون بگریم |
|---|---|

میری طرف مسکرا کے منگ صاحب سے کہا۔

اے صاحب تمہاری ولایت مین تمام کوے گورے ہوتے ہین

اور ہندوستان تک پہونچے ہین۔

ادسنے سادگی سے کہدیا ہان ہمارے ملک مین سفید کوے بھی ہوتے ہین۔ مین نے صاحب سے کہا آپ کچھ سمجھے بھی یہ آپ لوگون پر چوٹ ہے یعنے آپ ہی گورے کوے ہین۔ صاحب نے کہا خانم جان تم ہمکو کوا کہتی ہو سب ہنس رہے تھے مگر وہ تیوریان چڑھا کے خاموش ہو رہی مین نے صاحب سے کہا کہ اس غزل کی فرمایش کیجیے۔ غزل حافظ

| تا کجا باز دل غمزدہ دل سوختہ بود | دوش مے آمد و رخسار برافروختہ بود |
|---|---|
| جامہ بود کہ بر قامت او دوختہ بود | رسم عاشق کشی و شیوہ شہر آشوبی |
| آتش چہرہ بدین کار برافروختہ بود | جان عشاق سپندرخ خود مید انست |
| در رہش شعلہ از چہرہ برافروختہ بود | دز ز نقش رہ دین ہندوان سنگین دل |
| الحمد للہ کہ تلف کرد وکہ اندوختہ بود | دل بسے خون بکف آورد ولے دیدہ بریخت |
| کہ نہانش نظر بامن دل سوختہ بود | گرچہ میگفت کہ زارت بکشم میدیدم |
| یا رب این قلب شناسی ز کہ آموختہ بود | گفت خوش گفت برو خرقہ بسوزان حافظ |

مقطع پر مین نے مسکرا کے اوس کی طرف دیکھا اوس نے ایک ادائے خاص سے اوس کا جواب مسکراتے ہوئے اس طرح دیا کہ میرا ہی دل جانتا ہے۔ ؎

---

یہ پورا فقرہ اصل کتاب کا ہے۔ مترجم

از دور نگنند ہی ہمین از ناز نگاہے | قربان نگاہ تو شوم یاز نگاہے
کیفیت چشم اوسکی مجھے یاد ہے سودا | ساغر کو میرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں

مجلس برخاست ہوگئی اور میں ایک حالت ناگفتنی میں وہان سے اوٹھا سب رخصت ہوگئے - دوسرے دن جب قنات کے پاس ملاقات ہوئی میں نے لمارات کو تم نے غضب ہی کیا کہنے لگی کیا میں نے کہا اجی وہی چکنی ڈلی جو آپ نے پھینکی تھی وہ تو کھوتے اوسنو اور ہی ڈہنگ پڑا لاگر طرہ یہ کیا کہ ایک تو کنایہ دار شعر گائے پھر صاحب سے معنون کا اصرار کیا لیکن خیریت ہوئی کوئی سمجھا خاک نہیں - ہنس کے کہا کوئی شخص جو کام چہوٹا بڑا کرتا ہے اوسکا آغاز انجام سوچ لیتا ہے اگر میں اوسکو ٹالنے کی تدبیر نہ سوچ لی ہوتی تو ایسی حرکت ہی نہ کرتی اشعار کے معنے پوچھنے سے صرف یہ غرض تھی کہ آپ کی دانشمندی اور اداشناسی ظاہر ہو ورنہ کوئی بات نہ تھی - ؎

بیگانہ لے بدقت معنے کے برد | جز آشنا بدا دسخنو رنمیرسد

مین نے کہا خیر جو ہوا اچھا ہوا

ایک دن میں کچہ کاغذات صاحب کے پاس لے گیا بعد ملاحظہ کے صاحب نے کہا میری کتاب میں فلان کاغذ کی نقل کردو - میں دوسرے کمرے میں میز کے سامنے بیٹھہ کے نقل کر رہا تھا اور صاحب کسی انگریز کے ساتھہ ٹہلتا تہا استنے میں بی جان اور خانم جان صاحب کے پاس آئیں جب وہ انگریز چلا گیا صاحب نے بی جان کے ساتھہ اختلاط شروع کیا اور گود میں اوٹھا لیا میں انجان بنا ہوا سر جھکائے ہوئے لکھہ رہا تھا کہ خانم جان میرے پاس چلی آئی اور پوچھا کیا لکھہ رہے ہو - میں نے کہا تنخواہ کا کاغذ ہے اوسنے کاغذ اوٹھا لیا اور دیکھنے لگی - میں نے کہا دیکھو صاحب اور بی جان کیسے مزے میں ہیں اگر تم بھی مجھے ایک بوسہ عنایت کرو تو کیا اچھی بات ہے اوسنے یہ سن کے میرے دونوں ہونٹھہ مل دیے - ؎

تمہاری تیغ کا منہ چوم کے لے لیا بوسہ | کبھی کسی سے نہ ہم دب کے بانکپن چوکے

اتفاقاً اوسکی یہ دراز دستی صاحب نے بھی دیکھہ لی اور بولا خانم جان کیا ہے

اونسے صاحب کو دیکھا نہ تھا اوسکے پوچھنے سے فی البدیہہ جواب دیا کہ آپکے منشی صاحب عجیب چیز ہین مجھے ایسی سخت بات کہہ بیٹھے کہ کیا کہون صاحبنے کہا کیا سخت بات تھی ہم بھی سنین فرمایا مین انکے پاس آئی کاغذ اوٹھا کے مینے ان سے پوچھا کہ کیا کر رہے ہو تو کہنے لگے چلو آگے بڑہو صاحب نے تم کو قبول نہین کیا مین بھی تم سے بات نہین کرتا - مجھکو بھی غصہ آگیا زبان کا جواب ہاتھ سے دیا اونکا منہ مل دیا - ع

کلوخ انداز را پاداش سنگ است

صاحب نے کہا تم حسن شاہ سے ڈرتی نہین ہو وہ میری خاطر سے چپ رہتے ہین اور تم چڑہتی ہی جاتی ہو - آپ بگڑ کے کہا اور مین بھی تو آپ کی خاطر سے طرح دیے گئی خون پی کے رہ گئی ایسی بات اونہون نے مجھے کہی تھی کہ تکڑا اسا توڑ کے جواب دیدیتی تو اپنا سا منہ لے کے رہجاتے - صاحب نے ہنس کے کہا حسن شاہ تمنے سچ کہا کہ ہمارے صاحب نے قبول نہین کیا - ہمیشہ مجھکو کہا کرتی ہے کہ مین نے تم کو منہ نہ لگایا - مین نے کہا حضور اب یہ ذکر جانے دیجیے مجھے اسوقت خون جگر پینا پڑا یہ دست درازی کر گئی ہین صرف آپ کے لحاظ سے چپکا ہو رہا - صاحب نے کہا تم بھی عوض لے لو مین نے کہا مین درگذرا یہ مجھے اسی طرح جینے دین انکی بڑی عنایت یہی ہے کہ میرے پاس سے تشریف لیجائین صاحب نے کہا خانم جان تمنے اچھا نہ کیا تمکو معلوم ہے کہ ہمارے منشی تم لوگون سے کس قدر نفرت کرتے ہین - اوس نے کہا پھر مجھے کیون سخت بات کہی - صاحب نے کہا وہ دلگی تھی - تم بھی ویسا ہی جواب دیدیتین غرضکہ اسی طرح یہ قصہ رفت گذشت ہوگیا تھا ایک دن خانم جان اور لی جان وغیرہ سب صاحب کے پاس آئین اوس

---

* حسن شاہ اور خانم جان تو صاحب معاملہ تھے مگر صاحب بہادر بڑے مسخرے تھے جہان دیکھو آپ ٹپکے پڑتے ہین - افسوس اب ایسے انگریز نہین آتے ورنہ ہم بھی بناتے - مترجم

ستمگر نے دلگی کا مشغلہ یہ نیا نکالا کہ صاحب سے کہنے لگی آپ کے منشی صاحب بڑے سفاک اور بے رحم ہین اور مجھہ سے تو جانی دشمنی رکھتے ہین معلوم نہین مین نے اونکا کیا بگاڑا ہے۔ ع

| مجھہ سے قاتل کو اگر لاگ نہین مجھسے مین | دیکھہ کر اوسکو مین کیون خون اوترا آتا ہے |
|---|---|

مین آج اونپر خون کا دعوے کرنے آئی ہون۔ صاحب نے کہا خیر تو ہے بتا کچھ ہمکو برا بھلا کہا۔ فرمانے لگین مین نے رات کو خواب دیکھا گویا مین آپ کے بنگلے سے آتی ہون منشی صاحب تپنچہ لیے ہوئے ننگلے کو آرہے ہین میرے قریب پہونچ کے کہنے لگے تم صاحب کے پاس کیون آتی ہو۔ مین نے کہا مین آپ سے نہین آتی ہون صاحب بلاتے ہین مہربانی کرتے ہین آتی ہون اسپر فرماتے ہین خبردار اب آئین تو آئین میرے آنا مجھکو سخت ناگوار ہوتا ہے مین نے کہا تو آپ صاحب سے منع کر دیجیے مجھے نہ بلوایا کرین مین خدا واسطے کیون آنے لگی اوسکا جواب تو دیا نہین اور اوٹھا کے تپنچہ مجھے مار دیا اور کہا کہ لو اگر نہین مانتین تو یہ تمہاری سزا ہے۔ ع

| جہان زخمی گلے پر تیغ دم لینے نہین دیتا | تڑپنے کا مزہ کھوتی ہے جلدی میرے قاتل کی |
|---|---|

مین گولی کہاکے گر پڑی اور لوٹنے لگی اور اپنا نام آپ ہی لے لے کے رو رہی ہون کہ ہے ہے خانم جان ماری گئی اور چاہتی تہی کہ آپ کو اطلاع کرون کہ دیکھیے آپ کے منشی صاحب نے مجھے بے قصور قتل کیا۔ اتنے مین میری آنکھہ کہل گئی اب میرا خونبہا منشی صاحب سے دلوا دیجیے صاحب نے کہا دیوانی ہوئی ہو کہین ایسی دلگی حسن شاہ سے نہ کرنا وہ ان باتون سے دق ہوا کرتے ہین اوس شوخ نے کہا مین کچھہ نہین جانتی آپ ڈرتے ہین ڈرا کیجیے مین تو خونبہا لے ہی کے اوٹھونگی۔ ع

| بھولی بھولی وہ قیامت باتین | جھوٹ کہدے تو یقین آجائے |
|---|---|

صاحب نے ٹیکارام سرکارہ کو میرے پاس بھیجا کہ بلاتے ہین۔ مین گیا تو ذات شریف کو دیکھتے ہی مین نے کہا خدا خیر کرے آج کوئی نیا فتنہ بنا کے لائی ہو۔ مین نے کل عصر کے وقت اوس سے کہا تہا کہ صاحب

تم سے ہنستا بولتا ہے یا تمہارا ہاتھ پکڑ لیتا ہے مجھے انتہا سے زیادہ رشک
ہوتا ہے اور جی چاہتا ہے کہ اپنی جان دیدون عجب نہین کسی دن خنجر
مارکے ہلاک نہ ہو جاؤن ـ غوض صاحب نے مجھ سے کہا کہ خانم جان نے
تم پر خون کا دعوے دائر کیا ہے اور اوس کی حقیقت بھی بیان کی ـ مین نے
کہا آپ سے اکثر عرض کر چکا ہون کہ مجھ سے دل لگی نہ فرمایا کیجیے ـ اوس نے
کہا مین اپنی طرف سے کچھ نہین کہتا بلکہ خانم جان حقیقتاً دعوے کرتی ہے
چاہو پوچھ لو ـ مین نے کہا خیر مین ایسا ہی عورتونکا دشمن ہون خصوصاً
انکا جیسا کہ انہون نے خواب مین دیکھ ہی لیا ہے پھر کیون یہان آتی ہین
مین تو واقعی انکے آنے کا روادار نہین ہون ممکن ہے کہ مجھ سے یہ
حرکت ہوگئی ہو ـ صاحب نے کہا آپ اقراری مجرم ہین پھر تو خونبہا دینا
چاہیئے مین نے کہا ان سے کہدیجیے خواب مین مین نے قتل کیا ہے
خواب ہی مین خونبہا یا قصاص جو چاہین لے لین کیونکہ ہمارے مذہب
مین مصداق آیۂ ـ

[a] النفس بالنفس والاذن بالاذن والجروح قصاص " جس طرح ہر عضو کا
بدلا وہی عضو ہے اسی اعتبار پر محل واردات اور وقت واردات پر یہ اپنا
بدلہ لے لین خواب کا عوض بیداری مین نہین ہو سکتا ـ صاحب نے کہا
خانم جان حسین شاہ نے کیا معقول جواب دیا ہے ـ اوس نے کہا یہ لیجیے آپ
دونون مل کے میری بات دل لگی مین اوڑاتے ہین حالانکہ مین یقیناً خونبہا
لونگی اوس نے کہا دینے کو تو کہتے ہین خواب مین تم سے ہو سکے تو لے لو ـ
اوس نے کہا مین یہ تاویلین تو جانتی نہین خونبہا دلوانا ہو دلوائیے ورنہ

---

[a] یہ آیہ ترتیباً غلط لکھی ہے اصل یون ہے ـ الاذن بالاذن والسن بالسن والجروح
قصاص ـ اور پوری آیت یہ ہے ـ وکتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس والانف بالانف
والاذن الآیۃ سورہ مایدہ ـ حسن شاہ صاحب نے اپنے جواب دعوے مین اس آیت کو
پیش کیا ہے حالانکہ اسکا محل وموقع نہ تھا ـ مترجم

طمع خام بین کہ قصۂ فاش — از رقیبان نہفتنم ہوس است
شب قدر چنین عزیز و شریف — با تو تا روز خفتنم ہوس است
وہ کہ دُردانۂ چنین نازک — در شب تار سفتنم ہوس است
اے صبا امشبم مدد فرماے — کہ سحرگہ شگفتنم ہوس است
ہمچو حافظ بہ رغم مدعیان — شعر رندانہ گفتنم ہوس است

صاحب بہادر بار بار مجھ سے معنے پوچھتا تھا اور اپنی زبان مین دوسرے انگریزون کو سمجھاتا تھا اوسکے بعد خانم جان نے یہ غزل شروع کی —

## غزل

رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند — چنان نماند و چنین نیز ہم نخواہد ماند
غنیمتے شمر اے شمع وصل پروانہ — کہ این معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند
سحر ز ہاتف غیبم رسید مژدہ بگوش — کہ کس ہمیشہ گرفتار غم نخواہد ماند
ز مہربانی جانان طمع مبر حافظ — کہ نقش جور و نشان کرم نخواہد ماند

ایک دو بار تو صاحب نے مجھہ سے معنے پوچھے پھر ایسا محو ہوا کہ مبہوت بنگیا دوسرے انگریز بھی بہت ہی محظوظ ہوئے بار بار ہاتھہ پاؤن پٹکتے تھے

جان بیٹ صاحب اور وارنٹ صاحب نے دو دو اشرفیان میرزائی کو انعام دین اور بہت ہی تعریف کی آدھی رات تک جلسہ رہا صاحب نے گھڑی دیکھہ کے کہا کہ منشی صاحب بارہ بج گئے مین نے کہا کہ اب آپ اپنے ہاتھہ سے پاندان اور جو گھرا اونکو دید یجیے پر رخصت ہو جاینگے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا صبح کو جب مین صاحب کے پاس گیا مجھہ سے فرمایا کہ اول حسن شاہ تم رات کو بیشک عاشق ہوگئے مین نے کہا یہ کیا کہنے لگا سب سے زیادہ تم روتے تھے معلوم ہوا گانا بہت آپ کے پسند آیا مین نے کہا گانا چیز ہی ایسی ہے بجہیر کیا موقوف ہے حیوان تک سن کے مست ہو جاتے ہین اور میرے رونے کی خصوصیت کچھہ عورتون کے گانے پر نہین ون کو مردون نے گایا تھا جب بھی مین بے حال ہوگیا تھا صاحب نے کہا تم بہت نازک دل ہو مین نے کہا میرے دل کا حال یہ ہے — ۵

* حکایات ہیمونی — مترجم —

جہان دیکھا حسین بس بس گیا دل | نہ دے دشمن کو بھی ایسا خدا دل

کہنے کو تو مین کہہ گیا لیکن منفعل ہوا کہ مین نے کیون نہ ضبط کیا۔ پھر صاحب نے
کہا مین منٹھو کو حکم دیتا ہون کہ اون سب لوگون کو معہ اسباب اوٹھوا لائے۔ مگر
اونکے رہنے کے لئے کوئی جگہہ تجویز کر لی چاہئے زنانہ مکان مین تو اون کا گذر نہ
ہو سکے گا۔ مین نے کہا کہ جو خیمہ اونکے پاس ہے اوسکو کھڑا کرا دینا چاہیے۔
صاحب نے کہا کس جگہہ خیمہ استادہ کرایا جائے مین نے کہا آپ کے بنگلے کے
سامنے مناسب ہے اوسنے کہا وہ چندان وسیع نہیں ہے ہان اوس میدان
مین ہو سکتا ہے جو کبوتر خانہ اور زنانہ مکان کے درمیان مین تمہارے بنگلے کے
سامنے ہے وہ جگہہ وسیع بھی ہے اور گوشہ مین بھی واقع ہے۔ ۵

میری تربت ہی یہ ہو کہ ہے رہ خانۂ غیر | اور رستہ تمہین ملتا نہین چلنے کے لئے

مین نے کہا وہان نشیب و فراز زیادہ ہے بخلاف اس میدان کے جو آپ کے بنگلے
کے سامنے ہے صاحب نے کہا کہ ہان مگر بر سر راہ واقع ہے اور کرنیل صاحب بہادر
اودہر ہی سے آتے جاتے ہین یہان مناسب نہین وہی میدان صاف کرا دو مین نے
کہا آپ کی مرضی یہی ہے تو مجھے کیا عذر اگر حکم ہو تو مین اپنا بنگلہ تک خالی کر دون آپ نے
جھنجھلا کے کہا شاید تم اونکے رہنے کے روادار نہین ہو جو یہ باتین کرتے ہو جب مین نے
دیکھا ناخوش ہوتا ہے اوسی وقت بیلدارون کو بلوا کے درستی کا حکم دیا استنے مین
منٹھو نے خبر دی اونکا رتھ آگیا صاحب ہنستا ہوا بنگلے سے اونکی طرف گیا اون کو
اوترواکے لایا اور سرگرم اختلاط ہوا۔ ۵

تم آشنے کہ لاکھہ آفتین دل پہ آئین | پیچھے لوٹنے کاروان لے کے آئے

مین نے بیلدارون کو کام مین لگا دیا اور اپنے بنگلے مین متفکر آکے بیٹھہ گیا اور
سوچنے لگا کہ اب کیا ہوگا گلبدن ہے نہین کہ وہ نوکر ہو سکے اب رہی خانم جان
پس تف ہے میری حمیت پر کہ دیدہ و دانستہ اوسکو گوارا کرون آخشک تو وہ بچی ہوئی
تھی اب خدا ہی ہے جو محفوظ رہسکے کاش مین ان لوگون سے ناواقف رہتا یا ان کی
ملازمت کو منظور نکرتا اپنے ہاتھون مین نے یہ مصیبت مول لی۔ ۵

بدگمانی کا محبت مین بری ہوتی ہے | مجھ کو یقین ہو گیا ہے جس بات کی بنیاد نہو

اب اوسنے گھر کا رنگ ملاحظہ کیجیے اوس مین یہ ذکر تھا کہ خانم جان کے ہاتھ ہماری بسر اوقات
ہے اگر یہ نوکر نہ ہوگی کوئی صورت بسر اوقات کی نہین ہے چنانچہ سب نے اعظم جی کو دیکھی
اس بات پر راضی کر لیا اور عتقو کی معرفت ڈھائی سو روپیہ ماہوار اور تیس روپیہ ہر مہینے کے
کا انعام خانم جان کے واسطے ہو گیا جب یہ خبر مجھے پہونچی مین اپنی غیرت اور تڑپ
کا حال بیان نہین کر سکتا مگر خاموش خدا کی مرضی پر مجبور سے ہوئے بیٹھا تھا دل کے
اضطراب اور اوس بہن کا حال خدا ہی کو معلوم ہے اس اثنا مین ہرکارہ آیا کہ صاحب
بلاتے ہین مین باہر گیا تو اوسی میدان مین آپ معہ مجمع کھڑے تھے چونکہ مجھے تاب
نہ تھی اور سخت مغموم تھا اور یہی میرا چہرہ برافروختہ ہو گیا۔ مجھے دیکھتے ہی خانم جان سے
چپکے صاحب نے کہا دیکھو ہمارا منشی کیسا خفا ہے تم لوگون کے رہنے کا ارادہ اس
نہین ہے اوسنے کہا مجھے اونکی اور اونکے غصے کی کیا پروا صاحب نے کہا کہ
غضب کرتی ہو ایسا نہ کہو مین منشی سے بہت ڈرتا ہون ہمارا مجھے اور تمہین دونون
کو مار بیٹھے اوسنے کہا آپ مار کہا یا کرین مگر کیا مجال میری طرف آنکھ بھی اوٹھا کے
دیکھ لین۔ اتنے مین میرزائی نے آکے مجھے سلام کیا صاحب نے وہی الفاظ
میرزائی سے بیان کیے۔ اوسنے کہا کیا مضایقہ ہے آپ سید ہین اگر ہمکو تنبیہ
فرمائین ہماری سعادت ہے ہم ان کی لونڈیون کی برابری بھی نہین کر سکتے صاحب
نے کہا تم یہ کہتی ہو اور خانم جان یون کہتی ہے اوس نے کہا وہ بیوقوف ہے
کہنے دیجیے نادانی سے کہتی ہے صاحب نے ہنس کے کہا کہ ہم خانم جان کو
حسن شاہ کے حوالے کرتے ہین اور میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ لو حسن شاہ
تم اسکے اوستاد ہوا سے ہم نے تمہین دیدیا اگرچہ یہ باتین مین فال نیک سمجھا
مگر بظاہر مین نے صاحب سے کہا آپ عورتون کو دیکھ کے اس قدر خوش
ہوئے کہ مجھ سے بھی دلگی کرتے ہین اونکے اوستاد آپ ہونگے یا محمد اعظم
مجھکو کیا واسطہ یہ کہہ کے مین اپنے بنگلے کو چلا۔ صاحب نے کہا جاتے کہان ہو
مین نے خیمہ لگانے کی تجویز کو تمہین بلایا تم چلے جاتے ہو مین نے کہا کیا کرون
آپ کا مزاج اس وقت مزاح پر مائل ہے آپ بنگلے مین تشریف لے جائین
مین خیمہ کھڑا کر دونگا صاحب نے کہا بہتر ہے مین جاتا ہون اور آہستہ خانم جان سے

کہا کہ دیکھو ہمارے منشی کیسے بگڑتے ہین اوسنے کہا صاحب آپ شاید اون پر عاشق ہین جو اس قدر ناز برداری کرتے ہین صاحب نے کہا تمکو معلوم نہین میرے سارے کاروبار کی درستی اوسی کی ذات سے متعلق ہے اگر مین ذرا بھی بے اعتنائی کرون ابھی نوکری چھوڑکے چلا جائے بہت ہی نازک مزاج ہے اگرچہ یہ باتین آہستہ ہوئی تھین مگر مین نے سب سُن لین اور انجان بنا رہا اور آخر خیمہ کے انتظام وغیرہ سے فراغت کرکے مین اپنے بنگلے مین چلا آیا اور دن بھر نہایت بے چین رہا تیسرے پہر تک اون لوگون کا تمام اسباب اور ہمراہی وغیرہ سب آگئے جون جون دن تمام ہوتا تھا میرے حواس جاتے تھے اور قلق بڑھتا تھا کہ یہ کیا لغو حرکت مجھ سے ہوئی۔ ؎

دل مضطرب کو بغل مین چھپا کر ‖ پشیمان ہوئے ہم جہان لیکے آئے

یونہی اضطراب مین رات ہوگئی نماز عشا سے فراغت کرکے ایک ختم جناب والد کے سفینۂ اوراد سے نکال کے اپنی معشوقہ کے حفظ آبرو اور حرام سے بچاو کے لئے پڑھنے لگا۔ ؎

جیا و کو جو یا رب مجھپر ترس نہ آئے ‖ باغون مین ہو سم گن لاکھون برس نہ آئے

اب وہان کا ماجرا سنئے کہ اگرچہ وہ سب رضامند تھے مگر خانم جان دل مین ہرگز اس بات سے راضی نہ تھی اور مطلق سکوت کی حالت مین خدا سے اپنی حفظ ناموس کی دعا کرتی تھی ۔ رات کو اون حرام خوردون نے معمول کے موافق اوس پاک طینت کو بنا چنا کے صاحب کے پاس پہونچا دیا وہ چلی تو گئی مگر جب صاحب نے اور قصد کیا اوسنے داد بیداد مچائی اور زار و قطار رونا شروع کیا جس سے صاحب بہادر کے آئے حواس غائب ہوگئے آدھی رات تک یہ حالت رہی آخر میرزائی کو بلا کے کہا کہ ”جب یہ بی بی راضی نہ تھا تو کیون تم بھیجا“ میرزائی خانم جان کے قدمون پر گر پڑی اور انتہا سے زیادہ منت سماجت کی کہ آج کی شب راضی ہوجائیے مگر اوسنے نہ مانا۔ ؎

ضد کی ہو بنی تو عادت ہے تمہین رحم کرنا ‖ ذرا آنچل سے چھپالو رخ روشن اپنا

تب صاحب نے کہا اسکو لیجاؤ ورنہ یہ اپنی جان دیدے گی ہمکو اس قدر زبردستی

کے ساتھ ضرورت نہین ہے اور اس وقت بی جان کو بھیجدو مگر مین سو روپیہ سے
زائد ماہوار نہ دونگا - میرزائی نے اُس وقت یہی غنیمت سمجھا اور بی جان کو
صاحب کے پاس پہونچا دیا اور خانم جان بلوۃ بچ گئی - ع

مجھکو بچا لیا میرے پروردگار نے

رات تو خیر کٹ گئی صبح کو اُن کے آپس مین بڑی غوغو پشتو شروع ہوئی اور
خانم جان پر ہر طرف سے بوچھار ہونے لگی وہ کسی کو کچھ جواب نہ دیتی تھی مگر برابر
غیر منقطع روتی تھی یہانتک کہ آنکھین سوج گئین مگر آنسو نہین تھمتے تھے اسی
اثنا مین منگ صاحب آیا اور خانم جان کو روتے دیکھکر پوچھا اب کیون روتی ہے
میرزائی نے طنز سے کہا کہ روتی نہین ہے ہمکو خراب کرتی ہے ایسی ناشدنی زندہ
رہی تو کیا مری تو کیا یہ ٹسوے بہانے بیٹھی ہے اور ہم اسکو روتے ہین کہ ہماری
گذر سو روپیہ مین کیونکر ہوگی اب خدا کی رحمت دیکھیے - ع

| اشکون سے ہے اُمید کہ وہ ابرو کرین | ناکامیون سے گو ہوے رسوائے خلق ہم |
|---|---|

صاحب نے کہا اچھا خانم جان اگر روئے نہین ہم اوسکی بھی تنخواہ مقرر کردینگے
یہ سنتے ہی آپ جھٹ پٹ آنسو پوچھہ صاحب کے پاس جا بیٹھین اور کہا کہ مین
صرف دو باتون کے واسطے روتی تھی ایک یہ کہ چند روز اور مجھے یہ بات منظور
نہین ہے ورنہ یہ تو جانتی ہی ہون کہ ہرگاہ ان لوگون مین رہتی ہون کب تک
بچون گی دوسرے یہ کہ سو روپیہ مین ان کی بسر اوقات کیسے ہوگی جسکی باعث
مین ہی کم بخت ہون - صاحب نے کہا کہ اچھا پچاس روپیہ ماہوار تمکو بھی میوہ
خوری کے لئے دینگے خانم جان نے کہا کہ میری حمیت اسکی مقتضی کاہے کو
ہوگی کہ بی جان کے سو روپیہ ہون اور مجھے پچاس ملین صاحب نے کہا وہ مجھسے
راضی ہوگئی اگر تم راضی ہو تین تمکو ڈہائی سو روپیہ مین ماہوار دیتا تھا اوسنے کہا

* ایک صاحب نے مجھ سے یہ کتاب لیکے دیکھی بہت ہی محظوظ ہوئے اور خانم جان کی بہت
تعریف کی اسکے بعد ایک تعجب سے فرمانے لگے "منگ صاحب نے خانم جان کو چھوڑ دیا ہوگا اور
وہ عاصمہ رہی ہوگی" مین نے کہا "دہم کا علاج لقمان کے پاس بھی نہین" مترجم

کہ پھر پچاس بھی کس لئے آپ دیتے ہیں صاحب نے کہا جس میں تم رنجیدہ نہیں اور آزردہ نہ ہو ۔

| ہو بناوٹ سے بھی رونا تو قلق ہوتا ہے | کون یہ دیکھ سکے کوئی حسین روتا ہے |
|---|---|

اور دوسرے یہ کہ بی جان کی باتوں سے جی نہیں بہلتا تمہاری پیاری پیاری باتیں اچھی معلوم ہوتی ہیں اوس عیار نے کہا جب یہ بات ہے تو تنخواہ میری کم کیوں کرتے ہو جو لوگ سیرت اور خوش بیانی کے قدرداں ہوتے ہیں وہ دوسری باتوں سے اسکو فوق دیا کرتے ہیں صاحب نے ہنس کے کہا کہ معلوم ہوتا ہے تم سنی کی غیرت سے ہمکو بی جان سے کم تر رہنا گوارا نہیں خیر لو تمکو بھی سو روپیہ ماہوار ہم دینگے مگر خبردار اب رونا نہیں آپ نے اوٹھ کے بندگی کی اور کہا اب رونے دھونے کی کیا ضرورت ہے خدا آپ جیسے قدردانوں کو سلامت رکھے یہ جب صاحب بنگلے میں چلا آیا خانم جان نے اپنے محفوظ رہنے اور نیز ماہوار مقرر ہو جانے کے شکرانہ میں خدونیاز کی ورنہ صرف بجاؤ موجب مسرت نہ تھا کیونکہ وہ لوگ مارے طعنوں اور تشنوں کے بیچاری کو باؤلا کر دیتے ۔
دوپہر کو صاحب نے مجھے طلب کرکے کہا کہ میں نے سو روپیہ بی جان کے اور سو روپیہ خانم جان کے مقرر کر دیئے ۔ میں نے کہا کہ یہ کیا ۔ صاحب نے فرمایا کہ خانم جان مجھ سے راضی نہ ہوئی اس لئے یہ تفریق کر دی گئی میں نے کہا جب وہ راضی نہ ہوئی تو پھر تنخواہ کیوں مقرر کی صاحب نے کہا خانم جان روتی بہت تھی اور اوسکا رونا اچھا نہ معلوم ہوا سواے اسکے سو روپیہ میں ان لوگوں کی بسر بھی نہ ہوتی لہذا دونوں کو برابر تنخواہ مقرر کر دی خیر اب بھی پچاس روپیہ کی بچت ہوئی میں جب مکان پر آیا سجدۂ شکر ادا کیا ۔

| بر منتہاے مطلب مجھو کامران شدم | شکر خدا کہ ہرچہ طلب کردم از خدا |
|---|---|

غرض کہ اب سب طرح اطمینان ہو گیا میں نے اپنے بنگلے کو آراستہ کرایا اور خیمہ کی طرف غلام گردش میں فرش و فروش کرا کے اوسی طرف اپنی

بلکہ در شکر ما بھی کرتے تو کوئی کیا کر لیتا یہ بھی غنیمت ہے ۔ شبنم

نشست مقرر کی اور منتظر وقت ہوا۔

**محبت کے پلنگ بڑھتے ہین آپس مین لوگ**
**جھوک اور خط کتابت کی ابتدا ہوتی ہے**

| | |
|---|---|
| راہ پر اونکو لگا لائے تو ہین باتون مین | اور کھل جائینگے دو چار ملاقاتون مین |

چندروز اسی طرح گذر گئے مین اپنے بنگلے کی غلام گردش مین بیٹھا رہتا تھا اور دن مین کئی بار ادہر ادہر ٹہلتے پھرتے اوس نگار کو دیکھ لیتا یا جب خیمہ مین تعلیم ہوتی تھی بی جان اور خانم جان ملکے گاتی تھین مین اپنے بنگلے سے سنا کرتا تھا کبھی صاحب کے ہان اوسے دیکھ لیتا تھا غرضکہ ۔ ؎

| | |
|---|---|
| سرسری اونسے ملاقات تھی گاہے گاہے | محفل غیر مین گاہے سرراہے گاہے |

مگر خیمہ مین جانے کا اتفاق نہ ہوتا تھا چنانچہ ایک مہینہ اسیطرح گذر گیا اور کوئی صورت پیام وسلام کی نہ نکلی بات چیت ہونا کہان اسوجہ سے مجھے نہایت قلق و اضطراب تھا مگر کچھہ بن نہ پڑتا تھا۔ بااین ہمہ جب کبھی مین صاحب کے پاس ہوتا اور آپ بھی آتین کچھہ ایسی چھیڑ کرتین کہ خواہ مجھہ سے اور صاحب سے تکرار ہو مگر خدا کی عنایت سے بخیر گذرتی تھی اور مین چپکا ہو رہتا کہ یہ بھی اوس کا ناز ہے ۔

## سیر باغ

| | |
|---|---|
| ہمراہ غیر جاؤ نہ تم سیر باغ کو | جور و ستم اوٹھائینگے ہم راہ راہ کے |

ایک دن آپ نے صاحب سے سیر باغ کی اجازت لی صاحب خود ہی اون کو ہمراہ لے کے باغ گیا ہر قسم کے پھول لالہ و نافرمان و اودی و یاسمن کے کھلے ہوئے تھے اسوقت آپ نے چلتے پھرتے ایک غزل حافظ کی شروع کی ۔ ؎

| | |
|---|---|
| شہریست پر ظریفان از ہر طرف نگاری | یاران صلائے عشق ست گر میکنید کاری |

جب اس شعر کو پڑہا ۔ ؎

| | |
|---|---|
| در بوستان حریفان مانند لالہ و گل | ہر یک گرفتہ جامے بریاد روئے یاری |

صاحب سے کہا کہ اسکے معنی تو فرمائے اوسکی سمجھہ مین جو کچھہ معنے آئے بیان کئے۔
آپ نے کہا غلط یہ معنے ہرگز نہین ہوسکتے تب تو صاحب نے رام کشن باغبان کو
بھیجا کہ منشی صاحب کو بلا لاؤ۔ مین گیا تو عجب تماشا دیکھا کہ ہر طرف پھول کھلے ہوئے ہین
جوانان چمن اپنا جوبن دکھا رہے ہین اوس مین یہ مجمع خوش مغلیان کر رہا ہے۔
صاحب نے مجھہ سے تمام ماجرا بیان کیا اور خانم جان سے کہا ہان وہ شعر پھر تو پڑھنا
اور مجھہ سے کہا تم اسکے معنے بیان کرو اور فیصلہ کرو کہ مین نے صحیح معنے بیان کئے
ہین یا خانم جان نے مین بڑی مشکل مین پڑا کہ کس کو جھٹلاؤن اور کسکے سچا ثابت
کرون مین نے آخر سوچ کے صاحب سے کہا کہ ایک شعر مجھکو بھی اس غزل کا یاد آگیا
ہے پہلے وہ سن لیجئے۔ ع

| | |
|---|---|
| چون این گرہ کشایم وین راز چون نمایم | دردے وسخت دردے کارے وسخت کارے |

خانم جان اسکو سنتے ہی قہقہہ مار کے بول اوٹھی لو اور سنو آپ کچھہ سمجھے آپ کے منشی صاحب
فرماتے ہین صاحب نے معنے تو کچھے غلط اب مین کیونکر اوسکو غلط کہون سخت مشکل اور
درد مین پھنسا ہون صاحب نے کھسیانے ہوکے کہا کیو حسن شاہ خانم جان سچ
کہتی ہے مین نے کہا ع

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

البتہ مین حیران بیشک ہون کہ ہر شخص نے اپنی سمجھہ کے موافق معنے کہے اب مین
کسکو ٹھیک بتاؤن بجز اسکے کہ تیسرے معنے بیان کرون کیونکہ خود حافظ فرماتے ہین کہ
باغ مین ہر حریف نے اپنے یار کی یاد مین جام لیا ہے اور معنے ہی ہر شخص نے اپنی
فہم کے موافق کئے ہین لہذا آزادی کا اقتضا یہ ہے کہ جس طرح اپنی اپنی پسند پر
جام لیا ہے معنے بھی اپنی اپنی پسند کے دونون نے صحیح کئے ہین یعنے آپ کہتے ہین
کہ ہر شخص نے اپنے معشوق کی یاد مین شراب پی اور بی خانم کہتی ہین ہر عاشق
نے طرح طرح پھولون کو دیکھ کے اپنے معشوق کے ہم رنگ پھول کی مناسبت
سے جام شراب لیا پس ان دونون مضمون مین کسی کو غیر صحیح نہین

ک خانم جان نے اسکا کیسا خوبصورت نتیجہ نکالا ہے دیکھنے کے قابل ہے۔ مترجم

کہہ سکتا صاحب نے ہنس کے کہا حسن شاہ تم نے خوب فیصلہ کیا اور چند پھول گیندے کے لے کے مجھے دیے کہ اس سے خانم جان کو خوب مارو مجھکو جب سے چڑھ رہی تھی کہ تم نے شعر کے معنے غلط کیے۔ مین نے کہا حضور کیا ضرور کسی کو مارون جب آپنے فرمایا صاحب ان کو ہزار سے کے پھول نہ دیجئے چونکہ انہون نے آپ کی نافرمانی کی لہذا ان کو گل نافرمان دینا چاہیے اور یہ کہہ کے نافرمان کے پھول صاحب نے بھی دیے کہ منشی صاحب کو دیجیے۔ صاحب نے سادگی سے وہ پھول مجھے دینا چاہے مین نے کہا مین تو کسی پھول کے لایق نہین ہون۔ اگر ایسا ہی آپکو منظور ہے گل لالہ مجھے عنایت کیجیے اور یہ پھول تو اورون ہی کا حصہ ہے ؎

| | |
|---|---|
| گل بدستم چہ دہی در کف من خار خوش است | این گل تازہ بران گوشۂ دستار خوش است |

صاحب نے کہا دیکھو منشی نے کیا اچھا شعر اسوقت پڑھا ہے بی جان نے کہا کہ آپ کی تعریف کیا ہو سکتی ہے مزیدار آدمی ہین صاحب نے دو گلدستہ مجھے دینے اور رام کشن باغبان کو ساتھہ کیا مین وہان سے چلا آیا اور سنا کہ خانم جان صاحب سے کہتی تھی کہ آپ کے منشی صاحب تو بڑے مصاحب اور دانا آدمی ہین صاحب نے کہا مین اوس کی قدر جانتا ہون تمہین کیا معلوم۔ رستہ مین میرزائی باغ کو آتی ہوئی ملی مجھہ سے بہت تپاک سے باتین کرنے لگی اور کہا کہ یہان سے تو ہم یہین اچھے تھے کہ دو ایک بار آپکے قدم آلیے اب یہان قربت آپ کی صورت دیکھنے کو ترس گئے اتنی بے اعتنائی اور بے مروتی اچھی نہین ہے خدا جانتا ہے کوئی دن ایسا نہ ہوتا ہوگا کہ آپ کا ذکر خیر نہ آتا ہو مگر آپ نہین آتے مین نے کہا سرکاری ضرور تون سے بالکل فرصت نہین ہوتی اس قدر کثرت سے کام ہے کہ سر اوٹھانے کی مہلت نہین ہے اوسنے کہا یہ تو صرف حیلہ ہے اللہ آپ زات دن سرکاری کام ہی کیا کرتے ہین۔ تب مین نے کہا سچ لو یہ ہے اب ہمارے آقا کے نوکر ہو تمکو تکلیف دینا اور میرا آنا جانا مناسب نہین ہے اس مین بہت سی قباحتون کا اندیشہ ہے اوسنے کہا کہ یہ بات ہے تو مین آج ہی صاحب سے اجازت لے لونگی مین نے کہا خبردار ایسا نہ کرنا اس مین اور بھی قباحت ہے مین خود ہی کبھی کبھی چلا آیا کرونگا ان باتون کے بعد وہ ادہر

مین اپنے بنگلے مین آیا اور حیران تھا کہ آیا الٰہی جسپر مین مرتا ہون وہ اس طرح میرے درپئے آزار ہے کہ صاحب کے سامنے خواہ مخواہ ایسی حرکتین کرتی ہے جسپر ہوسکتا ہے وہ خفا ہو جائے کیا میرے درد دل مین اثر ہی نہین ہے یا دیدہ و دانستہ وہ میرے ستانے کو یہ باتین کرتی ہے دیکھون میرا انجام کار کیا ہوتا ہے۔ ؎

دلکو اوسکے بھی کیسے عشق کی تاثیر گداز || ہم تو حاضر ہین طبیعت بھی بدلنے کے لیے

اسی پیچ و تاب مین تھا کہ صاحب نے باہر سے پکارا منشی صاحب ہم سب تمہارے باغ کی سیر کو آئے ہین آپ باہر ہی نہین نکلتے مین نے باہر آکے دیکھا تو صاحب سب کو لیے ہوئے موجود ہین مجھہ سے کہا خانم جان اور بی جان اور میرزا جی تمہارے باغیچہ کی سیر کرنا چاہتی ہین۔ مین نے عرض کیا یہ چمن پژمردہ اس لایق کہان ہے کہ کوئی اس کی سیر کرے اور خوش ہو مگر جو کچھہ ہے آپ کا علیہ ہے۔ ؎

وہ آئین گھر مین ہمارے خدا کی قدرت ہے || کبھی ہم اونکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہین

مین نے باغیچہ کا دروازہ کھلوا دیا اور فوارے چھوڑوا دیے میرزا جی نے کہا کہ حضور آپ کے منشی صاحب کیسے خوش سلیقہ اور میرزا منش ہین دیکھیے کس خوبی سے چمن بندیان اور خیابانون کی تقسیم کی ہے بے اختیار جی لوٹا جاتا ہے۔ مگر افسوس منشی صاحب کی ہم پر عنایت نہین ہے کبھی ہمارے یہان تشریف نہین لاتے الگ ہی الگ رہتے ہین صاحب نے کہا ہمارے منشی جی جمعیو اور تنک مزاج بڑے ہین اگر کوئی سو بار خوشامد کرے تو شاید ایک بار اوسکے گھر جائین کسی کو خاطر مین تھوڑا ہی لاتے ہین ہمسے انگریز دوستون سے اسطرح بے اعتنائی کرتے ہین بلکہ خود مجھہ سے دور دور رہتے ہین پھر اورون کا کیا ذکر تھوڑی دیر کے بعد جب سب چلنے کو ہوئے خانم جان نے کہا اب تو ہم آئے ہین دو دو پھول ضرور لینگے چاہے منشی صاحب خوش ہون یا ناخوش اور لگی پھول توڑنے مین نے اپنے دل مین کہا پھول تو کیا میری جان قربان ہے۔ ؎

| کسی کی سیر ہو گلشن کسیکا | وہ ہنسکر دیکھتے ہین داغ کے داغ |
|---|---|

پھول توڑکے سب کو تھوڑے تھوڑے دیتی تھی اور دو چار اسپنے کانون مین بھی پہن لئے۔ میرزا جی نے کہا بس کرو بی بی اب کتنے پھول توڑ دوگی آپ سنئے کہا ہم تو اسی چمن سے پھول لین گے منشی صاحب برا مانین تو خوش رہین۔ بعد فراغت کے صاحب سے کہا کہ آپ بھی لیجیے اور ایک گیندے کا پھول اوسکے ہاتھہ مین دیدیا کہ لو کھیلو اور ایک پھول لالہ کا خوب ملدل کے میری طرف مخاطب ہوکے فرمایا یہ آپ لیجیے مین نے لے لیا اور اوسکو دیکھتے ہی میرے آنسو نکل آئے مین نے اوس سے بات نکالی کہ "اے دل خون شدہ خوش باش و اضطراب مکن" آخر اوس پریوش نے کہا کہ اب سیر کر چکے جاتے ہین منشی صاحب کا باغ خدا کرے ہمیشہ پھلا پھولا رہے۔ ؎

| باغبان جاتے ہین گلشن ترا آباد رہے | سیر کی پھول چنے خوب بھرے شاد رہے |
|---|---|

مین نے اپنے دل مین کہا۔ ؎

| یارب این لطف است یا رفع خجالت می کند | ہمرہ غیر است و با من صد عنایت می کند |
|---|---|

قریب شام کے وہ سب وہان سے گئے مین آج کے واقعات پر ایک حالت بیم ورجا مین مبتلا اپنے بنگلے مین آیا اور ساری رات تڑپ تڑپ کے کاٹی تھی ؎

| ہاتھہ دل پر سے اوٹھایا تو جگہ پر رکھا | رات ساری مری دونون کی تسلی مین کٹی |
|---|---|

قریب صبح اوسکو خواب مین دیکھا گویا فرماتی ہین کہ کہیے کیا حال ہے مزاج کیسا ہے مین نے کہا تمہارے لیئے مرتا ہون اور تم خبر نہین لیتین اسپر فرمایا کہ اپنے دل نازک کو پریشان مت کرو انشاءاللہ ؎

| نیز آن حق گذاری بینی از من | بہ روزے کامگاری بینی از من |
|---|---|

مین نے کہا۔ ؎

| اظہار احتیاج خود آنجا چہ حاجت است | جام جہان نماست ضمیر منیر دوست |
|---|---|

(۱) اصل عبارت - مترجم

یہ مین صفحہ شعرون سے سیاہ ہین مترجم

اس پر فرمایا ۔ ؎

صبر کن حافظ بسختی روز و شب ۔ عاقبت روزے بیابی کام را

مین چاہتا تھا کہ ہاتھہ پکڑون اوٹھا کہ آنکھہ کھل گئی اور اپنے کو تنہا دیکھہ کے بیقرار ہوگیا صبح تک پھر نیند نہ آئی ۔ ؎

خواب مین وعدہ تو وہ مجھہ سے کر گئے ہین وہ فرد ۔ دیکھیے ملتی ہے مجکو خواب کی تعبیر کیا

نماز پڑھکے بوچہ پر سوار ہوا اور دریا کی طرف جی بہلانے کو چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا اور قصد تھا کہ شام کو پھر سوار ہون گا اسیلیے بوچہ غلام گردش مین رکھوا دیا ظہر کے وقت غلام گردش مین ٹہلتا تھا اوسی بوچہ مین بیٹھہ گیا اور سب آئینے اوسکے چڑھا دیے اور اپنی جانانکی یاد مین شعر پڑھنے لگا اسی حال مین تھا کہ ناگاہ خیمے کی طرف سے کوئی چیز زور سے آئی اور آئینہ پر پڑی جھٹ سے شیشہ ٹوٹ گیا مین گھبرا کے باہر نکل آیا چارون طرف دیکھا کوئی نہ تھا آخر ڈہونڈہنے لگا کس چیز سے شیشہ ٹوٹا ہے ایک طرف زمین پر ایک انگوٹھی پڑی ہوئی دیکھی اوسکو مین نے اوٹھا لیا سونے کی انگوٹھی پر یاقوت کا نگ جڑا ہوا تھا مین نے اوسکو فال نیک خیال کیا اور خیمے کی طرف دیکھنے لگا تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ کوئی شخص قنات کو چاک کرکے جہانک رہا ہے مین نے اودہر بڑھا اور یہ شعر پڑھا ۔ ؎

کہ دہد دست این غرض یا رب کہ ہمدستان شوند ۔ خاطر مجموع ما زلف پریشان شما

جواب ملا ۔ ؎

گرچہ منزل بس خطرناکست و مقصد ناپدید ۔ ہیچ راہے نیست کورا نیست پایان غم مخور

پھر مین نے کہا ۔ ؎

نابدان مقصد عالی نتوانیم رسید ۔ ہان مگر پیش نہد لطف شما گامی چند

اس کا جواب آیا ۔ ؎

بہ مطلب میرسد جویاے کام آہستہ آہستہ ۔ ز دریا می کشد صیاد دام آہستہ آہستہ

مین فرصت کو غنیمت سمجھا اور قنات کے قریب جا کے کہا ۔ ؎

یا من ناصبور را پیش خود از در فا طلب ۔ یا کہ تو با کدامنی صبر من از خدا طلب

فرمایا کہ بار بار کہنے سے کیا حاصل۔ مین نے کہا۔ ع

ارباب حاجتیم و زبان سوال نیست

فوراً دوسرا مصرعہ اوس نے پڑھ دیا۔ ع

در حضرت کریم تقاضا چہ حاجت است

اسکے بعد غائب ہوگئی ۔

تو نے آج ادھر ہو کیا جاتی دنیا دیکھ لی ‖ راہ پر آنے لگا عہد وفا ہونے لگے

ہزارون شکر کرتا تھا کہ یہ تو معلوم ہوگیا میرا خیال اوسکو بھی ہے اور خواب سحر کی تعبیر اس قدر جلد ظاہر ہوئی اب امید ہے کہ نامہ و پیام کی بھی کوئی صورت نکل آئے۔

سامنے بھی کبھی آجائینگے اتنا تو ہوا ‖ جلوہ دکھلانے لگے وہ پس چلمن اپنا

عصر کے وقت میرا قصد ہوا کہ بوچہ پر سوار ہوکے سیر کو جاؤن مگر پھر سمجھا کہ شاید وہ بھی آگے جائینگے اسلیئے غلام گردش مین بیٹھ گیا تھوڑی دیر مین سنا کہ صاحب نے بوچہ منگوایا ہے مین نے کہا غضب ہوا صبح کو درست ہوجاتا اب اس وقت ناحق آدمیون پر خفا ہوگا اور میری عدم خبرگیری کا بھی خیال ہوگا یہ سوچتا ہی تھا کہ ہرکارہ آیا کہ صاحب بلاتے ہین مین گیا تو دیکھا بی خانم جان اور بی جان بھی موجود ہین میرا ماتھا ٹھنکا کہ ہو نہ ہو یہ ذات شریف ہی کا شوشہ چھوڑا ہوا ہو صاحب نے کہا منشی تم میری چیزون کی کچھ بھی خبر نہین رکھتے ہو دیکھو تمھارے بنگلے مین کبھی بوچہ کا شیشہ توڑ ڈالا ابھی پورا مہینہ نہین ہوا کہ چھ سو روپیہ کا مین نے مول لیا ہے۔ مین نے کہا کہ ہان اسی وقت مین نے بھی دیکھا اور چاہتا تھا کہ کاریگر بلا کر ابھی درست کرا دون مگر آپ نے منگوا بھیجا اس لیئے مجبور ہوگیا کہنے لگا مین نے نہین منگوایا ہے خانم جان چاہتی ہے کہ ہواخوری کو سوار ہوکے جائے مین نے دل مین کہا ہوا نہ میرا خیال صحیح یہ آپ ہی کی شرارت ہے اور صاحب سے کہا کیا مضائقہ ہے شیشہ بالغ سیر نہین ہے سوار ہو جائین کل شیشہ بھی درست ہوجائیگا اوس نے کہا آخر یہ بھی کچھ معلوم ہے کہ شیشہ ٹوٹا کیونکر۔ مین نے کہا یہ کچھ مجھے بھی معلوم نہین البتہ اس قدر جانتا ہون کہ دوپہر کو مین سو رہا تھا خواب مین دیکھا گویا مین بوچہ پر سوار دریا کی طرف سے آرہا ہون بنگلے کے پاس جب پہونچا تو آپکو

اوروہان دونون بی صاحبون کو دیکھا یہ جو آپ کے پاس بی خانم جان کھڑی ہین ۔ ہ

زمانہ کے قاتل خدائی کے سرکش ۔ یہی ہین جو گردن جھکائے ہوئے ہین

مجھہ سے کہنے لگین کہ اس بوچہ پر تم کیون سوار ہوئے یہ تو صاحب سے مین نے لے لیا ہے ۔ مین نے کہا تمکو خیریت ہے جب تک مین بوچہ پر سوار ہون میرا ہے جب تم صاحب سے لے لینا مجھے غرض نہین اسپر یہ ایسا بگڑین کہ جو چیز ان کے ہاتھہ مین تہی میری طرف پہینک ماری مین تو بچ گیا مگر شیشہ کے ناتھے لگی اور چور چور ہوگیا ۔ صاحب سمجھا کہ ظرافت ہے اس نے یہ خواب گڑھا ہے اور خانم جان کے سر ہوگیا کہ ول خانم جان بیشک منشی سچ کہتے ہین تمنے شیشہ توڑا ہے ابہی درست کرا دو اور اوسکا ہاتھہ پکڑ لیا کہ بغیر درست کیے مین نہ چھوڑونگا اوس نے جھلا کے ہاتھہ جھٹک دیا اور کہا کہ ایک آپ ہیے ایک آپ کے منشی صاحب ۔ صاف صاف کیون نہین کہتے کہ آپ کے منشی صاحب کی مرضی نہین ہے مین اسپر سوار ہون اگر مین یہ جانتی کہ یہ بوچہ حضرت ہی کا ہے تو کبھی نام ہی نہ لیتی صاحب نے کہا خانم جان تم دلگی مین بگڑتی کیون ہو خیر وقت تنگ ہوتا ہے سوار ہو جاؤ ۔ جانا آنا تو خاک تہہ منظور ہی کسے تھا صرف شرارت اور چھیڑ خانی ہی کہنے لگی اب وقت نہین رہا مین نہین جاؤنگی کل دیکھا جائے گا یہ کہا اور خیمہ کی طرف چپت ہوئی مین نے دل مین کہا ۔ ہ

گہے لطف کنی گہے قہر بہ کار دل ریا ہے منی ۔ بکہ لطف از برائے دیگران قہر از برائے من

اور حیران تہا کہ خدایا یہ کیا اسکو سوجہی ہے کہ صاحب کے سامنے مجھے ذلیل کرنا چاہتی ہے حالانکہ آج کسی قدر تسکین بہی کر دی تھی پھر یہ عیاریان اور شرارتین کس لیے ہین ۔ ہ

گہہ جفا و جور گاہے لطف و احسان میکنی ۔ پادشاہی ہر چہ میخواہد دلت آن میکنی

اتفاقاً اوس دن دس بارہ انگریزون کی ہمارے صاحب کے یہان دعوت تہی رات کو مجرے کے وقت مین صاحب کے برابر حسب معمول کرسی پر بیٹھا صاحب صاحب نے میرزائی سے اس غزل کی فرمایش کی ۔ غزل حافظ

مطرب خوش نوا بگو تازہ بتازہ نو بنو ۔ بادۂ دلکشا بجو تازہ بتازہ نو بنو

جب یہ غزل تمام ہوئی اور رنگ جمنے لگا مین نے میرزائی سے کہا کہ یہہ غزل گاؤ۔ غزل

خلوت گزیدہ را بتماشا چہ حاجت است — چون کوئے دوست ہست بصحرا چہ حاجت است
اے بادشاہ حسن خدا را بسوختیم — آخر سوال کن کہ گدا را چہ حاجت است
جانا بحاجتے کہ ترا ہست با خدا — کاخر دمے بپرس کہ ما را چہ حاجت است
ارباب حاجتیم و زبان سوال نیست — در حضرت کریم تقاضا چہ حاجت است
محتاج جنگ نیست اگر قصد خون ماست — چون رخت از آن تست بیغما چہ حاجت است
جام جہان نماست ضمیر منیر دوست — اظہار احتیاج خود آنجا چہ حاجت است
اے عاشق گدا چو لب بخشش روح را — میداندت وظیفہ تمنا چہ حاجت است
حافظ تو ختم کن کہ ہنر خود عیان شود — با مدعی نزاع و محاکا چہ حاجت است

اوسکے بعد اوس کافر ادا نے یہ غزل شروع کی۔ غزل حافظ

ساقیا برخیز و در دہ جام را — خاک بر سر کن غم ایام را
ساغر مے بر کفم نہ تا ز سر — برکشم این دلق ازرق فام را
بادہ در دہ چند ازین باد غرور — خاک بر سر نفس نافرجام را
محرم راز دل شیدائے خود — کس نمے بینم ز خاص و عام را
با دلارامے مرا خاطر خوش است — کز دلم یکبارہ برد آرام را
گرچہ بدنامیست نزد عاقلان — ما نمی خواہیم ننگ و نام را
دود آہ سینہ سوزان من — سوخت این افسردگان خام را
صبر کن حافظ بسختی روز و شب — عاقبت روزے بیابی کام را

مقطع کو بہ تکرار گائی بڑہی میرے اور صاحب کے درمیان مین تپائی پہ جو گلدار رکہا ہوا تہا اوسکو اوٹھا لیا اور میری طرف بہ غور دیکھہ کے ہندی مین آہستہ کہا۔ سنا تمنے۔ یہ کہہ کے پلٹ گئی اور الایچی وغیرہ جو کچھہ اوس مین تہا سب تقسیم کر دیا۔ مین نے جی کڑا کرکے خود اوس سے کہا کہ اگر یہ غزل یاد ہو سنائیے میرزائی نے اوس سے پوچہا کہ میر صاحب کیا کہتے ہین تو فرمائی کیا ہین میری سمجھہ مین کچھہ نہین آیا کیا کہا حالانکہ غلام نے اچھی طرح سُنا تہا میرزائی نے مجھہ سے

پوچھا میر صاحب کیا ارشاد ہوا میں نے کہا یہ غزل

ای سرو ناز حسن که خوش میروی بناز | عشاق را بناز تو هر لحظه صد نیاز
فرخنده باد طالع نازت که در ازل | ببریده اند بر قد سروت قبای ناز
آنرا که بوی عنبر زلف تو آرزوست | چون عود گو بر آتش سودا بسوز و ساز
پروانه را ز شمع بود سوز دل ولی | بی شمع عارض تو دلم را بود گداز
دل از طواف کعبهٔ کویت وقوف یافت | از شوق آن حریم ندارد سر حجاز
صوفی شهر توبه ز می کرده بود دوش | بشکست عهد چون در میخانه دید باز
چون باده مست بر سر خم رفت کف زنان | حافظ که دوش از لب ساغر شنید راز

غرضکہ شب صحبت میں یہ جلسہ گذرا اشعار سے کسی قدر میں اپنی تسکین دے لیتا تھا اور رات دن منتظر عنایت خدائے کارساز تھا۔

## خط کتابت

چلی آتی ہے اٹھلاتی ہوا کیوں | کوئی پیغام لائی ہے صبا کیا

میں ایک دن صبح کی نماز اور وظیفہ سے فراغت کر کے بنگلے کی غلام گردش میں بیٹھا تھا ایک لڑکا کھیلتا ہوا میرے قریب آیا اور سلام کیا۔ میں نے کہا تو کون ہے کہنے لگا فلانے باورچی کا لڑکا ہوں جو اعظم جی کے یہاں نوکر ہے میں نے نام پوچھا۔ کہا رحم اللہ میں نے کہا ادھر آج کیوں آیا بولا یونہی کھیلتا کھیلتا آنکلا مگر آپ کو میں نے چند مرتبہ یہاں پر روتے اور شعر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اسکی کیا وجہ میں نے کہا تو کیوں پوچھتا ہے تجھکو کیا سروکار کہا کچھ نہیں یونہی پوچھتا ہوں اگر مجھ سے آپ کا کچھ کام نکلتا ہو فرمائیے میں نے کہا تجھ سے کیا کہوں تو بچہ ہے کہنے لگا واہ بچوں سے تو ایسے ایسے کام نکل آتے ہیں کہ بڑوں بڑوں سے نہیں ہوتے آپ خاطر جمع رکھئے میں کسی سے کہونگا نہیں۔ آخرش میں نے کہا کہ میں ان عورتوں میں سے ایک عورت کو چاہتا ہوں اور وہ نہیں ملتی۔ ه

ستارہ ہے ایک جلاد جس کا | ہم اوس آسمان کے ستائے ہوئے ہیں

اوسنے کہا میں بھی یہی سمجھتا تھا لیکن اوسکا نام بتائیے کون ہے میں نے اس لڑکے کو غنیمت سمجھا اور کہا بیٹھ جا بعد اوسکے اوس ستمگر کا میں نے نام لیا

چونکہ وہ تو سکھایا پڑھایا تھا بولا اے صاحب آپ نے یہی کس سے دل لگایا وہ بڑی
نک چڑھی مغرور اور اپنے آپ ہی ناک چوٹی گرفتار ہین وہ کسی سے بات تک تو کرتی نہین
بہت ہی نازک مزاج اور اپنے کو لئے ہوئے رہتی ہین اور خدا جانے کیا آپ کو
سمجھی ہوئی ہین وہ ایسی باتونکا سبق ہی نہین پڑھی ہین اگرچہ مین اون کا کوکا ہون
یعنے میری مان کا دودہ اونہون نے پیا ہے اور مجھے بہت چاہتی ہین مگر جھوٹ
کیون بولون اون کی بہ نسبت بی جان بہت ہی خوش مزاج اور نیک بخت ہین
بلکہ مین نے خود ایک دن آپ کی تعریف اونکو کرتے سنا تھا کہتی تھین کہ منشی
صاحب بہت اچھے آدمی ہین اور کیسے خوب صورت جوان ہین - اسپر
خانم جان نے طنز سے کہا کہ شاید آپ اونپر ریجھی ہوئی ہین بی جان نے
کہا کہ اس مین ریجھنے کی کیا بات ہے جو سچ ہے وہ کہتی ہون پھر خانم جان نے
کہا مین تو کچھہ ایسا خوب صورت اور عقلمند اونکو نہین جانتی نہ مین نے کوئی بات
اونمین آج تک دیکھی اس لئے آپ بی جان سے محبت کیجئے اور جو کچھہ فرمائیے
مین اون سے کہدون - ف

| جواب اونکی جانب سے دیتے ہین ہمکو | یہ قاصد مقرر پڑھائے ہوئے ہین |
|---|---|

مین نے کہا بھائی دل کو کیا کرون محبت کوئی اختیاری چیز ہے یہان سے اوٹھا کے
وہان رکھدون ان سے دل ہٹا لون اونسے لگا لون وہ لاکھہ بے پروا نا آشنا سہی
مگر مین تو اونہین دل دے چکا - ف

| صدا الٹی ترائی کی ہے جس طرف سے | اودہر کان ہم بھی لگائے ہوئے ہین |
|---|---|

اور اونہون نے جو کچھہ میری نسبت فرمایا یہ ان کا فرون کی عادت ہی ہوتی ہے خانم جان
کے سامنے بی جان کی کیا ہستی - ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

اونے کہا خیر آپ جانئے مجھہ سے جو کچھہ فرمائیے اپنے چلتے کوتاہی نکرونگا اور خانم
پاکے جو کچھہ پیام دیجیے گا کہدونگا - مین نے کہا بڑا ہی تیرا احسان مند ہونگا سلام
کہنا اور یہ کہدینا کہ کب تک مجھکو ترسائے گی اور میرے حال سے بے خبر رہوگی
اور یہ شعر پڑھہ دینا - ف

نئی آئی نئی جوانی نئی پڑھی نئے خوانی ۔۔ جدا از آشنایان انجینین کمر [illegible]

اوس نے کہا مجھے یہ بتوا رکھا ہے کو یاد رہیگا آپ ایک پرچہ پر لکھدیجئے جو میں دیدونگا چنانچہ مین نے وہ شعر اور یہ چند شعر لکھکے اوسکے حوالے کئے ۔۔ غزل

با این همه ناز و خوش ادائی ۔۔ تا زود بتو نشان دلربائی

در گور ۂ عشق بے غش ایم ۔۔ صد رد اگرم بیار مائی

ما را بتو جز سر وفا نیست ۔۔ چندانکہ تو بر سر جفائی

صد روز سیاه دیدم از تو ۔۔ روزت سیاه اے شب جدائی

بیگانہ بدین صفت نباشد ۔۔ دارد ز تو ننگ آشنائی

آتش بگرفت گریہ من ۔۔ اے گریہ داد رس کجائی

خوش بر ورت اے شہ نکویان ۔۔ مشتاق آمد پئے گدائی

کیسو قاصد حال دل اور دو بجیو نامہ سپید ۔۔ خط نہین دیتے ہین لکھنے نامہ برآ سو مجھے

اور دو روپئے بھی اوسکو دیے مگر اوسنے نہ لیے ہر چند مین نے سمجھایا مگر ایک نہ مانا میری آنکھ خیمے کی طرف اوٹھ گئی تو معلوم ہوا کہ قنات کے سوراخ سے کوئی جھانکتا ہے اور فوراً ہٹ گیا مین سمجھ گیا کہ وہ ذات شریف ہی ہونگی ادہر تو اسے کو سکھا سمجھا کے بھیجا ادہر خود سن گن لے رہی ہین اور یہ سب باتین جو لونڈے نے بنائین سکھائی ہوئی تھین خیر وہ اوسوقت چلا گیا دوپہر کو پھر آیا کہا مین نے اونکا پیغام اور پرچہ پہونچا دیا اونہون نے سلام کہا ہے اور پوچھا ہے کہ آپ کو پہلے کبھی کسی سے تعلق ہوا تھا۔ مین نے کہا کبھی نہین یہ پہلا ہی تیر ہے جو سینہ مین ترازو ہوگیا ہے پھر اوسنے پوچھا کہ آپ کی خواہش کیا ہے اور کیا چاہتے ہین مین نے کہا اسکا جواب کیا دون اور تجھ سے کیا کہون۔ ع

جگر کی یاد دل حسرت نشان کی ۔۔ دکھائین ہم تمھین چوٹین کمان کی

اوس نے کہا خیر جانے دیجیے مین نے پوچھا سچ کہنا پہلے بار بھی اونہین نے تجھے بھیجا تھا اوس نے کہا نہین مین خود ہی آیا تھا۔ مین نے کہا تو جھوٹ کہتا ہے مین نے خود دیکھا تھا وہ جھانک رہی تھین اوسنے کہا پھر دیدہ و دانستہ آپ کیون پوچھتے ہین اور فائدہ ہی کیا۔ ع

اختیار مین ہے - ؎

دردم از یار است و درمان نیز ہم ||| دل فداے او شد و جان نیز ہم

آیندہ آپکو اختیار ہے مجھے تو یہی آرزو ہے کہ تمہین دیکھا کرون مگر یہ میری قسمت کہان
لہذا اس شعر پر ختم کلام ہے - ؎

در خور اگر نیم مے لعل فام را ||| اے کاش تر کنید ببوے مشام را

باقی میرا اپنا حال زار لکھو نگا زیادہ اشتیاق - والسلام -
صبح کو رحم اللہ آیا اور یہ جواب لایا - ؎

اوسنے نامہ لکھا نصیب پھرے ||| نامہ کیا پھرا نصیب مرے

## جواب رقعۂ اوّل

سرحلقۂ طلب گاران دل افگار و سر دفتر دلشدگان بیقرار سلامت -
بعد از سلام خیریت انجام آنکہ آپکا عنایت نامہ رحم اللہ کے ہاتھہ پہونچا مضامین باتمکین سے دل خوش ہوا اور معلوم ہوا کہ یہ پہلا قدم ہے جو سلامتی سے اس وادی پُر خار مین آپ نے رکھا ہے چونکہ آپ بفضل خدا سے دانا اور دور اندیش معلوم ہوتے ہین لہذا مین نہین سمجھتی کہ کس لئیے یہ زحمت ناقابل برداشت اپنے اوپر گوارا کی ہے -
مژدۂ آخر بین مبارک بندہ ایست
کیا آپکو نہین معلوم ہے کہ سرآمد عاشقان جہان بازحضرت حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ اپنے معطر دیوان مین کیا فرماتے ہین - ؎

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا ||| کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

البتہ عشق کی ابتدا بہت ہی خوش آئند اور دلفریب ہوتی ہے مگر اس دشتہائے دور دراز وحشت انگیز مین جب پھنس جاتے ہین بڑے بڑون کے چھکے چھوٹ جاتے ہین - پتے پانی ہو جاتے ہین دن کو ستارے نظر آتے ہین دانتون پسینا آجاتا

مجھے ناظرین دونون رقعون کو ملا کر اور نزاکت مضمون پر فیصلہ کرین بلکہ ابتدا ہی کی آن قابل داد ہے - مترجم

ہے۔ ؎ مظہر جان جانان ـ

عشق چون تیغ کشد پاک سرکہ نگزارد | شعلہ چون گشت علم خشک و تر نگذارد

مشہور ہے کہ عشق بظاہر ہواے سرد ہے مگر طبیعت اوسکی آگ ہے آخر سن جان کو ٹہرکا ٹہرکا کے پہوک دیتی ہے عقل جاتی رہتی ہے جان عذاب مین ہو جاتی ہے بدنامیون کا زور نا کامیون کا شور غرض بہت ہی بری بلا ہے اسلیے مین سمجہاتی ہون کہ ابہی کچہہ نہین گیا ہے اس سے کنارہ کیجیے اور آسایش و آرام موجودہ کو غنیمت سمجہیے آپ بہی اس مہلکہ مین نہ پڑئے اور دوسرے کو بہی اپنے ساتہہ نہ لے ڈوبیے ـ آہ! عشق کی منزل خطرناک مین بڑے بڑے خم و پیچ ہین کہ رستہ ملنا دشوار ہے اس راہ پرخطر مین ہر قدم پر ایک جان اور سر نذرانہ مانگا جاتا ہے پہر کہان سے آپ تاب لائیے گا ـ ؎

جا نہ تہی ہاتہہ مین پہلے دل شیدا لیکر | نہین پہرنے کا مری جان یہ سودا لیکر

پس بیٹہے بٹہائے اپنے اوپر مصیبت لینا اور عیش و آرام کو چہوڑ دینا سخت حماقت ہے مگر خواہ مخواہ جو گہر سے فاضل اور اپنی جان سے بیزار ہو اوس کا ذکر ہی نہین آپ نے اپنی دواے درد دل کے لیے فرمایا ہے اوس کی دوا یہی ہے جو مین نے بتائی اس سے زیادہ مجرب نسخہ آپ کو کوئی نہ ملے گا زیادہ کیا لکہون ـ والسلام ـ

اس رقعہ کو مین پڑہکے زار زار رونے لگا اور رحیم اللہ سے کہا کہ کل اسکا جواب دون گا اوسنے کہا آپ کیون روتے ہین اور تعجب ہے کہ خانم صاحبہ بہی بعض وقت دیر تک اکیلی رویا کرتی ہین معلوم نہین دونون کے رونے کا سبب کیا ہے مین نے کہا تجہے ان باتون کا کیا لطف ـ ؎

کسی کے عشق مین آفت ہے انکا مبتلا ہونا | خدا جانے گذرتی ہوگی کیا کیا ان حسینون پر

رحیم اللہ سے باتون باتون مین پوچہا کہ آپ کی شادی بہی ہوئی ہے مین نے کہا نہین تو کیون پوچہتا ہے اوسنے کہا یونہی پوچہہ لیا ـ مین نے رات کو تنہائی مین رقعہ پہر پڑہا اور سوچا کہ جو کچہہ اوسنے لکہا ہے سب سچ ہے اور بے شک اسمین ہزارون قباحتین اور آفتین پیش آئین گی اور پہر سنبہالنا دشوار ہو جائیگا ـ ؎

سو ہوس عشق ہکن است دل بے صبر و قرار ‎ ‎ ‎ ‎ عاشقی [illegible]

مگر جس قدر مین نے دل کو ٹٹولا ثابت قدم پایا اور [illegible] بیکسا
لہذا مین نے یہ جواب لکھا۔

## رقعۂ دوم

میری دور اندیش پیاری۔ آپ کا محبت نامہ جس کا ہر لفظ اور ہر حرف ایک ایک وقت
کی شرح کا محتاج ہے پہونچا جو کچھہ آپ نے لکھا بالکل سچ ہے مگر مین کیا کرون میرا
حال زار قابل بیان نہین مجھے اپنے دل پر مطلق قابو نہین ہے کہ اسکو اس
راہ سے پھیر دون۔ ؎

عشق قسمت نہ سر سریست کہ از سر بدر شود ‎ ‎ ‎ ‎ مہرت نہ عارضیست کہ جائے دگر شود

مین تو جان بوجہ کے اس جوکہم مین پڑا ہون اب جو کچھہ ہو سب گوارا ہے۔ ؎

عشق مین تیرے کوہ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو ‎ ‎ ‎ ‎ عیش و نشاط زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو

تمہاری محبت روز ازل سے مقدر تہی کیونکر نہ ہوتی مین اس سے کس طرح بچ سکتا۔
بہرحال جو کچھہ ہو میری تقدیر کی خوبی ہے اب میرے امکان سے باہر ہے کہ مین
اپنی طبیعت کو سنبہالون اور دل کو سمجھاؤن میرا نباہ وعدہ اور مارنا جلانا سب
تمہارے ہاتھہ مین ہے زیادہ بس۔

سویرے رحم اللہ آیا مین نے اوسکو خط دیا وہ چلا گیا۔ اب ایک واقعہ عجیب
سنیے۔ ؎

محفل مین آج اونکے ہے آفت کا اہتمام ‎ ‎ ‎ ‎ وہ آپ کر رہے ہین قیامت کا اہتمام

اوسی دن خانم جان نے میرزا جی سے کہا کہ جاڑے گذرے جاتے ہین ابکی
سال معمولی جلسہ شب دیگ کا نہین ہوا ہے لاؤ آج کر ڈالین۔
ان لوگون کا دستور ہے کہ جاڑون مین ہر ایک اپنے یہان ایک دن مقرر کرکے
ناچ گانے کی محفل کرتے ہین رات بھر شب دیگ پکتی ہے صبح کو سب کہا پی کے
اپنے اپنے گھر جاتے ہین چنانچہ خانم جان نے اوسی جلسہ کی تحریک کی اور جلسہ
منعقد ہوگیا تیسرے پہر کو مہمانون کی آمد شروع ہوئی۔ مین نے رحم اللہ کو بلا کے
دریافت کیا اوسنے وہی حال بیان کیا اب سنیے۔ کانپور مین ایک کسبی مہوجان نامی

تھی جو بہت ہی متمول اور اونچی بندشی سمجھی جاتی تھی اوسکے یہان ایک سیدانی وستانی
تھی جو ہر اوس قرآن شریف پڑھاتی تھین کسی سے نوکر تھی چند روز ہوئے اوستانی جی مرگئین اور ایک کم سن
لڑکی چھوڑ گئین چونکہ اوسکا کوئی والی وارث نہ تھا مرتے وقت میوہ جان کو کچھ وصیت
کر گئے تھی کہ اوسکا بیڑا کرنا [illegible] میوہ جان نے اوسکو بچون کی طرح بہت ہی نازنعمت
سے پرورش کیا تھا اب وہ لڑکی سن شعور کو پہونچی میوہ جان نے عہد کیا تھا کہ اوسکو
کسی شریف زادے بیٹے سے منسوب کر دونگی اور اوسکے لیے جہیز وغیرہ بھی بہت سا تجویز کر لیا
تھا [illegible] اسی قصد سے لکھنؤ جانے کا ارادہ تھا کہ وہان تلاش کرونگی اوس روز
میوہ جان اور وہ لڑکی بھی مہمان آئین چونکہ وہ حسینہ پردہ نشین تھی اوس کے
لیے خاص اہتمام پردہ کا کیا گیا جس کی سربراہ کار خانم جان تھین دو گھڑی دن
باقی ہوگا رحم اللہ آیا اور اوسکا خط میرے ہاتھ مین دیکر کہا کہ رقعہ پڑھنے سے
پہلے خیمہ کی پشت پر ذرا ہٹ کے آپ کھڑے ہو جائیے ۔ ۵

| | |
|---|---|
| ابھی چھپا ہون محشر مین افشان کرون گا | حسینون کے راز نہان کیسے کیسے |

مین اودھر چلا گیا اور رحم اللہ خیمے مین گیا یکایک قنات اوٹھی مین نے دیکھا کہ
خانم جان اور ایک حوروش پری جمال لڑکی نہایت حسین و جمیل ہاتھ مین
ہاتھ دیئے ٹہل رہی ہین ۔ مین نے اچھی طرح اوس کو دیکھا واقعی بہت ہی
دلفریب صورت تھی ۔ ۵

| | |
|---|---|
| بے گزدیدن آن شکل و رفتار | بہ بندد زاہد صد سالہ زنار |

جیسے ہی میری اور اوسکی آنکھین چار ہوگئین خانم جان نے جھپٹ کے قنات گرادی
مین بھی وہان سے پلٹ آیا ۔ ۵

| | |
|---|---|
| شکوہ ہے یہ کلیم تو حاضر ہون طور پر | آئین نہ ہم قریب تری جلوہ گاہ کے |

رحم اللہ نے آکے پوچھا کچھ آپ نے دیکھا مین نے کہا ہان خانم کے ساتھ ایک
کم سن عورت کو دیکھا اوسنے کہا اب رقعہ پڑھیئے اور اوسکا حال بھی مفصل جو کچھ
اوسنے لکھا ہے بیان کر گیا

## جواب رقعۂ دوم

سر آمد دلدادگان سلامت ۔ سلام لیجیے ۔ آپ کا خط جس مین محبت کی بو آتی ہے

سونچا اوسکے مضمون سے معلوم ہوا کہ آپ جی پر کھیل گئے ہین اور عشق کی آفتون کو
بخوشی اپنے سر لیا ہے خدا مبارک کرے لیکن پہلے یہ فرمائیے کہ آپ میری کس کس چیز پر
عاشق ہوئے ہین - اگر محض جوش جوانی اور ولولۂ شباب نے آپ کو دیوانہ
کر رکھا ہے ویسا فرمائیے - اگر میری صورت وجمال پر لوٹ ہوئے ہین اس
ناچیز کو اسیوقت ایک ضعیفہ پیرزال تصور فرمالیجئے کیونکہ اگر عمر طبعی کو مین پہونچی یہ حسن و
جمال اوس وقت خاک بھی نہ رہے گا - ؎

| دوروزہ ہے بہار نوجوانی | | نہ اترائے بہت جوبن کسیکا |
|---|---|---|

اسی طرح میری ہر چیز کا قیام نہین - خوبصورتی ایک ناپائدار اور کچی رنگ ہے چند روز
مین کچھہ بھی نہ رہے گا میری خوش آوازی بھی کچھہ دن کی مہمان ہے پھر تو بہو گا گلا
بھی اچھا - مال و دولت نہ تو مین اس قدر رکھتی ہون اور نہ خدا کی عنایت سے
آپ کو اوسکی پروا ہے پھر فرمائیے کس چیز پر آپ عاشق ہوئے ہین اگر انہین
باتون پر آپ ریجھے ہین یہ عشق نہین ہے بوالہوسی ہے یہ ابال اوٹھا ہے
اور بیٹھہ جائے گا - ایسی سرسری اور نفسانی محبت کا اعتبار ہی کیا اور آپ خدا
کی عنایت سے خاندانی شریف آدمی ہین آپ کے بزرگ عزیز و اقارب سب
موجود ہین وہ اسکو کبھی نہ گوارا کرین گے اور خواہ مخواہ آپ کی شادی
آپ کے کفو مین کرینگے - پس مناسب ہے کہ جلد اپنی شادی کر لیجیے اور اگر
جی چاہے تو اس لڑکی کے ساتھہ جسکو مین نے ابھی ابھی آپ کو بہانہ سے دکھلا
دیا ہے ممکن ہے رحم اللہ کی زبانی مین نے اوسکا تفصیلی حال آپ کو
ظاہر کر دیا ہے وہ خوب صورت بھی ہے حسب و نسب مین بھی کم نہین ہے
کہ سیدزادی ہے لقد و جنس جہیز وغیرہ بھی معقول ملے گا اور یہ بات بہت
آسانی سے ممکن الوقوع ہے اوسکے ورثا آپ کے ساتھہ شادی کر دینے
مین اپنا افتخار سمجھین گے اور فی الواقع موجب افتخار ہے ایسا آدمی اونکو
کہان ملے گا - یا اگر کہین آپ کی نسبت ٹھہری ہو فوراً فراغت کر لینا چاہیے اس
سے زیادہ مناسب کوئی کام نہین ہے ورنہ یاد رکھئے خدا واسطے کو
یہ سودا مول لینا محض نادانی ہے اسکو تماشا نہ سمجھئے تمام عمر کا وبال جان ہے

قبر کیونکہ اس سے حقیقت کا ظاہر ہونا دشوار ہے آیندہ آپکو اختیار ہے مین نے صاف صاف لکھدیا ہے اب تم جانو تمہارا کام جانے ۔ ع

| کوہ کن کو حکم جوئے شیر ہے | | عشقبازی سخت ٹیڑھی کھیر ہے |
|---|---|---|

خط پڑھتے ہی میرے ہوش اڑ گئے کہ بڑے بیڈھب اور سفاک آدمی سے سابقہ پڑا ہے ایسے شاطر سے بازی لیجانا بڑا کام ہے اوسکی منطق نرالی ہے دیکھون کیونکر یہ غزال وحشی دام مین آتا ہے رات کو تنہائی مین مکرر سکرر خط دیکھتا تھا اور جواب کی فکر مین غلطان تھا آخرش جو کچھ بن پڑا کہدیا ۔

## رقعہ سوم

اختر برج رعنائی زاد لطفہا ۔ نیاز عرض ہے ۔ رحم اللہ کے ہاتھون آپکا رقعہ کہ طومار نصایح تھا پہونچا اوسکے نازک مضامین اور کمال دور اندیشی کے مطالب دیکھکے مین دنگ ہو گیا واقعی تم نے جو کچھ لکھا ہے سب درست ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ سب مشکلات کو پہلے ہی سوچ لینا چاہیئے تاکہ عین منجدھار مین غوطہ نہ کھانا پڑے اور اپنے کئے پچھتانا نہ ہو ۔ میری کیفیت سنئے کہ جب مین پہلے پہل اعظم جی کے مکان مین آیا تھا سب سے اول گلبدن کو دیکھا وہ حسن و جمال مین یکتا تھی اگر مین حسن ظاہر کا بھوکا ہوتا اور سیر و فریفتگی کے لئے کوئی امر مانع نہ تھا مگر تمسے اوسکو کیا نسبت ۔ ع

| ہوا کیا وصف جتنے نے کمر پائی اگر پتلی | | تمہارے ہونٹھ پتلے اونگلیان پتلین کمر پتلی |
|---|---|---|

اسی طرح تمام اپنے سوالات کا جواب سمجھ لیجئے اور ماہ پاروں سے دنیا مین معشوقون اور خوبصورتون کا توڑا نہین ہے سب جگہہ موجود ہین اور مل سکتے ہین مگر مین ایسی ظاہری چمک دمک کا خواہان نہین ہون ۔ ع

ہم جسپہ مر رہے ہین وہ کچھ بات ہی ہے اور   تمسے جہان مین لاکھ سہی تم مگر کہان

رہی یہ بیسہ ہتیلی کا میل ہے اوسکی حقیقت ہی کیا ہے آج آیا کل گیا اور تمنے خود ہی اسکی نسبت بہت کچھ لکھا ہے پھر مین کیا لکھون ۔ ع

پھر سلطنت سے آستان یار بہتر ہے   ہمین ظل ہما سے سایۂ دیوار بہتر ہے

میری جان میرا میلان طبع تمہاری طرف سچ تو یہ ہے کہ ایک ازلی اور دیعت ہے جس نے گرفتار ہوتے ہی بسمل کر دیا ۔ دوسرے یہ کہ محمد اعظم سے تمہاری لطافت مزاج

ونزاکت طبع اور بہت سی خوبیوں کا ذکر سن کے میں لوٹ ہو گیا مجھے یقین ہوا کہ جیسا
آدمی میں چاہتا تھا وہ سب باتیں تم میں خدا نے پیدا کی ہیں میں نے خدا سے دعا کی
کہ پروردگار اس مجموعہ خوبی کو مجھے دے بارے الحمدللہ میری دعا قبول ہوئی اگر میں سارا
زمانہ ڈھونڈھ مارون تو تمسا آدمی ملنا محال ہے تمہاری خوبیوں کا حصر میری طاقت
سے باہر ہے کوئی میرے دل سے پوچھے ؎

ہماری آنکھوں میں آؤ تو ہم دکھائیں تمہیں ۔۔ ادا تمہاری جو تم بھی کہو کہ ہاں کچھ ہے

یہ چند باتیں تو تم میں خدا نے خاص طور پر پیدا کی ہیں۔
(۱) غیرت اور شرم مناسب حد تک (۲) عصمت اور عفت
(۳) اخلاق شیرین کلامی ذکاوت و ذہانت (۴) ایفاے وعدہ اور استقلال مزاج
(۵) سیر چشمی اور بلند نظری (۶) تمیز نیک و بد اور جوہر شناسی قدردانی۔
(۷) وفاداری اور حوصلے کی صفت ہے۔
اگرچہ اس ساتویں صفت کا امتحان نہیں ہوا ہے لیکن جس شخص میں وہ صفات ہونگے
اوسکا ہونا بھی لازمی ہے۔ ؎

بعض بھی ہزاروں لاکھوں میں تم انتخاب ہو ۔۔ پورا کرو سوال تو پھر لاجواب ہو

افسوس جن لوگوں میں تم پھنسی ہو ان باتوں سے اونکو کوئی مس بھی نہیں بس تمہیں
انصاف کرو کہ جس شخص میں یہ خوبیاں ہوں اوسپر کیونکر کوئی قربان نہ ہو جائے۔ تمہاری آج
جس ایسے بدو کو مجھے دکھایا ہاں دلربائی اور خوش ادائی میں اوسکے کلام نہیں مگر خدا کی قسم
تمہاری پاپوش کے بھی برابر اوسے میں نہیں سمجھتا میلان طبع تو در کنار ؎

وہ برق تجلی سے کسی اور کو دہوکا ۔۔ آنکھیں نہیں کیا طالب دیدار کے شستہ ہیں

میں کس کس وصف کو بیان کروں تم سراپا اوصاف حمیدہ ہو اوسکا حصر مشکل ہے
پھر تمہیں بتاؤ کہ میں تمہیں چھوڑ کے دوسرے پر فریفتہ ہوں پھر وہ میری
نہیں تو کیا ہے۔ ؎

جو در پر آنکھ نہ ڈالے کبھی رشیدہ تیرا ۔۔ سب سے بیگانہ ہوا ہے دوست تمنا سایہ

حضرت امیر خسرو نے میری ہی زبان سے تمہاری نسبت یہ شعر فرمایا ہے۔ ؎

خود را ببین در آئینہ وا انصاف باید ۔۔ کز چون توئی جدا شدن اندازہ کسیست

مجھے اپنی قسمت پر ناز ہے کہ تمہارا سا معشوق یکتا ہے روزگار مجھے ملا اب وصل و ملاقات تمہارے ہاتھ مین ہے تم چاہو تو سب کچھ ہو سکتا ہے ۔ ٥

مجھ ملنے پہ آؤ بہانے بہت ہین | کچھ ہے سکے دن ہین ٹھکانے بہت بنیا

میری شادی کی نسبت جو کچھ ارشاد ہوا ہے اوسکا جواب بھی ضمناً اوپر دے چکا ہون اگر اعتبار ہو تو قول و قسم لے لو ۔ ٥

میری بات تو نکانہ باور ہو تو نوشتہ لے لو | شاید انسان کے عوض چاہیے فرشتہ لے لو

آیندہ سب کچھ تمہاری مرضی پر چھوڑ دیا ۔ ٥ **حافظ**

تراکہ ہرچہ مرادست در جہان داری | بکن ہرانچہ کہ خواہی کہ دست آن داری

صبح کو رحم اللہ آیا اوسکو مین نے رقعہ دیا دوسرے دن یہ جواب آیا ۔

## تیسرے خط کا جواب

کلیجہ تھام لوگے جب سنوگے | نہ سنوا ہے خدا شیون کسی کا

میرے جلد باز خوش رہو ۔ ٥

کلیجہ پکڑ کر وہین بیٹھ جاتے | سنا ہی نہین تمنے نالہ کسی کا

آپ کا رقعہ مضمون اور قولون سے بھرا ہوا مجھے پہونچا مین سمجھی تھی کہ میری تحریر اور بعض سخت فقرون سے گو وہ بظاہر تلخ تھے مگر درحقیقت اونکی خوبی مین کلام نہین آپ رنجیدہ ہونگے مگر خدا کا شکر ہے کہ آپ کے جواب نے مجھے مطمئن کر دیا کہ آپ منصف مزاج اور عقلمند آدمی ہین مین نے جو کچھ لکھا تھا وہ بہت ضروری باتین تھین اور کسی معاملہ کو اول ہی اول صاف کر لینا مقتضاے دانشمندی ہے بارے مجھے یقین ہوا کہ آپ ظاہر پرست نہین ہین بلکہ ذاتی خوبیون کے پرکھنے والے ہین میری جو کچھ تعریف اور اوصاف آپنے بیان کیے ہین یہ خود اپنی ہی تعریف ہے مین تو ایک ناکارہ اور ناقص العقل چیز ہون اور درحقیقت مردون کی عقل و فراست سے عورتون کو کیا مناسبت ناقصات العقل والعادات عورتون کا لقب ہی ہے ہان یہ ضرور ہے کہ دوست کی سب چیز حتی کہ برائیان بھی اچھی معلوم ہوتی ہین اسی نظر سے آپکی تعریف قابل اعتراض نہین ہے ۔

آپ نے قول و قسم کی نسبت جو کچھ لکھا ہے اوسکی حاجت نہین تھی جو نا آدمی اگر ہزار قسمین کھالے بیکار ہے اور سچا صرف زبان سے اقرار کرلے عمر بھر کو کافی ہے آپ اگر سچے ہین مین قسم لیکر کیا کرونگی اور اگر ایسا نہین ہے آپ کی قسمین مجھے کیا مدد دے سکتی ہین آپ ذرا جی لگا کے میرا حال سنئے شعر

بار ان جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

یقین جانو جب سے مین سن شعور کو پہونچی ہون نخیلہ و مجبول درہم و برہم جا میری جان پڑی ہے میرا مزاج کچھہ ایسا واقع ہوا ہے جو اس فرقہ سے جس کے ہاتھہ مین مین پڑی ہون بالکل علحدہ ہے۔ ؎

| | |
|---|---|
| آشیان بھولے سے بھی آتا نہین مینے یاد مین | پرورش پائی ہے مینے خانۂ صیاد مین |

چھٹ پنے ہی مین یتیم ہوگئی اعظم جی اور میرزا ای نے مجھے بچون کی طرح پالا اور ہمیشہ یہی دعوے کرتے رہے کہ اسکو کسب نہ کرنے دینگے بلکہ اس سیہ بخت کی شادی کسی شریف کے ساتھہ کر دینگے لیکن مجھے جو ذرا بھی کبھی اس پر اعتبار ہوا ہو کیونکہ ان ناخدا ترسون کے ہتھکنڈ ونسے مین بخوبی واقف ہون اور مشکل یہی کہ اگر مین اونکی بات کا کبھی یقین بھی کرلیتی ہی تو اور خیالات چین نہین لینے دیتے خدا یا کیسے شخص سے سابقہ ہو میرا مزاج اوسکے مزاج سے موافق ہو نہ ہو کہین رند و بازش نہو مد تمیز جاہل نہو۔ اگر ایسا ہوا تو تمام عمر کا وبال ہوگا۔ ؎

| | |
|---|---|
| سو بار موت آئی ہے عہد شباب مین | اس دل کے ہاتھون جان پڑی ہی عذاب مین |

آخر اوس قول و قرار اور میٹھی چوری باتون کا نتیجہ آپنے بھی دیکھہ لیا کہ ان حرام خورون نے کوئی دقیقہ میری آبرو لینے کا اوٹھا نہین رکھا اور ہاتھہ پاؤن باندھ کے آگ مین جھونک دیا مگر پروردگار تیرا شکر کروڑ شکر کہ وہ آتش نمرود مجھپر گلزار خلیل بنکے ٹھنڈی ہیرا رونگٹا میلا نہ ہوا اور میرا دامن عصمت آلودۂ معصیت نہ ہونے پایا قربان تیری بندہ نوازی اور ذرہ پروری کے ع

میرے مولا میری بگڑی کے بنانے والے مصرعہ ؎

| | |
|---|---|
| سکہ سعد سمنی را دست تا دامان ما | رخت پاکان خشک چون گوہر پا افتادہ است |

الحمد للہ و ثم الحمد للہ ؎

گوہر مخزن اسرار ہمانست کہ بود | حقۂ مہر بدان مہر و نشانست کہ بود

باانہمہ میری جس قدر بدنامی ہوئی اوسی کے صدمہ میں ہڈیان پگھلی جاتی ہین اور روح پر صدمہ ہے خدا کی قسم ایک لحظہ ان لوگون مین مجھے رہنا قیامت ہے مگر مجبوری اور بیکسی کو کیا کرسکون — زمین سخت آسمان دور ہے —

حیف باشد کہ نشینم باخسانا — | ظاہرا مصلحت وقت دران می بینم

دکھایا کج تقفس مجھکو آب و دانہ نے — دگر نہ دام کہان مین کہان جھیاد اگر جرام موت اور سوء عاقبت کا خوف نہ ہوتا مین سچ کہتی ہون ابتک جان دیدی ہوتی مگر بجز خاموشی اور صبر کے چارہ نہین — شعر

مرغ زیرک چو بدام افتد تحمل بایدش

مین نے جس دن آپ کو پہلے پہل دیکھا اور محمد اعظم سے آپ کی تعریف سنی مین نے خدا سے دعا مانگی کہ اگر اس شخص سے میرا دامن باندھ دیا جائے تو تیری بڑی رحمت ہے الحمد للہ کہ میری دعا قبول ہوئی — ف

جو طلب مین نے کیا اپنی غذا بھیجے دیا | تیرے قربان میرے ناز اوٹھانے والے

جس دن منگ صاحب کی سرکار مین نوکری کا پیام ہوا ہے مین نے فورًا تاڑ لیا تھا کہ آپ کا میلان اس ناچیز کیطرف ہوا اور اسی وجہ سے یہ تقریب ظہور مین آئی میرا گمان صحیح نکلا جب سے مین نے یہ اندازا قصدًا کرلیا ہے کہ منگ صاحب وغیرہ کے سامنے آپ سے جلی کٹی کرتی ہون اور دور ہی دور رہتی ہون تاکہ کسی بدگمانی کا موقع نہ ملے — ف

کیا کیا نہین کرتا یہ ہمارا دل مضطر | روکے ہوئے ڈاٹے ہوئے تھامے ہوئے ہین

آپ کی محبت کا بار میرے دل ناتوان پر جس قدر ہے اوسکو مین خدا جانے کسطرح اوٹھائے ہوئے ہون اور ضبط کے مارے اف نہین کرتی — ف

گفتمش جامی اسیرت گفت آہم | لیک من از طعن بدگویان تغافل میکنم

چونکہ عورتونکو فطرتًا شرم و حجاب دیا گیا ہے گو بار ہا دولہ اوٹھے اور مضطراب نے پاؤن پھیلائے مگر مین نے ابتدا اپنی طرف سے مناسب نہین سمجھی لہذا جس طرح ہوسکا کلیجہ مسوس مسوس کے رہ گئی — ف

تم کریدو گے اگر خاک وہواں اٹھیگا | کچھ ابھی دل کی لگی بجھنے ادھر تمہار کہی ہے

اور سچ جانو ۔ ع

آن قدر یاد کردہ ایم ترا | آن قدر ہا کہ یاد ما نکنی

علاوہ اس کے یہ بھی ایک ملال خوشی تھا کہ چند سے صبر کرکے آپ کے چال چلن اور ظرف کا امتحان کروں اگر یہ شوق صرف چند روزہ ہوس اور معمولی روش کا دل ہے تو بالکل دور ہو اور دل پہ جبر کرکے اس طرح ہو سکے قطع نظر کرو کیونکہ میں صرف نفس پرست اور بوالہوس نہیں ہوں مگر خدا کا شکر ہے کہ میری خواہش کے موافق آپ نے اپنے کو ثابت کر دیا ۔ ع

کر زلیخا بہ خیالات عزیزش واسپرد | آنچہ در خواب ندید است تماشا سیکرد

مجھے اپنی خوش قسمتی پر ناز ہے کہ ایسا آدمی ملا آپکو مجھ سی سیکڑوں عورتیں ملتیں مگر مجھے بہت مشکل تھا ۔ یہ ہندی شعر میرے حسب حال ہے ۔ شعر ۔ ہم سے تم کو بہتیرے ٭ تم سا ہمکو کوئی نہ ملیگا ٭ ڈھونڈھو ہمسا میری جو نہیں رے ٭

تنہا بہر گذرے ہست رہ عشق ادگر | مرا بغیر تو کسے نیست غمگسار دگر

چونکہ میں نے تمام عمر آپ کے ساتھ بسر کرنے کی نیت کر لی ہے اس لئے کچا کچا اپنا سارا حال لکھدیا ہے اور ایسی صورت میں اسکی ضرورت بھی تھی مگر آپ اس راز کو بہت مخفی رکھیئے گا اسکے افشا میں ہزاروں قباحتیں ہیں ع حافظ

دلم کہ گوہر اسرار حسن و عشق در وست | توان بدست تو دادن گرش نکو داری

آپ نے شادی کے معاملہ میں جو کچھ جواب لکھا ہے یقین جانئے میں نے ممانعت کی نیت سے نہیں لکھا تھا البتہ آزمایش ضرور منظور تھی کہ آپ کتنے دور رہتے اور کس قسم کی محبت اور کیا خواہش ہے ورنہ خدا کی قسم میں ایسی شرط نہ کرونگی اور نہ اسکو پسند کرتی ہوں اگر آپ مجھ سے صادق القول اور محبت پر قائم رہے کسی قول و قسم کی ضرورت نہیں ہے آپ کو خود ہی گوارا نہ ہوگا اور اگر خلوص و یکرنگی میں فرق آیا قسم ایک نہیں ہزار ہوں تو کیا کام آسکتی ہیں کوئی عقلمند اس بات کو گوارا نہ کرے گا بلکہ میرے سر کی قسم اگر آپ کے ورثا شادی کے لیے کہیں تو ہرگز میری وجہ سے انکار نہ کرنا میری طرف سے آپکو پوری آزادی ہے اور

کبھی بھی اس معاملہ مین کوئی جدو جہد یا بیان نہین کرنا چاہتی میرے نزدیک ایسی فراخی اور دور اندیشی سے یہ فعل بالکل بعید ہے کہ مردون کو ایسے شروط لایعنی کے ساتھ مقید اور مجبور کیا جائے بلکہ دوستی کے پردہ مین دشمنی ہے کیونکہ مردون کو تمام عمر اس بات سے بچنا قریب بہ محال ہے پھر دریے محال ہونا حماقت نہین تو کیا ہے البتہ مین چند شروط اور کروگی جو محبت اور الفت مین لازمی ہین اوسکی پابندی بھی آپکو اور مجھے دونون کو کرنی پڑیگی جو شرط ہے ۔

میرے محرم راز ۔ مین نے اپنا مفصل حال دل لکھدیا ہے اس سے آپ ضرور یہ معلوم ہو جائیگا آپ جانتے ہین کہ مین نے کیسا ضبط کیا ہے اور کس قدر احتیاط کے بعد اپنے دل کا حال بیان کردیا ہے ورنہ کیا ممکن تھا کہ ایک حرف بھی میرے منہ سے کوئی سن لیتا اگر یہ نہ ہوتا ہلتے منہ بگاڑ دیتی اگر دل مچلتا پہلے سے جیسے کے پھینکدیتی ۔ ع

مجھے قابو نہین دل پر تو ہے قابو اپنا

مگر اب بجز اسکے چارہ ہی نہ تھا ۔ ف

| عشق را گر رخصت شرعی نمی بود ز حسن | | دست مے کرد سخن لیلی سو پیرا ہن دراز |
| --- | --- | --- |

اگرچہ مجھ پر عاشقی یا معشوقی دونون لفظ نہین پھبتے مگر تاہم دیکھنا چاہیے حق وفا کس کی طرف سے ادا ہوتا ہے مین ناچیز کیا سند رکھتی ہون جو کسی قسم کا دعوے کرون مگر ۔

واللہ المستعان و علیہ التکلان ۵ اللہ بس باقی ہوس فقط

اس خط کو مین پڑھکے بے انتہا خوش ہوا اور ہول از سمایا قریب تھا کہ مجھے شادی مرگ ہو جائے اوسکے دل حالات دریافت ہونے سے مین بہت ہی خدا کا شکر گزار ہوا رات کو اسکا جواب لکھہ رکھا ۔

## رقعہ چہارم

محبوب دلآرام من ۔ تمہارا پیارا خط میرے لئے مسیحا ہو کے پہونچا جو کچھ تمنے کمال مہربانی سے اپنا تفصیلی حال لکھا ہے اوس سے مین بے انتہا شکر گزار ہون ~~میری جان مین~~ مغرور کیون ہونے لگا کو غرور کا موقع ضرور ہے ۔

سنو بت ہیں تمہارے ناز کا غرور نہ موہوم چیز ہے — اس خط نے میرے دل کو تسلی دی ڈھارس بندھائی اور بے شک میں اپنی کامیابی کا نہایت ہی جلد سامان دیکھونگا — یہ میری سچی محبت کا اثر ہے جو تم کو رحم آگیا — ۵

| اتنا تو ہوا اثر میرے نالوں کے اثر سے | میرے سے ہوئے باہم ہوا سے پھر گئی وہ بھی |
|---|---|

میں نے جس دن سے تمکو اپنا دل دیا ہے تب ہی سے یہ ہو رہا ہیں گذرتی تھی کہ دیکھوں اسکا انجام کیا ہوا اور کہیں میری آہ بے اثر ہوسکے تو نہیں رہجائی الحمدللہ یہ دعا خدا اب جا رہا ہیں اپنے جذب صادق کے صدقے جس نے تمہارا دل نرم کردیا اور تمکو بے چینی پیدا ہوئی ۔ ۵

| کفر توڑا خدا خدا کر کے | لائے اوس بت کو التجا کر کے |
|---|---|

میں اسکا عذر خواہ ہوں کہ تمکو میری وجہ سے تکلیف ہوئی معاف کرو — ۵

| پائے نازک کا ستانا چھوڑ دے | جذب دل زور آزمانا چھوڑ دے |
|---|---|

میں تمہارا بندہ بے دام ہوں انشاءاللہ کبھی سرتابی نہ کرونگا اور میری وفا تم دیکھ لوگی — تم نے اپنی نسبت بہت ہی انکسار کے کلمات لکھے ہیں یہ انتہا درجہ کی خوبی ہے مگر میری جان تمہاری عمدگیاں اور دلفریب حمیدہ صفتیں اپنا جواب نہیں رکھتیں تم اپنے کو جو چاہو سمجھو مگر میں یکتائے روزگار اور مجمع خوبی سمجھونگا اس سے زیادہ انسانی کمالات مجموعۂ میرے خیال میں کسی شخص میں خصوص معشوقوں میں جمع ہونا محال عادی ہے یا قریب یہ محال ضرور ہے — ۵

| اب اور چاہیے کیا ہو پیمبری کر جائے | خدا کے فضل سے یوسف جمال کہلائے |
|---|---|

صبح کو حسب الحکم آیا رقعہ اوسکو دیدیا — اور اب سلسلہ نامہ و پیام جاری ہوگیا یہ چند خطوط یہاں سلسلہ کلام کے لئے لکھدیے گئے آئندہ بھی حسب موقع چند خطوط کی نقل کردونگا — اب یہ بھی معمول ہوگیا تھا کہ عصر کے وقت وہ دلآرام قنات کے قریب آکے کھڑی ہوتی تھی اور میں غلام گردش میں کرسی پر بیٹھتا تھا ۔ ۔ بازبان ہوا کرتی تھیں کبھی مزے مزے کے شعر پڑھے جاتے تھے کبھی دونوں رو یا کرتے تھے غرض کہ عجب لطف اور کیفیت سے

گذرتی تھی جسکو بیان کرنے کی طاقت نہیں ہاں جسپر گذری ہو وہ سمجھ لے۔ ۵

الفت کا عجب مزہ ہے دونو ہی ہو بیقرار دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

## حریفانہ راز و نیاز

ایک روز ہنگ صاحب نے اپنے کئی دوست انگریزوں کی* دعوت کی رات کو مجرا ہوا قاعدہ یہ تھا کہ صدر مین کرسیون پر سب انگریز بیٹھتے تھے اور پائین کی طرف اور لوگ سب سے آخر مین ہنگ صاحب کی کرسی ہوتی تھی اور اوسی کے قریب میری کرسی اور سیدھے ہاتھ کی طرف طایفہ کھڑا ہوتا تھا۔ جب اور خانم جان اونکے سیدھے جانب کھڑی ہوتی تھی اوس دن اس قدر کثرت ہوئی کہ ہنگ صاحب کی کرسی بہت ہی پائین مین بچھی ہوئی تھی اون کے پاس بالکل پیچھے دیوار سے لگا ہوا بیٹھا ہوا تھا جس سے یہ ہوا کہ مجھ سے اور خانم جان سے بہت ہی تھوڑا فاصلہ رہگیا تھا۔ غرض کہ گانا شروع ہوا صاحب مجھ سے بار بار معنے پوچھتا تھا اور انگریزی مین دوسرے انگریزون کو سمجھاتا تھا۔ چونکہ خانم جان بڑی شیرین کلام اور ہنس مکھ عورت تھی اکثر انگریزوں سے باتین کرنے لگتے تھے جس سے مجھکو نہایت غیرت اور غصہ معلوم ہوتا تھا مگر مصلحتاً خاموش تھا۔ تھوڑی دیر مین خانم جان نے چوکھٹے پر ہاتھ مارا اور بہت سا مصالحہ الایچی وغیرہ لے گئی۔ اور میری طرف ایک ادا خاص سے دیکھ دیا۔ ~~

| | |
|---|---|
| دیکھا جدھر کنکھیون سے اوس مست ناز نے | غمزہ پکار اوٹھا کہ وہ بیہوش ہو گئے |

اور ساتھ ہی مین نے میرزا جی سے اس غزل کی فرمایش کی۔ **حافظ**

| | |
|---|---|
| بملازمان سلطان کہ رساند این دعا را | کہ بشکر پادشاہی زنظر مران گدا را |
| ز رقیب دیو سیرت بخدا ئے خود پناہم | مگر آن شہاب ثاقب مددی دہد خدا را |
| چہ قیامت است جانان کہ بعاشقان نمودی | رخ ہمچو ماہ تابان دل ہمچو سنگ خارا |

* ترجمہ۔ مصنف نے طعام کلان لکھا ہے جس سے ڈنر ہی مراد ہے۔ مترجم

دیکھنا اسے بھی معلوم ہو گیا تھا اور ساتھ ہی اوس غزل کا یہ شعر گایا۔ سد

| بے معرفت مباش کہ در من یزید عشق | اہل نظر معاملہ با آشنا کنند٭ |
|---|---|

پھر پٹکے ایک ڈلی او پہینکی مگر مجھے نہ لگی سو لی زمین پر پڑی پھر تیسری چوتھی پانچوین لیکن ڈلیاں شمع تک پہینکتی رہی آخر ایک ڈلی میرے قریب تپائی پر جو فانوس رکھا تھا دیکہا بہرا ہتا اوپر پڑی اور چمن سے آواز آئی اور اوس نے کہا وہ مارا شب کی آنکھہ او دیرا دیکھہ ٹکی تنگ صاحب نے کہا خانم جان میرا فانوس توڑ و گی۔ میرزا ای نے کہا بی خیر ہے یہ کیا لڑکپن ہے آپ نے کسی کا جواب کو نہین دیا مگر بہت ہی بے پروائی سے انگوٹھا دکھا دیا میرے نقطے سے۔ اور صاحب نے کہا آپ اس شعر کے معنے سمجھے؟

بے معرفت مباش الخ

صاحب نے مجھہ سے پوچھا کہ حسن شاہ اسکے کیا معنے ہین صاحب کو سمجھاتا ہی تھا کہ اوسنے یہ غزل شروع کر دی۔ غزل

| دل من بدور رویش ز چمن فراغ دارد | کہ چو سرو پای بندست و چو لالہ داغ دارد |
|---|---|

جب اس شعر پر پہونچی

| بفروغ چہرہ زلفش ہمہ شب زند رہ دل | چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد |
|---|---|

اور ایک قہقہہ لگا کے صاحب بہادر سے کہا اگر اوسکے معنے نہ سمجھے ہو اس شعر کے معنے بتاؤ تاکہ دونوں کا مطلب کہل جاے وہ بیچارہ اس مرد گنا یہ کیا واقف مجھہ سے اسکے معنے بھی پوچھنے لگا ابھی مین نے اچھی طرح سمجھایا نہ تھا کہ آپ نے اوسکو بتانا شروع کیا اور معنے بتانے کا اصرار کیا وہ مجھہ سے اولجھا کہ جلد سمجھاؤ۔ مین حیران تھا کہ کیا بات بناؤن مگر فوراً ہی میرے خیال

٭ اہل نظر معاملہ با آشنا کنند۔ یہ قیامت کی ادا شناسی دیکھئے سچ ہے ایسے آدمی جلد مرتے ہین اور وہی ہوا بھی۔ مترجم

٭٭ لیمپ تو اوسوقت ہون گے نہین مگر شمع دو شمع والے بھی پڑے ہین۔ مترجم

+ یہی لفظ لکہا ہوا ہے مطلب صرف نہین ہے۔ مترجم

مین ایک بات اگلی مین سے کہا خانم جان نے آخری شعر اپنے حسب حال پڑہا ہے دیکہو
ابہی ابہی فانوس توڑ کے ڈالی تہین اور سر کچہ تنبہ تو ہوا نہین بلکہ بے پروائی
سے جرات ثابت ہو یا یہ دلاوری نہین تو کیا ہے صاحب نے ہنس کے کہا کہ واقعی
یہی مطلب خانم جان کا ہے گاتے گاتے جب اس شعر پر پہونچی ۔ ہ

| طرب آشیان بلبل بنگر که زاغ دارد | ببین در مرغ صبحگاہی سر او که خون بگریم |
| --- | --- |

میری ہمدرد مسکرا کے منگ صاحب سے کہا —

اے صاحب تمہاری ولایت مین تمام کوے گورے ہوتے ہین
اور ہندوستان تک پہونچے ہین ؟ —

اوسنے سادگی سے کہدیا ہان ہمارے ملک مین سفید کوے بہی ہوتے ہین —
مین نے صاحب سے کہا آپ کچہ سمجہے بہی ؟ آپ لوگون پر چوٹ ہے یعنے آپ ہی گورے
کوے ہین — صاحب نے کہا خانم جان تم ہمکو کوا کہتی ہو سب ہنس رہے تہے
مگر وہ تیوریان چڑہا کے خاموش ہو رہی مین نے صاحب سے کہا کہ اس
غزل کی فرمایش کیجیے — غزل حافظ

| | |
| --- | --- |
| دوش می آمد و رخسار برافروخته بود | تا کجا باز دل غمزده دل سوخته بود |
| رسم عاشق کشی و شیوه شهرآشوبی | جامه بود که بر قامت او دوخته بود |
| جان عشاق سپند رخ خود میدانست | آتش چهره بدین کار برافروخته بود |
| و ز و زلفش ره دین منزوان سنگین دل | در رهش مشعله از چهره برافروخته بود |
| دل بسی خون بکف آورد ولی دیده بریخت | الله الله که تلف کرد که اندوخته بود |
| گرچه میگفت که زارت بکشم میدیدم | که نهانش نظری با من دل سوخته بود |
| گفت خوش گفت برو خرقه بسوزان حافظ | یا رب این قلب شناسی ز که آموخته بود |

مقطع پر مین نے مسکرا کے اوس کی طرف دیکہا اوس نے ایک ادا کے
خاص سے اوس کا جواب مسکراتے ہوئے اس طرح دیا کہ میرا ہی
دل جانتا ہے — ہ

ہ یہ پورا فقرہ اصل کتاب کا ہے — مترجم

| | |
|---|---|
| ازہ ور فگند می بمن از ناز نگا ہے | قربان نگاہ تو شوم باز نگاہے |
| کیفیت چشم اوسکی مجھے یاد ہے سودا | ساغر کو میرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں |

مجلس برخاست ہو گئی اور میں ایک حالت ناگفتنی میں وہان سے اوٹھا سب رخصت ہو گئے۔ دوسرے دن جب خانم کے پاس ملاقات ہوئی میں نے کہا رات کو تم نے غضب ہی کیا کہنے لگی کیا میں نے کہا آج وہی چکنی ڈلی جو آپ نے پھینکی تھی وہ تو کہو کتنے اوسکا اور ہی ڈھنگ پڑا لا مگر طرہ یہ کیا کہ ایک تو کنایہ دار شعر گائے پھر صاحب سے مضمون کا اصرار کیا لیکن خیریت ہوئی کوئی سمجھا خاک نہیں۔ ہنس کے کہا کوئی شخص جو کام چھوٹا بڑا کرتا ہے اوسکا آغاز انجام سوچ لیتا ہے اگر میں نے اوسکو ٹالنے کی تدبیر نہ سوچ لی ہوتی تو ایسی حرکت ہی نہ کرتی اشعار کے سننے پوچھنے سے صرف یہ غرض تھی کہ آپ کی دانشمندی اور ادا شناسی ظاہر ہو ورنہ کوئی بات نہ تھی۔ ؎

| | |
|---|---|
| بیگانہ نے بدقت مئے میبرد | جز آشنا بداد سخنور نمیرسد |

مین نے کہا خیر جو ہوا اچھا ہوا

ایک دن مین کچھ کاغذات صاحب کے پاس لے گیا بعد ملاحظہ کے صاحب نے کہا میری کتاب مین فلان کاغذ کی نقل کر دو۔ مین دوسرے کمرے مین میز کے سامنے بیٹھ کے نقل کر رہا تھا اور صاحب کسی انگریز کے ساتھ ٹہلتا تھا اتنے مین بی جان اور خانم جان صاحب کے پاس آئین جب وہ انگریز چلا گیا صاحب نے بی جان کے ساتھ اختلاط شروع کیا اور گو مین اوٹھا لیا مین انجان بنا ہوا سر جھکائے ہوئے لکھ رہا تھا کہ خانم جان میرے پاس چلی آئی اور پوچھا کیا لکھ رہے ہو۔ مین نے کہا تنخواہ کا کاغذ ہے اوسنے کاغذ اوٹھا لیا اور دیکھنے لگی۔ مین نے کہا دیکھو صاحب اور بی جان کیسے مزے مین ہین اگر تم بھی مجھے ایک بوسہ عنایت کرو تو کیا اچھی بات ہے اوسنے یہ سن کے میرے دونون ہونٹھ مل دیے۔ ؎

| | |
|---|---|
| تمہاری تیغ کا منہ چوم کے نے لیا بوسہ | ابھی کسی سے نہ ہم دب کے بانکپن چھوڑے |

اتفاقاً اوسکی یہ دراز دستی صاحب نے بھی دیکھ لی اور بولا خانم جان کیا ہے

روسنے صاحب کو دیکھا نہ تھا اوسکے پوچھنے سے فی البدیہہ جواب دیا کہ آپکے منشی صاحب عجیب چیز ہیں مجھے ایسی سخت بات کہی سنکر کیا کہوں مدت ہوئے کہا کیا سخت بات تھی ہم بھی سنیں فرمایا میں انکے پاس آئی کہا خدا اوٹھا لے میں نے؟ تو اس سے پوچھا کیا کر رہے ہو تو کہنے لگے جاو اسکی پڑیا صدا حسد نے تم کو قبول نہین کیا مین بھی تم سے بات نہین کرتا - مجھکو بھی غصہ آگیا زبان کا جواب ہاتھ سے دیا اونکا منہ مل دیا - ع

کلوخ انداز را پاداش سنگ است

صاحب نے کہا تم حسن شاہ سے ڈرتی نہین ہو وہ میری خاطر سے چپ رہتے ہین اور تم چڑھتی ہی جاتی ہو - آپ بگڑکے کہا اور مین بھی تو آپ کی خاطر سے طرح دیے گئی خون پی کے رہ گئی ایسی بات اونہون نے مجھے کہی تھی کہ کسکو اسا تو ڑکے جواب دیتی تو اپنا سا منہ لے کے رہجاتے صاحب نے ہنس کے کہا حسن شاہ تمنے سچ کہا کہ ہمارے صاحب نے قبول نہین کیا - ہمیشہ مجھکو کہا کرتی ہے کہ مین نے تم کو منہ نہ لگایا - مین نے کہا حضور اب یہ ذکر جانے دیجیے مجھے اسوقت خون جگر پینا پڑا یہ دست داری کر گئی ہین صرف آپ کے لحاظ سے چپکا ہو رہا - صاحب نے کہا تم بھی عوض لے لو مین نے کہا مین درگذرا یہ مجھے اسی طرح بیٹھنے دین انکی بڑی عنایت یہی ہے کہ میرے پاس سے تشریف لیجائین صاحب نے کہا خانم جان تمنے اچھا نہ کیا تمکو معلوم ہے کہ ہمارے منشی تم لوگون سے کس قدر نفرت کرتے ہین - اوسنے کہا پھر مجھے کیون سخت بات کہی - صاحب نے کہا وہ دلگی تھی - تم بھی ویسا ہی جواب دیدیتین غرضکہ اسی طرح یہ قصہ رفت گذشت ہو گیا٭ ایک دن خانم جان اور بی جان وغیرہ سب صاحب کے پاس آئین اوس

---

٭ حسن شاہ اور خانم جان تو صاحب سے ملتے تھے مگر صاحب بہادر بڑے مسخرے تھے جہان دیکھو آپ ٹپکے پڑتے ہین - افسوس اب ایسے انگریز نہین آتے ورنہ ہم بھی بتاتے - مترجم

ستمگر نے دل‌لگی کا مشغلہ یہ نیا نکالا کہ صاحب سے کہنے لگی آپ کے منشی صاحب
بڑے سفاک اور بے رحم ہیں اور مجھ سے تو بڑی دشمنی رکھتے ہیں معلوم نہیں
میں نے اونکا کیا بگاڑا ہے ۔ ع

| مجھ سے قاتل کو اگر لاگ نہیں ہے تو نہیں | | دیکھئے آنکھ میں ان کی تو ان خون اوتر آتا ہے |
|---|---|---|

میں آج اونکے خون کا دعوے کرنے آئی ہوں ۔ صاحب نے کہا خیر تو ہے بتا کچھ
تمکو برا بھلا کہا ۔ فرمانے لگیں ہاں میں نے مرا تھا کہ خواب دیکھا گویا میں آپ
کے بنگلے سے آتی ہوں منشی صاحب تنچہ لیے ہوئے بنگلے کو آرہے
تھے میرے قریب پہونچ کے کہنے لگے تم صاحب کے پاس کیوں آتی ہو ۔
میں نے کہا میں آپ سے نہیں آتی ہوں صاحب بلاتے ہیں مہربانی
کرتے ہیں آتی ہوں اسپر فرماتے ہیں خبردار اب آئیں تو آئیں پھر نہ آنا ۔
مجھکو سخت ناگوار ہوتا ہے میں نے کہا تو آپ صاحب سے منع کر دیجیے مجھے
نہ بلوایا کریں میں خدا واسطے کیوں آنے لگی اوسکا جواب تو دیا نہیں اور اوٹھا
کے تنچہ مجھے مار دیا اور کہا کہ لو اگر نہیں مانتیں تو یہ تمہاری سزا ہے ۔ ع

| جہاں رکھی گلے پر تیغ دم لینے نہیں دیتا | | تڑپنے کا مزہ کھوتی ہے جلدی ہمیں قاتل کی |
|---|---|---|

میں گولی کھا کے گر پڑی اور لوٹنے لگی اور اپنا نام آپ ہی سے لے کے رو رہی
ہوں کہ ہے ہے ظالم جان مار ڈالی گئی اور چاہتی تھی کہ آپ کو اطلاع
کروں کہ دیکھیے آپ کے منشی صاحب نے مجھے بے قصور قتل کیا ۔ اتنے میں
میری آنکھ کھل گئی اب میرا خون بہا منشی صاحب سے دلوائیے صاحب نے کہا
دیوانی ہوئی ہو کہیں ایسی دل‌لگی حسن شاہ سے نہ کرنا وہ ان باتوں سے ڈر کر
بھاگتے ہیں اوس شوخ نے کہا میں کچھ نہیں جانتی آپ ڈرتے ہیں ڈرا کیجیے
میں تو خون بہا لئے ہی کے اوٹھونگی ۔ ع

| بھولی بھولی وہ قیامت باتیں | | جھوٹ ہے سو تو یقین آجائے |
|---|---|---|

صاحب نے ٹیکا رام ہرکارہ کو میرے پاس بھیجا کہ بلاتے ہیں ۔ میں گیا
تو ذات شریف کو دیکھتے ہی میں نے کہا خدا خیر کرے آج کوئی نیا [illegible]
بنا کے لائی ہو ۔ میں نے کل عصر کے وقت اوس سے کہا تھا کہ جب

تم سے ہنستا بولتا ہے یا تمہارا ہاتھ پکڑ لیتا ہے مجھے انتہا سے زیادہ رشک ہوتا ہے اور جی چاہتا ہے کہ اپنی جان دیدون عجب نہین کسی دن غصہ مار کے ہلاک نہ ہو جاؤن - غرض صاحب نے مجھ سے کہا کہ خانم جان نے تم پر خون کا دعوے دائر کیا ہے اور اوس کی حقیقت بھی بیان کی - مین نے کہا آپ سے اکثر عرض کر چکا ہون کہ مجھ سے دل لگی نہ فرمایا کیجیے اوس نے کہا مین اپنی طرف سے کچھ نہین کہتا بلکہ خانم جان حقیقتاً دعوے کرتی ہے چاہو پوچھ لو - مین نے کہا خیر مین ایسا ہی عورتونکا دشمن ہون خصوصاً انکا جیسا کہ انہون نے خواب مین دیکھ ہی لیا ہے پھر کیون یہان آتی ہین مین تو واقعاً انکے آنے کا روادار نہین ہون ممکن ہے کہ مجھ سے یہ حرکت ہو گئی ہو - صاحب نے کہا آپ اقراری مجرم ہین پھر تو خونبہا دینا چاہیئے مین نے کہا ان سے کہدیجیے خواب مین مین نے قتل کیا ہے خواب ہی مین خونبہا یا قصاص جو چاہین لے لین کیونکہ ہمارے مذہب مین بمصداق آیہ -

"النفس بالنفس والاذن بالاذن والجروح قصاص"* جس طرح ہر عضو کا بدلا وہی عضو ہے اسی اعتبار پر محل واردات اور وقت واردات پر بھی اپنا بدلہ لے لین خواب کا عوض بیداری مین نہین ہو سکتا - صاحب نے کہا خانم جان حسن شاہ نے کیا معقول جواب دیا ہے - اوسنے کہا یہ لیجیے آپ دونون مل کے میری بات دل لگی مین اوڑاتے ہین حالانکہ مین یقیناً خونبہا لونگی اوسنے کہا دینے کو تو کتنے مین خواب مین تم سے ہو سکے تو لے لو - اوسنے کہا مین یہ تاویلین تو جانتی نہین خونبہا دلوانا ہو دلوائیے ورنہ

---

* یہ آیت ترتیباً غلط لکھی ہے اصل یون ہے - الاذن بالاذن والسن بالسن والجروح قصاص - اور پوری آیت یہ ہے - وکتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس والانف بالانف والاذن بالاذن الآیۃ سورہ مائدہ - حسن شاہ صاحب نے اپنے جواب دعوے مین اس آیۃ کو پیش کیا ہے حالانکہ اسکا محل و موقع یہ تہا - مترجم

ویسا کہیئے مین اور کوئی راہ نکالون - سہ

ایسی ضد ہے تو اونہین کون منائے یارب ‖ اسپہ بیٹھے ہین کہ کوئی مجھے یاد آیا ٭

تب تو صاحب نے مجھسے کہا دل حسن شاہ خانم جان ہنین مانتی ہینے تو فیصلہ کی سب صورت سمجھادی مگر وہ ان باتون پرآتی ہی نہین مین نے کہا تو معلوم ہوگیا کہ انکو طمع مجھسے کہیں ہے جو ان لوگون کا شیوہ ہے اب انکو مجال گفتگو نہین دعوی تو انہون نے کردیا تہا مگر ملا کچھ نہین اس لئے ہٹ دھرمی پرآگئین - یہ سُنتے ہی اوسکا چہرہ سرخ ہوگیا اور معلوم ہوا کہ آگ ہوگئی مگر چپ ساکت ہو کے رہگئی - سبب مجھے یقین ہوا کہ یہ کہنا میرا ناگوار ہوا لہذا صاحب سے رخصت ہو کے چلا آیا - اوس دن معمول کے موافق مین نے دیکھا کہ تشریف نہین لائین اس سبب مجھے خلجان پیدا ہوا اور رحم اللہ کو تلاش کرایا اتفاق سے وہ بھی نہ ملا کچھ کہلا بھیجا اور اوس ہنگامجو[**] کے حرکات پر حیران تہا کہ آیا ایسی باتون سے کیا مطلب[***] مجھے -

ساری رات مین نے تڑپ تڑپ کر کاٹی صبح کو غلام گردش مین بیٹھا تہا کہ رحم اللہ آیا مین نے کہا کل خانم صاحبہ عصر کے وقت قنات کے پاس نہین آئین اوس نے جواب دیا وہ کہتی تہین کہ اونہون نے صاحب کے سامنے مجھے نالایق بات کہی حالانکہ مین اونکا گلہ رفع کرتی تہی خیر اوسکا مزہ مین بھی اچھی طرح نہ چکھاؤن تب میرا نام خانم جان ہے - سہ

مری دشمنون کو وہ سکہ پہ ہوے ‖ نکالین گے دم بہر مین سودا اسی کا

مین نے بہت ہی معذرت ہاتھ جوڑ کر کہلا بھیجی اور قنات کی طرف دیکھا تو کچھ سایہ سا معلوم ہوا مین سمجھ گیا وہی ہونگی لہذا یہ شعر مین نے پڑہا - سہ

باز خواہم گلہ[****] از جور تو بنیاد کنم ‖ زیر دیوار تو بنشینم و فریاد کنم

---

[*] کس خوشنما آغاز کا کیا ہونگا انجام کیا ہے - ایسے معشوق سے اور یہ سلوک مترجم

[**] یہ خاص لفظ مصنف صاحب کا ہے - مترجم

[***] مطلب تو بہت صاف تہا نہ سمجھنا اور بات ہے - مترجم

[****] اودنا گلہ اسی کا نام ہے - مترجم

مطلع
سادہ ابلیلے دگر بیں از من آشیان بندد
تو ان آویخت باشاخی بلبندی آشخوانم را

پھر قنات کے نزدیک جا کے مین نے یہ شعر پڑہا ۔ ؎

مرا ایسادہ و لیہا ے من تو ان بخشید
خطا نمودہ ام وچشم آفرین دارم

اسکے جواب مین اور تو کچھ جواب ندیا یہ شعر پڑہا اور چلی گئی ۔ ؎

گل بخندید کہ از راست نہ رنجیم و لے
ہیچ عاشق سخن تلخ بہ معشوق نہ گفت

صرف کے بعد گانے کی تعلیم کا ڈہنگ خیمہ مین آپ نے ڈالا اور میرزا ئی سے کہا کہ دریافت کرانا چاہیے اگر صاحب ہون تو بلوا بھیجین میرزا ئی نے صاحب کو بلوا بھیجا وہ آئے تو خانم جان نے اشعار کے معنی پوچھنے یہ صاحب کو دھر لیا جو کچھ بیلطرح پہلے بیشکا پہلے تو صاحب نے جوابدیا مگر جب اوس نے ناطقہ ہی بند کردیا ناچار مجھے بلوانے کے لئے میرزائی سے کہا اوس نے کہا ضرور بلوا ئیے مگر وہ تو باوجود ہمارے اصرار کے کبھی نہین آتے صاحب نے کہا وہ اگرچہ جوان ہین مگر عورتون سے بہت ہی شرماتے ہین غرضکہ وہ ہرکارہ بیا بلے آئے مین عمداً توقف کرتا تھا آخر تھوڑی دیر کے بعد خیمہ مین گیا میرزائی نے کہا آپ ہی کی کسر تھی مین نے صاحب سے پوچھا آپ نے یہان مجھے کیون بلوایا ہے صاحب نے کہا یہ غضب کیا ہوگیا تمہارا کیسا مزاج ہے بی میرزائی تمہاری شکایت کرتی ہین کہ کبھی ادہر ہوکر نہین نکلتے مین نہین سمجہتا کس لئے نہین آتے ہو ۔ مین نے کہا آپ کو معلوم ہے مجھے ایسے مقامون پر جانے کی عادت نہین ہے اوسنے کہا ہان مین جانتا ہون مگر یہان کچھ مضایقہ نہین ہے یہان آنے سے آپ کی شخصیت نہ باقی رہے گی مین نے کہا خیر آیا کرونگا ۔ مین بیٹھا تو اوسکے پہلو ہی مین بیٹھنے کا اتفاق ہوا مین نے چپکے سے کہا کہ اسوقت تو خوب تم نے شوشہ چھوڑا جواب دیا جی ہان آپ نے جس طرح اسوقت باتین انجان ہوکے بنائین مین نے کہا ۔ ؎

چند آنکہ زلف تست دراز است کار من
از یک سر است زلف تو و روزگار من

اسکے بعد خانم جان نے یہ غزل شروع کی

## غزل حافظ

اے نسیم سحر آرامگہ یار کجاست
منزل آن مہ عاشق کش عیار کجاست

عاشق خستہ بدرد و غم ہجران تو سوخت — ہیچ پرسی تو کہ آن عاشق غمخوار کجاست

شب تاراست و رہ وادی ایمن در پیش — آتش طور کجا وعدۂ دیدار کجاست

ہر کہ آمد بجہان نقش خرابی بیند — در خرابات مپرسید کہ ہشیار کجاست

آنکس است اہل بشارت کہ اشارت داند — نکتہ ہاہست ولے محرم اسرار کجاست

ہر سر موے مرا با تو ہزاران کار است — ما کجاییم و ملامت گر بیکار کجاست

عقل دیوانہ شد آن سلسلۂ مشکین کو — دل ما گوشہ گرفت ابروے دلدار کجاست

دلم از صومعہ و صحبت زاہد بگرفت — یار ترسا بچہ کو خانۂ خمار کجاست

بادہ و مطرب و گل جملہ مہیاست ولے — عیش بے یار مہیا نشود یار کجاست

حافظ از باد خزان در چمن دہر مرنج — فکر معقول بفرما گل بیخار کجاست

مقطع کو کئی دفعہ تکرار کر کے گایا پھر میری طرف دیکھ کے صاحب سے کہا کہ سچ تو ہے گل بیخار نہین جیسے ہم اور آپ پہلے تو صاحب جلدی مین کہہ گیا ہان سچ ہے پھر سمجھا اور کہا خانم جان مجھے تم خار کہتی ہو اوس نے کہا بیشک میری نسبت آپ خار ہین صاحب نے ہاتھ پکڑ لیا کہ اچھا ہم خار ہین تو ناخن سے تمہارا لہو نکالتے ہین ۔ س

پھول لین وہ بلبلین منقار ہیت — تنکے جو چنتے پھرین گلزار مین

اوس نے ہاتھ جھٹک دیا اور ہنسی مین بات اوڑ گئی ۔ مین نے بی جان سے کہا یہ غزل سناؤ ۔ حافظ

صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را — کہ سر بکوہ و بیابان تو دادۂ ما را

شکر فروش کہ عمرش دراز باد چرا — تفقدے نکند طوطی شکر خا را الخ

یہ غزل تمام ہوئی ہی خانم جان نے اسے شروع کیا غزل حافظ

عاشقان را درد و غم بسیار می باید کشید — داغ یار و غصۂ اغیار می باید کشید

در دو دل شب ہاے تار از اشتیاق روے یار — آہ سرد و نالہ ہاے زار می باید کشید

داد خواہی را کسے خواہد ز سلطان در جہان — انتظار بامداد یار می باید کشید

گر کسے عاشق شد اگر چہ نازنین عالم است — نازکی کے رست آید بار می باید کشید

حافظا چندین الم ما را در ایام فراق — بر امید وعدۂ دیدار می باید کشید

میری حالت متغیر ہوئی اور آنسو جاری ہوگئے - میں نے میرزا جی سے کہا کہ یہ غزل گاؤ - شعر

آنکہ پامال جفا کرد چو خاک راہم ۔۔ خاک می بوسم و عذر قدمش می خواہم

جب اس شعر پر پہونچی مجھ سے چپکے سے کہا میرے حسب حال ہے - شعر

بستہ ام در خم گیسوے تو امید دراز ۔۔ دین مبادا کہ شود دست طلب کوتاہم

اسکے ختم ہوتے ہی خانم جان نے یہ غزل گائی - شعر

جنگہ با شمع کہ پیان خاطر عاطر گذرم ۔۔ لطفہا مے کنی اے باد صبا باد سرم

ہمتم بدرقہ راہ کن اے طائر قدس ۔۔ کہ دراز ست رہ مقصد و من نو سفرم

اسکو اسطرح درد سے ادا کیا کہ سب کے سب بیتاب ہوگئے میری آنکہوں سے مسلسل آنسو جاری ہوگئے اور اوس کی بہی آنکہیں اس طرح ڈبڈبا ئین جیسے گل نرگس مین قطرہ شبنم ہو مگر ایک آنسو بہی گرنے ندیا اور اس طرح ضبط کیا گویا کچہ تہا ہی نہین - شعر

ای نسیم سحری بندگی من برسان ۔۔ کہ فراموش مکن وقت دعاے سحرم

خرم ان روز کزین مرحلہ بربندم رخت ۔۔ و ز سر کوے تو پرسند رفیقان خبرم

براہ خلوت گہہ خاص نما تابیش ازین ۔۔ میخورم با تو دیگر غم دنیا نخورم

چپکے سے کہا آمین مین نے بہی کہا آمین بلکہ - شعر

پیر مغان دعا کو مین کے بولے ۔۔ ہم نے بہی ہین ایسی سنتین کین

حافظا در طلب گوہر مقصد شاید ۔۔ دیدہ دریا کنم از اشک و در غوطہ خورم

اوس وقت گانا بہت ہی پر اثر ہوا صاحب بہادر بہی محو ہوگئے تہے بعد ختم مجہہ سے کہا حسن شاہ تم بیشک آج عاشق ہوگئے ان عورتوں سے جو تم پسند کر لے لو اور چپکے سے بی جان سے کہا دیکہو منشی کیسے چرہتے ہین میرزا جی نے کہا آپ اگر ہم مین تنے کیکو

---

بلکہ صداے گنبد - مترجم

چرہتے بنائے جاتے ہین - مترجم

قبول کر لین ہماری سعادت ہے - مین نے کہا صاحب آپ سے کئی بار عرض کر چکا ہون
کہ مجھہ سے دل لگی نہ کیا کیجیے آپ نہین جانتے حالانکہ یہ معاملہ آقا اور نوکر مین بہت ہی معیوب
ہے اوسنے کہا اس مین ہرج ہی کیا ہے اور مین تو سچ کہتا ہون کیونکہ تم گانے بجانے کے شوقین
بہت ہو - میرزائی نے کہا میر صاحب رقیق القلب آدمی ہین اس مین عاشقی کی
کونسی بات ہے مین نے کہا گریہ و بکا تو میرا خمیر ہے اوسکو مین کیا کرون مگر افسوس
میرے رونے مین تاثیر خاک نہین ہے ؎

کہان سوز الفت مین قدر آنسوؤن کی
یہ موتی ہین لیکن جلائے ہوئے ہین

غرض کہ ان خوش طبعیون کے بعد صاحب گہڑی دیکھہ کے اوٹھہ کہڑے ہوئے مین بہی
آمادہ ہوا میرزائی نے کہا آپ کہان چلے بیٹھئے بہی - مین نے کہا سرکاری کام ہے صاحب
نے فرمایا اسوقت کونسا کام آپ کرین گے بیٹھئے کیون نہین کسیکو آزردہ خاطر کرنا تمکو کیسے
گوارا ہوتا ہے - مین تو یہ چاہتا ہی تھا بیٹھہ گیا باتین ہونے لگین میرزائی نے کہا اگر
کچھہ شعر پڑھیے تو بہت مہربانی ہوگی لہذا مین نے یہ چند اشعار پڑھے - اور آخر مین
یہ شعر خانم جان کیطرف متوجہ ہوکے مین نے سنایا - حزین ؎

زعاشق شکوۂ جز مہر ورزیدن نمیدانی
عبث رنجیدۂ اسباب رنجیدن نمیدانی

اوسنے گویا سنا ہی نہین اور منہ پہرا لیا پہر مین نے ذرا قریب کہسک کے کہا - ؎

رخصت آشتی بدہ غمزۂ دری را
مہر دہان دلکن نرگس سرمہ سائے را

اسکا بہی جواب نہ دیا - مگر مسکرا دیا اور انکہیون سے مجھے دیکھہ کے اوٹھکے سائبان مین جا
بیٹھہ رہی - مین بہی مکان پہ چلا آیا -

کیا بات ہے اوس انجمن ناز کی غالب
ہم بہی گئے وان اور تری تقدیر کو رو آئے

اوس دن سے خیمہ مین آمد و رفت جاری ہوگئی اور سب سے بے تکلفی کی نوبت
پہونچی پہرون جاکے بیٹھتا تھا اگر کسی دن کوئی امر مانع ہو گیا اور جانے مین دیر ہوئی تو
میرزائی خود قنات کے قریب آکر پکارتی تہی یا آدمی بہیجتی تہی اکثر آدھی آدھی رات
تک شطرنج گنجفہ چوسر یا رسم منتم امد بیت بازی چیستان پہیلی وغیرہ
مین گذر جاتی تہی چونکہ بی جان وغیرہ سبہی بے تکلف ہو گئی تہین پاس بیٹھنے

جس عورت کے پاس جی جا ہتا مین بیٹھا رہتا مگر باایں ہمہ خانم جان بیٹھکی رہتی لوگون کے سامنے بہت ہی کم بات کرتی تہی اور کمال ضبط اور احتیاط سے اس قسم کا برتاؤ کرتی کہ مجال نہین کسی کو گمان تک ہو سکے ؎

| یارہو سامنے دیکھے نہ ادہر دیکھین تو | کون ایسا ہے بہلا اُسکے بجگر دیکھین تو |
|---|---|

اوس رات کو مین خیمہ سے جب آیا تو اُس کی رنجش کا خیال بیچین کئے ہوئے تہا اور سخت طبیعت پریشان تہی رہ رہ کے کلیجہ دہڑکتا اور جی بیٹھا جاتا تہا دل چاہتا تہا پھر خیمہ مین چلا جاؤن بغیر صفائی کئے مین کیون آیا ؎

| ور دیکھطرح اوٹھے گر پڑے آنسو کی طرح | محفل یار سے اوٹھنے کو اوٹھے تو لیکن |
|---|---|

جب صبح کو رحم اللہ آیا مین نے کہا اونہون نے کچہہ کہا ہے بولا نہین صرف سلام کہدیا ہے اور مجہہ سے کہتی تہین رات کو مین نے اونکی تسکین کردی ہے مین سوچا دل تو اوسکا صاف ہوگیا ہے مگر خواہان معذرت ہے اس لئے یہ رقعہ مین نے لکہا

## رقعۂ معذرت

| گرچہ پر پوشش است ولیکن فرشتہ خوست | دانم کہ بگذرد ز سر جرم من کہ او |
|---|---|

میری نازک مزاج نازنین - مین نہایت محجوب ہون مگر اس معاملہ مین زیادہ لکہنا اور وجہ حجاب بیان کرنا عذر بدتر از گناہ ہے لہذا صرف ایک شعر حضرت حافظ شیراز کا لکہے دیتا ہون خدارا معاف کیجیے ؎

| باز آکہ توبہ کردم از گفتہ و شنیدہ | گر خاطر شریفت رنجیدہ شد ز حافظ |
|---|---|

عصر کے وقت رحم اللہ آیا اور جواب باصواب بہی لایا ۔

میرے جفا شعار - آپ کا رقعہ معذرت پہونچا ہاے اگر معذرت قبول نکرون تو کیا کرون ؎

| کس مزے سے یہ اوڑاتے ہین نشانہ دل کا | کیون نہ چلتی ہین کے تیرے تیر جگر میں کہو تو |
|---|---|

تکر یاد رہے

| وفائین ہماری جفائین تمہاری ؛ | زمانہ مین رہین یادگار زمانہ ؛ |
|---|---|

تم نے اتنا نہ خیال کیا کہ اس بات مین کیا بات نکلے گی اور تم سے مجہے سخت

کمینہ جیسے غیر میں اب تو در گذر کرتی ہوں لیکن خدا کے لئے آئندہ زمانہ ازحد لغانہ اور کلام ظرافانہ سے اپنی طبیعت کو ذرا دبا کیجئے ایسی تیسی لوجہ کو ای بات کہہ دینا عقلمندی نہیں ہے ۔ ف

| | |
|---|---|
| پیش رعنا نشان سادہ دلی عیب بود | تا مرا این طایفہ پُر مکر و فسون سے پایہ |

آپ اطمینان رکھیے میں ناصح نہیں ہوں اگر ایسی رنجشوں کو میں نے کے بیٹھتا پھر نباہ معلوم ۔ ع

اگر گنتے ہیں ہم خطا میں تمہاری

جناب عالی آپکو یاد ہوگا میں نے پہلے کسی رقعہ میں لکھا ہے کہ چند شروط میرے اور آپ کے درمیان کرنا ہوں گی جو قیام محبت اور دوام الفت کے لئے ضروری ہیں لہذا میں عہدنامہ کی دو نقلیں بھیجتی ہوں اسکو ملاحظہ کرکے دونوں پر مہر و دستخط کر دیجیے میں نے بھی کر دیے ہیں ۔ ایک اپنے پاس رکھیے ایک مجھے واپس فرمائیے ۔ ف

| | |
|---|---|
| باہم اک وعدہ قرداد نوشتہ ہو جاے | کہ مری سہو کی عادت ہے مجھے یاد رہے |

## نقل عہدنامہ

۱ ۔ اگر آپس میں کسی وجہ سے رنج آجائے اوسکی اصلاح میں فوراً کوشش کرنی چاہیے یہ ضد نہ آپڑے کہ قصور کس کا ہے اور معذرت کون پہلے کرے ۔ اور جب عذر کیا جائے بے حجت قبول کر لینا چاہیے ۔

۲ ۔ کسی بات کو خواہ کیسی ہی خفیف کیوں نہ ہو ایک دوسرے سے چھپانے نہیں بلکہ کوئی کام بغیر آپس کی مشورت کے نہ کرنا چاہیے اگر بظاہر اوس میں کچھ نقصان معلوم ہوگا باہمی رد و قدح سے صاف ہو سکیگا

۳ ۔ حاضر و غائب ایک دوسرے کی رضامندی اور دلجوئی بمناسب طور سے ہمیشہ ملحوظ رکھنی چاہیے ۔

۴ ۔ جھوٹ ہرگز نہ بولا جائے گو خطا ہی ہو گئی ہو ۔

۵ ۔ ایک دوسرے کی بات کو جھٹلانا نہ چاہیے اور بیہودہ شبہات و بدگمانیاں بالکل نہ آنے پائیں ۔

۶ ۔ چغل خوروں اور حاسدوں کی باتوں پر اول تو اعتبار ہی نہ کرنا چاہیے اور

اگر خیال آجائے تو فوراً گند بنا چاہیے جس کا تصفیہ ہو جائے گا دل میں رکھ چھوڑنا اور گھات میں لگے رہنا سخت معیوب بات ہے۔

۷۔ محبت کی ترقی اور اوس کے بناہ میں ہر وقت ساعی رہنا چاہیے موجودہ حالت کو غنیمت سمجھ کے آئندہ کا خیال چھوڑ دینا حماقت ہے۔

| العبد جو کچھہ اس میں لکھا ہو قبول ہے | العبد جو کچھہ اس اقرار نامہ میں لکھا ہو کا دل شخص ہے |
|---|---|
| حسن شاہ (مہر) | خانم جان (مہر) |

میں نے یہ عہدنامہ دیکھکے اوسکی عقل پہ آفرین کہی اور فوراً مہر دستخط کر کے ایک قطعہ اوسکے پاس واپس کر دیا۔

# بیتابیان - نکاح - وصل

ہرچند خیمہ میں آمد و رفت شروع ہو گئی تھی اور بہرون اوس سے یکجائی کا اتفاق ہوتا تھا تنہائی بھی کبھی کبھی اقرار بھی ہوتا تھا تسلی بھی کیجاتی تھی مگر ان بالائی باتون اور خالی دل افزائیون سے اور بھی اضطراب بڑھتا تھا اور جس قدر معاملہ کو طول ہوتا جاتا تھا میری الجھن کو ترقی تھی ؎ ع

مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی

| اس قدر بھی آرزو اچھی نہیں | مار ڈالا انتظار یار نے |
|---|---|

ہر وقت بیقراری کی آہ و زاری سے کام تھا بہرون اوسکے تصور میں تڑپتا اور شعار پڑھتا تھا آخر میں نے ایک رقعہ لکھا وہ یہ ہے۔

میری نرالی سب پیاری۔ واضح ہو کہ اپنے اضطرار کا حال میں لکھ نہیں سکتا تمہارے وصل کی تمنا میں تارے گن گن کے راتیں کاٹتا ہوں مگر ہائے وصل کی کوئی صورت نظر نہیں آتی مجھے دنیا و مافیہا کی خبر نہیں سوائے تمہارے وصل کے کوئی خواہش نہیں ہے

؎ حضرت عشق کی بس اتنی کائنات ہے۔ مترجم

غرض ز مسجد و میخانہ ام وصال شما است ۔ جز این خیال ندارم خدا گواہ من است

اگرچہ سے اسی طرح میں محروم رہا یقین ہا تو دیوانہ ہوکے جنگل کو نکل جاؤنگا یا تو لی پھانک جاؤنگا۔ لاحق ہو جائیگا پس اگر خبر لینا ہو جلد لو ورنہ پھر افسوس کروگی ۔

مجھ سا جان باز وفادار نہ پاؤگی کوئی ۔ لاکھ ڈھونڈوگی جہان میں ترے بیار کیسا

تمکو تمام باتون کا سلیقہ خدا نے دیا ہے مگر تدبیر وصال مین کوئی ہوشیاری آپکی مین نے نہین دیکھی گویا اس بات کا سبق ہی نہین پڑھا ہان تمکو تو سب کچھ آتا ہے میری بدقسمتی کا کیا علاج ہے ۔

کہے گا رقیب سے کیا ملعون است یا ۔ تیرا کہی جی نہ جائے تو باتین ہزار ہین

امید کہ اسکا جواب باصواب جلد عنایت کرو ورنہ مجھ سے ہاتھ دہو بیٹھو گے فقط

رحم اللہ یہ جواب آیا

میرے بیقرار دوست ۔ آپکا رقعہ پہنچا اضطراب و قلق کا حال معلوم ہوا مجھے بڑا صدمہ ہوا مگر محبت والون کو ہمیشہ یہ دکھڑا رہتا ہے آپکی کچھ خصوصیت نہین ہے ۔

نا امیدی عاشقان حت یم است ۔ مخصوص بروزگار من نیست

آپ جانتے ہین کہ مین اس فکر سے غافل ہون حاشا ایسا نہین ہے مگر یہ بہی نہین کہ بیکاری مین آیندہ کے خیالات چھوڑ دون اور وقت موجودہ ہی کو غنیمت سمجھون ۔ جلد بازی بہت ہی بڑی ٹھوکر کہاتا ہے پھر سنبھلنا دشوار ہو جاتا ہے لہذا صبر کرنا اور خدا پر بھروسہ رکھنا چاہئے یقین ہے کہ کوئی صورت نکل آئے ۔

غم اوٹھانے کے واسطے دم ہے ۔ زندگی سے اگر تو کیا غم ہے

رات کو مین نے دوسرا رقعہ لکھا ۔

میرے زخم جگر پر مرہم رکھنے والی خوش رہو ۔ آپکا رقعہ دیکھا یہ باتین تسکین و تسلی کی میرے درد دل کے لئے دوا نہین ہو سکتین ۔

نتیجہ نہ نکلا تھکے سب پیامی ۔ یہان آتے آتے وہان جاتے جاتے

مجھمین اب صبر کی طاقت نہین ضبط کا یارا نہین دم اولجھتا ہے دل گھبراتا ہی

ضبط ہو نہین سکتا وحشت کی ترقی ہے یاس وحرمان کا زور۔ ؎

اتنی غرض ہے گردش لیل ونہار سے ۔۔ یا تین ہون وصل یار کی دن ہوتیا ہے

تم تو موقع اور وقت کی منتظر ہو اور یہان ہیر افشا ہوا جاتا ہے آخر وہ وقت کب آئیگا کیا یہ ہمین نجومی سے پوچھنے کی ضرورت ہے جب تک وہ وقت آئے خدا جانے کیا ہو کیا نہو کل کی خبر کسے ہے۔ اب اور کیا لکھون تمہاری عنایت کا امیدوار ہون۔ ٹالے بالے جانے دیجیے۔ ؎

وصل مین اب تاکجا لیت و لعل

مدتون سے ہو رہا ہے آج کل

صبح کو رحم اللہ رقعہ لیگیا اور عصر کے وقت یہ جواب لایا۔

میرے بہت ہی بیقرار ہونے والے۔ آپ کے جوش اشتیاق کو دیکھکے مجھے تعجب ہوتا ہے یہ سچ ہے کہ آپ کو بہت بیچینی ہے اور سلامتی سے سواے وصل کے کوئی بات اچھی نہین معلوم ہوتی مگر مین بھی غافل نہین ہون اور نہ بیدرد ہون بلکہ میرے دل کا حال تمھین نہین معلوم مین ہاے واے تو کرتی نہین مگر اندر ہی اندر جل کے خاک سیاہ ہوئی جاتی ہون۔ ؎

رنج فرقت کو مجھی نہین ایذا کوئی ۔۔ دل مین بیٹھا ہوا ملتا ہے کلیجا کوئی

ضبط پر میرا بیشک پورا قابو ہے گو جان جائے مگر اُف نہ نکالون گی۔ مترجم ؎

سوز تپ فراق کا لب پر بیان نہین ۔۔ مین چپکے چپکے جلتا ہون لیکن دھوان نہین

مین ہر وقت انہین فکرون مین رہتی ہون مگر کوئی تدبیر نہین پڑتی شاید خدا نے کوئی وقت خاص اوسکا مقرر کیا ہوگا اب تو سواے خاموشی اور صبر کے چارہ نہین۔ ؎

ز حسرت سوختم وز شرم دود بر نیاوردم ۔۔ الٰہی آتش در خانہ ناموس و ننگ افتد

میرے پیارے یہ مین جانتی ہون کہ سوہلت حسب دلخواہ بہت ہی مشکل سے ہوسکے گی۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس گنہگار کو فعل حرام ہرگز گوارا نہین ہے۔ اگر خدانخواستہ ایسا مجھے منظور ہوتا یہ مصیبتین کیون اوٹھاتی لوگون کی باتین کیون سنتی ظلم جھیر ہوئے طعنے مجھے دیے گئے پھبتیان مجھپر اڑین مین نے سب شربت کے سے

گھونٹ پی لیے مگراپنی ابرو ریزی گوارانہ کی مین اس قدر بے پردگی جو میری بدقسمتی سے
ہے خدا جانے کس مصلحت سے گوارا کرتی ہو اے ورنہ کیا مجال تھی جو میرا رنگ تک بھی
کوئی دیکھہ سکتا۔ اغیار کے سامنے بیٹھنے یا بات کرنے کا جب مجھے اتفاق ہوتا ہے
جی چاہتا ہے زمین پھٹے اور مین سما جاؤن مگر مجبور ہون لاچار ہون ان حرام خورون
کے ہاتھہ مین پڑی ہون خدا ہی نجات دے تو دے عاقبت کا خوف نہ ہوتا تو مین
اپنی جان دیدیتی ایسی بے حیا زندگی سے ہزار درجہ موت بہتر یہ بھی مقصد نہین ہے
کہ ان ظالمون سے اپنا حال ظاہر کرون یا کسی مدد کی خواہان ہون بلکہ انکو اگر ذرا بھی
خبر ہو جاے تو کمبخت آفت جوت دین۔ ؎

اللہ کس قدر رہ مقصود دور ہے
پیک خیال راہ مین تھک تھک کے مرگیا

پس ایسی صورت مین آپ کی خواہش پوری ہوتی نہین معلوم ہوتی لیکن ساتھہ ہی اسکے
دو چار باتین ایسی میرے خیال مین آئی ہین جس سے ہمہ تن وصل کی فکر مین پڑی
ہون اور ایک نہایت ضروری بات اسکو سمجھتی ہون۔ سنئے
۱۔ زن وشوہر مین کوئی آمیزش خون نہین ہوتی مگر باانیہمہ تمام اعزاے قریب
سے زیادہ ایک دوسرے پر شیفتگی اور حفظ ناموس کا جو خیال ہوتا ہے حکیم مطلق کی
خاص حکمت اسی کی مقتضی ہے کہ اوسنے باہمی وصال کا حیلہ سب خصوصیتون
اور قرابتون سے زیادہ موثر اور قوی کر دیا ہے اس لیے مواصلت ضروری
چیز مقصدی۔
۲۔ واقعی انجام کار کی خبر کسکو ہے اور زندگی کا کیا بھروسہ لہذا جو کچھہ ہو جائے
غنیمت سمجھنا چاہیے اور یہی مآل زندگی ہے۔
۳۔ آپ کی جوانی اور شباب پر رحم آتا ہے کہ مفت بیکار جاتی ہے اور پھر غم عشق
ومہاجرت آپکو کھائے جاتا ہے مجھے اسکا بڑا خیال ہے اور درحقیقت عین جوانی
مین ایسی آفتون کا برداشت کرنا ہر طرح مضر صحت وسلامتی ہے جو آیندہ حصہ
عمر کو بہت ہی خراب کرنے والی چیز ہے۔
اس لیے مین سوچتی ہون اور انشاء اللہ کچھہ راستہ نکل آئے گا آپ ہوشیار رہیے

مین وقت پر اطلاع دیتی رہونگی - ۵

خود ہماری زندگانی کا باعث ہوا ہے ‌ | لو ہمارے محبت اب کچھہ کچھہ سا ہو چلے لگے

اس رقعہ کے دیکھنے سے مین بہت ہی مسرور ہوا اُس کی حد نہین جب معمول کے وقت وہ آئے کہہ ری ہوئی مین ہنسنے بے اختیار بلائین لے لین اور کہا خدا تم کو خوش رکھے میری جان تم نے بچالی اب مجھے یقین ہوا کچھہ دنون زندگی باقی ہے وہ مسکرا کے چلی گئی - مین نے پانچ روپئے رحیم اللہ کو دیئے اوس نے نہ لیئے مین نے خفا ہوکے کہا ایسے ہی کچھ دیتا ہون نہین لیتا کہا خانم جان نے منع کیا ہے اوسنے کہا منع تو کسی نے بھی نہین کیا لیکن آپ خود ہی سوچیئے اگر مین روپیہ لون تو لا محالہ مان باپ کے پاس لیجاؤن وہ پوچھین گے کہان پائے تو مین کیا جواب دونگا مین جوان اور خود مختار بھی نہین ہون جو اور ضروریات مین صرف کرون رہا یہ کہ پیسے کے یا بازار کی چیزین اوسکے لیئے خانم صاحبہ کو خدا خوش رکھے اس قدر عنایت کرتی ہین کہ مین اوگتا گیا ہون اور جب سے آپ کے پاس آنے جانے لگا ہون پانچ پیسے روز خانم صاحبہ نے مقرر کر دیے ہین وہ پیسے کہین کھو دکو کافی ہین - پھر آپ ہی فرمایئے مجھے ضرورت کیا ہے جو آپ سے لون - مین نے دل مین کہا کہ خانم جان تو براق ستی ہی یہ لونڈا کیسا آفت کا پرکالہ ہے کیسی ہمند سی کی چیندی نکالتا ہے قاضی کے گھر کے چوہے سیانے - رات کو مین نے یہ رقعہ لکھکر یہ مین لکھہ رکھا -

میرے باعث زندگانی سلامت رہو - مژدہ جانفزا یعنے تمہارا خط میرے حق مین مسیحائی کر گیا مین کہو نکر شکریہ ادا کرون اور کہانسے زبان لاؤن جو تمہاری عقل و تدبیر کی تعریف کرون خدا تم کو خوش رکھے کہ اس ڈوبتے کو سنبھال لیا اور مرتے ہوئے کو زندہ کر لیا آیندہ بھی جلانا مارنا تمہارے اختیار مین ہے دیکھون وہ دن کب آئے کہ مین اپنے آغوش تمنا مین تمہین دیکھون اور اپنی قسمت پر ناز کرون -

مے درکف و گل در بر و معشوق بکام است
سلطان جہانم بچنین روز غلام است

مجھ پہلے بھی دو روپیہ دیتے تھے اور یہ پانچ کل سات ہوئے پڑی سنہ بیت گئی - خانم کی تدبیرات کا
نتیجہ

شب مہتاب ہو گلشن ہو مئے ہو جام ومینا ہو ‖ الٰہی اس تمکنت سے کسی مہوش کا مہمان ہون

زیادہ بجز شوق کے کیا لکھون۔

اس قدر تسکین ہو جانے سے میری حالت مین تغیر پیدا ہوگیا دوا بھی چھوڑ دی توانائی بھی آگئی۔ بگڑی ہوئی رنگت نکل آئی میرے اقربا مجھے دیکھ کے خوش ہوئے کہ صحت ہوگئی۔ مین نے غربا و مساکین کو خیرات تقسیم کی ایک ہفتہ تک بالکل سکون رہا پھر وہی حالت پیدا ہوگئی اور رونے اور فریاد کرنے لگا۔ یہ مین سوتا تھا اور ڈرتا تھا کبھی بدگمانی ہوتی تھی کہ میرے حال سے پھر انکو بیخبری ہوگئی کاش کوئی انہین یاد دلاتا میرا درد دل سنا دیتا شاید انکو رحم آجائے۔ مترجم ؎

علاج شدت درد جگر کرے کوئی
جنہین خبر نہین انکو خبر کرے کوئی

بے اختیاری اور پریشانی کی حالت مین بجز رونے کے چارہ ہی کیا تھا یا جفا و ستم کی شکایت مین اشعار پڑھا کرتا تھا۔ ؎

ہدف سینہ زمن ناوک مژگان از تو
سختی جانی زمن رستی پیمان از تو

گر روز یکہ قضا شادی و غم زد قسمت ‖ چشم خون بار زما شد لب خندان از تو

## رقعۂ نمبر ۵ فقرات طرز نو

آرام بخش دل بیتاب من۔ دیشب بدرگاہ او تعالیٰ شانہٗ نالیدم و در حالت اضطرار و تصور آن نگار دوچار شدہ مے گفتم۔ خدایا آن صیاد را چہ دام است کہ در مرغزار الفت صید وش زخم کاری خوردہ۔ آن کیا درا چہ نام است کہ از کمند محبت رستم شال رسم یاری بستہ۔ آن آہوئے رم خوردہ چیست کہ در اندک

مکرم اس رقعہ کا ترجمہ یا تو میری بے استعدادی کی وجہ سے جو سمجھ لیا جاسکے مین نے مناسب نہین سمجھا لہذا اصل رقعہ نقل کر دیا اور جواب بھی اصل ہی درج ہوگا ناظرین دونون کی نسبت فیصلہ کر لین۔ مترجم

صرصر ہواے سخنان میگریزد۔ آن نافۂ لوکردہ کیست کہ از یک اشارہ و کنایہ بہ
تندی مے ستیزد۔ آن چہ گل رعناست کہ بیرنگ گل قرار ندارد و آن چہ دل بے تمنا
است کہ بر یک شوق اصرار نہ آرد۔ آن چہ شایق است کہ با طالب خود فرصت ملت
نمی تازد۔ و آن کدام خایف است کہ بہ مشتاق خود خبر و موافقت نمی بازد۔ گاہے در اقرار است
گاہے در انکار۔ گاہے مشتاق یار ہست گاہے بیزار۔ گاہے مست ناز است
گاہے ہوشیار۔ گاہے مہربان است گاہے غضبان۔ گاہے سر بسر عنایت است
گاہے سر بسر عتاب۔ گاہے سر بسر رعایت است گاہے سر بسر خطاب۔ گاہے دلدار است
گاہے ستمگار۔ گاہے خوش خواست۔ گاہے جفا جو۔ گاہے در مروت مردانہ وار است
گاہے در مواصلت زنانہ کردار۔ اگر بدل الفت دارد انکار چراست۔ اگر در سینہ
صداقت دارد بیزار چرا است۔ بیچارہ عاشق حیران است کجا رود با کہ گوید بجز آنکہ
کنج خموشی گزیند و دامن بیقراری فرا چینید تا باشد کہ روزے بر حالش ترحم آرند و آب
وصالش تشنگی فراقش فرو نشانند تا چند مہجور ماند۔ تا کجا رنجور باشد۔ آخر بشر است ہر آہ
را اثر است۔ ہر آغاز را انجام است۔ ہر کا بندا انعام۔ اگر آسان شود چہ تعجب۔ اگر بکام
رسد چہ عجب۔ آہوی ان +زندگیست کہ در بند محبت کسے محبوس است۔ آن صید حیست
کہ در دام الفت کسے مانوس است۔ آن نخجیر کدام صیاد است کہ از تیر نگاہ تغافل جگر
*زخیم دارد۔ و آن شمشیر کدام جلاد است کہ بے جنبش ابروے قاتل دل دونیم دارد۔
آن چہ مرغ است کہ بیدانہ در دام است۔ آن کہ قلندر است کہ بے سیم و زر
در دام است۔ آن چہ صراحی ست کہ با پیالہ در جنگ است۔ آن چہ گلابی ست کہ با
بادہ ہمرنگ ست آن آدم‡ را چہ اسم است کہ بے مواصلت جسم بر رسم محبت صداقت
شعار است۔ آن خادم را چہ اسم است کہ از سماعت اسم بچشم خدمت گزار است۔ آن
بیگانہ کدام است کہ را او یگانگی با وجود بیگانگی از بیگانہ ہا تنے خود بیزار است۔ آن دیوانہ را

+ زید کی ایک ہی ہیلی — مترجم۔
* نیا لغت ہے مترجم
‡ دونوں فقرے لاجواب مترجم

چه نام است که از راه دانائی با وجود دیوانگی از کار کسی هشیار است - آن بے نظیر کیست که با وجود مهاجرت بدون نظر بمقابل ناظر است - آن بدر منیر چلیست که با وجود سفارقت بنیر نگاه بحضور حاضر است - آن چه جرس است که بے آواز با ناقه لیلے ارتباط خواه است - آن چه هوس است که بے فریاد با فرهاد بشیرین اختلاط خواه است - بخدا طاقت طاق است و کار دبا استخوان رسید رحم بر حالش ضرور - نه وقت ناز نه جاے غرور - جواب با صواب را امیدوار - چشم انتظار بر راه آن دو چار -

## جواب فقرات از طرف آن نگار طرز نو

فقراتیکه در تصور من نوشته اند - جوابش اینست - دانی کیست - دلدار کسی است غمخوار کسی است محبوب کسی است مرغوب کسی است - طالب دیدار کسی است شایق گفتار کسی است - خیرخواه طلبگار است - آرام ده غمگسار است - شمع خلوت دلدار است فانوس جلوت غمخوار است - زیب ده کاشانه کسی است - انیس خوے کسی است - جلیس پہلوے کسی است - تشنه موے کسی است - خسته خوی کسی است - سرور سینهٔ ناشاد است امید دل نامراد است - دل دوختهٔ دوری کسی است - جگر سوختهٔ مهجوری کسی است جویاے یار آشنا است خواهان طلبگار باوفا است - گاهے در حیرانی است گاهے در پریشانی - گاهے گریان گاهے بریان - گاهے لرزان گاهے ترسان - منتظر وقت و بخت است نه دل سخت است - امیدوار عنایت خدا است - نه آنکه بے رحم و بے وفا است چندے بجبر برخود اختیار باید کرد و وقت قابو را انتظار - ۵

| | |
|---|---|
| ای لعل تو افگنده شورے بشراب اندر | مهر تو بدل دارم پون بوبه گلاب اندر |
| اظهارم و پنهانم چون عکس در آئینه | بنشینم و برخیزم چون سوج به آب اندر |
| بیمارم و کم یابم چون وعدهٔ معشوقان | لب تشنه و سیرابم چون وصل بخواب اندر |
| می خندم و میگریم چون گل به ته شبنم | میسوزم و میسازم چون خون بکباب اندر |

ناظر - حاضر - منتظر

درخلوت و در سیرم چون روح بخواب اندر — در خانہ و در راہم چون پا برکاب اندر
در وصل پریشانم چون زلف برخسارش — نامحرم و ہمرازم چون لحن رباب اندر

وہر چہ کہ درخیالات جو ز نگاشتہ اند خواہش ایشست —
والی کیست - طلبگار من است - غمخوار من است - و تشنہ من است - جگر خستہ من است
مشتاق لقائے من است - رفیق لقائے من است - طالب دیدار است - منت
کش صد بار است - محرم راز است ہمدم سر اداز است - تشنہ تر است و لے
ہشیار - دلنواز است و لے باکار - برندہ ناز است - آزردہ نیاز است
دل مجروح را یار است - جان غم آلود را مدار - یار خاطر شکستہ یار شادی است
جگر دوز نیست دلسوز است - طالب زر نیست امیدوار بر است - تماشائے
گل خار نیست - آرزومند بوس و کنار - گدا نیست شاہ است - بر حسب و نسب
خود گواہ است - محب ولیست فرزند علیست - اگر مشتری شود سزاوار است
جنس وفادار خریدار است - تشنہ آب وصال است - تشنہ آرزوئے محال است
خاطر خود جمع دارد - دست بہ دعا بردارد - روزے بمنزل رسد - چرا کہ زر در
کیسہ زرگر سزد - اگرچہ وصلش در آئیم می شاید - اگر بہ بخشش بر آئیم مے باید -
چرا کہ یار وفادار است - بجان و دل خریدار - والسلام —

اس جواب سے نہایت تسکین ہوئی صبح کو وہ پری جمال جنات کے قریب آئی
اور مجھ سے کہا آج اپنا بنگلہ خالی کر رکھو اور چار شخص مل سکیں تو بہتر ورنہ دو ہی
آدمی تجویز کر رکھو رات کو ایک ضرورت پڑنے والی ہے - میں نے کہا بہتر ہے
اور رحم اسد سے پوچھا تمہارے یہاں آج کوئی نئی تقریب ہے اوس نے
کہا نہیں البتہ میوہ جان کی لڑکی کی مسی ہے وہاں جانے کی سب تیاریاں
کر رہے ہیں میں نے کہا خانم جان بھی جائیں گی اوس نے کہا ضرور کیونکہ جسکی
مسی ہے وہ خانم صاحبہ کی سہیلی ہے اور بہت ہی آپس میں محبت ہے -

+ چوٹ ہے - مترجم
+ بے شک - مترجم

نین حیران ہوا یہ کیا اسرار ہین مجہہ سے تو بنگلہ خالی کر رکھنے کو کہا او ر آپ جلسہ میرے
جانے کو تیار ہین کہین دم تو نہین دیا - مترجم ؎

وہ وعدے کے سچے وہ پیمان کے پورے
مزہ پاے دے گا مکرنا کسی کا

با این ہمہ مین نے کسی حیلہ سے اپنے بہائیون کو جو اکثر یہان مقیم رہتے تہے جا بجا ہو
بہجوا دیا اور ایک حالت بیم و رجا مین شب کا منتظر رہا - ؎

کس نے وعدہ گہر مین آنے کا کیا
آپ سے باہر ہوئے جاتے ہین ہم

تمنا ئین مچلی جاتی تہین آرزوئین پہولی نہ سماتی تہین دل اوچہلتا تہا چہاتی دہکتی
تہی کسی بات پر قرار نہ آتا تہا بدگمانیان سو سو خیال پیدا کرتی تہین - سالک ؎

خیال گذرے کہان کہان کا ارادہ اونکا ہو گیا ہین کا
نہ کچہہ ٹہکانا مرے گمان کا نہ کچہہ ٹہکانا مرے یقین کا

وہان کا تماشا سنیے کہ سارے دن تو وہ عہدہ جو تیاریون مین رہی کبہی کپڑون کی
دیکہہ بہال کبہی زیور کی ٹہیک ٹہاک بناؤ سنگار کنگہی چوٹی کرکے ہمہ تن آفت
سراپا قیامت بنگئی - ؎

رنگ نکہرا جوبن اومنگا فتنے برپا ہو چلے
قابل تعظیم ہے اوٹہتی جوانی آپ کی
مترجم [*]

بہار دن یہ ہے حسن زیبا کسیکا — اوکہتا نون یہ ہے جوبن آیا کسی کا
جو سینہ سے ڈہلکا دوپٹہ کسیکا — مسل ڈالا ظالم کلیجا کسیکا
اسے پیا پامال اوس کو کیا ہے — مچا ہے اندہیر سر پا کسیکا
دوپٹہ کی تقدیر ہیکل کی قسمت — کہ ہاتھہ آگیا جوبن اوبہرا کسیکا
غضب دخت رز آج نکہری ہے ساقی — تماشا ہے ٹوٹے جو تقوا کسیکا

[*] ناظرین ہنس پڑین گے کہ یہ بے وقت کی راگنی کیسی مگر اپنے لخت جگر سب کو اچہے معلوم
ہوتے ہین ٹوکنے کی بات نہین - مترجم -

| | |
|---|---|
| سحر طور کیا خاک باقی ہے موسیٰ | ادھر آؤ دکھلائیں جلوہ کسیکا |
| چلو ہم بھی پوچھیں مزاج مبارک | سر طور اب ہم سے جلوہ کسیکا |

جب چلنے کا وقت آیا الوائی کھٹوائی لے لحاف اوڑھ پلنگ پر لیٹ گئی میرزائی نے پوچھا بیٹا خانم خیر تو ہے یہ تمہیں کیا ہو گیا۔ جواب دیا ابھی ابھی میرے سر میں شدت کا درد ہونے لگا اور اعضا شکنی سی معلوم ہوتی ہے جی بھی متلاتا ہے وہ سب ذرا سے ذرا تھم گئے۔ اتنے میں آپ نے تھوڑی سی قے بھی کی اودھر میوہ جان نے آدمی بھیجا میرزائی نے سب کو تو سوار کر دیا آپ ٹھہر گئی کچھہ دوا درمن کی فکر کرنے لگی چار گھڑی رات گئے اوسنے میرزائی سے کہا کہ اب میرا مزاج کسی قدر درست ہے مگر کھڑے ہونے کی سکت نہیں ہے چونکہ ہم ہی تو جی کا معاملہ ہے تمکو جانا چاہئے اور میری طرف سے عذر کر دینا کہ اس تقریب کی خوشی مجھہ سے زیادہ کس کو ہوگی مگر مجبور ہو گئی اگر پہر رات گئے تک بھی میری طبیعت سنبھل گئی میں ضرور آؤنگی ورنہ صبح کو تلافی مافات کرونگی۔

میرزائی رحم اللہ کی ماں اور زعفران لونڈی کو چھوڑ کے سوار ہو گئی مگر دم بدم آدمی خبر کو بھیجتی تہی یہانتک کہ میوہ جان سوار ہوکر پہونچی اوسکو بھی سبز باغ دکھاکے ٹال دیا اور کہا مجھے نیند معلوم ہوتی ہے اگر سو رہوں گی مزاج بحال ہو جائیگا میوہ جان نے کہا بہتر ہے اس وقت تکلیف نہ کرو آرام ہو جانے کے بعد کل آنا اور چلی گئی۔ اب سب طرف سے اطمینان ہو گیا۔ ادہر میری سب لے چلنے کو کچھہ نہ پوچھو کبھی کہتا تھا۔ ؎

ذرا شام ہو لے تو ہم رنگ لائیں
اندھیرے میں لوٹینگے جوبن کسیکا

کبھی بدگمانیاں زور کرتی تہیں کہ اگر وہ نہ آئی تو ان حسینوں کا کیا اعتبار غرض۔ بقول شخصے ؎

ٹھہرتی نہیں ایک حالت پہ دم بھر
طبیعت بھی میری ہے وعدا کسیکا

شام کے وقت چار پانچ آدمیوں کو جو غریب مسلمان تھے بلوا لیا اور رات کو

کہانا کہلوا کے اونہین ٹھہرایا کہ یہان آج ایک شخص کا نکاح ہے اوس سے
فراغت کرکے آپ کو رخصت کر دونگا پھر رات گئے خیمہ کی قنات جہان اوسکا پلنگ
تھا اوٹھا کے آواز دی - کوئی ہے - مین تو منتظر سراپا گوش ہو رہا تھا جھپٹ کے
قریب گیا اور کہا - ع

| | | |
|---|---|---|
| رواق منظر چشم من آشیانہ تست | | کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست |
| چشم دل مین مقام خلوت کے | | آنکہ پردے پڑے ہین غفلت کے |

یہ کہکے مین نے ہاتھ تھام لیا اور چاہتا تھا کہ گود مین اوٹھا کے لے آؤن مگر وہ
اجھجھکی اور تڑپ کے نکل گئی - مترجم ع

| | | |
|---|---|---|
| شب وصل مین پاؤن اسنے نہ پھیلا | | تمنا سے کہدو کہ بیٹھے سنبھل کے |

جھنجھنت سے کہا آئیے مین الگ رہونگا بارے بنگلہ مین آ کے مجھ سے
پوچھا جن آدمیون کے لیے مین نے کہا تہا وہ موجود ہین یا نہین -
مین نے کہا حاضر ہین - پھر فرمایا کہ خیمہ مین چلنا تو مناسب نہین تم اپنے سونے
کے کمرے مین جہان مسہری لگی ہے شمع رکھوا دو مین وہین ٹھہرونگی - مین نے
کہا یہ سب پہلے ہی سے تیار ہے تم اندر چلو اور ہاتھ پکڑ کے مسہری پر لا بٹھایا -
قنات کو بدستور درست کرا دیا اور مین بھی آ کے بیٹھا - مترجم ع

وہ چھپ کے آ گئے ہین ڈرتے ہوئے ہمارے گھر
رقیب کو نہ خدایا خبر کرے کوئی

پھر اون چار آدمیون کو بلوا کے مین نے تعین مہر کے بعد ایجاب و قبول کے
الفاظ اون کے سامنے کہے - شیرینی اور کچھ نقد دے کے اون کو
رخصت کیا -
میری مہ جبین دلارام نے کہا اب یہان بیٹھنا مناسب نہین ہے آؤ خیمہ
مین چلین - ع

وصل کی رات ہے گھبرا کے یہ کہتا ہے وہ شوخ
دیکھ لو بھال لو ایسا نہو آئے کوئی

مین ساتھ ہو لیا اور قنات کی طرف سے خیمہ مین دونون چلے آئے - ایک کنیز تو چھپا

تمنا شمع تون کیا دل مین ہوئی آرزو۔ مین دھمکائی ہوئی تمنائین آزاد کردی گئین۔ ع

یک زنند درین کرشمہ سازی — کردند و غنچہ بوسہ بازی
تشنہ پیہ جلوہ ہاے گستاخ — پیچیدہ دو نخل شلخ در شلخ
افتادہ بجلہ نگارین — ارزندہ شفق از شہاب پروین

مین تو اپنی سرمستیوں مین بیخود ہو رہا تھا اودھر اوس نازنین کو غش آگیا۔ ع

بتیغ نے کہا ہے کہ خون شہدا دیکھا تھا — ڈر کے لپٹی ہے وہ قاتل کی کمر سے کیا کیا

جب میرے ہوش و حواس درست ہوئے اور یہ حالت دیکھی گھبرا گیا کبھی سر دباتا کبھی تلوے سہلاتا تہا بارے بڑی دیر سے رومال باندھ دیا منہ پر پانی چھڑک کے سنگھایا۔ ع

سائی نے سنگھائی غش مین مٹی
سوندھی سوندھی مجھے شبو کی

بڑی مشکل سے دیر کے بعد اوسکو ہوش آیا اور آنکھین کھول دین مگر حجاب کے مارے جھکی کی جھکی رہ گئین۔ ع

صبح کو بعد وصال العدرے انکا حجاب
سر جھکا لیتے ہین میری سمت سر دم دیکھکر

تھوڑی رات رہے مین وہان سے چلا آیا اور چلتے چلتے کہا۔ ع

دم رخصت کہا مین نے یہ صورت پھر بھی دیکھینگے
تو کس انداز سے ہنسکر کہا دیکھین خدا جانے

اوسنے لحاف اوڑھ لیا اور سو رہی آفتاب نکلنے کے وقت میرزا جی پہونچی اور ماتھے پر ہاتھ رکھا رات کے تکان سے شدت کا بخار چڑھا ہوا تہا تھوڑی دیر کے بعد وہ ہفتہ ہفتہ ہی جاگی میرزا جی سے اپنے بخار کا حال بیان کیا کہ دیکھو مجھے ابتک افاقہ نہین ہے رات بڑی بے چینی سے گذری تم ناحق کو آئین برادری کا

* یہان پر ایک پرانی مثنوی کے بہت سے شعر بھی لکھے ہین جو بے مزہ ہونے کے علاوہ کسی قدر فحش بھی ہین مین نے سب چھوڑ دیے انداز بیان گو مین نے بہت سنبھالا ہے ورنہ مصنف نے تو اس زمانہ کی تہذیب کا کچھ خیال ہی نہ کیا تہا۔ مترجم

معاملہ ہے سب رسمین پوری کرکے آنا تھا اب بھی چلی جاؤ تو اچھا ہے میرا آنا بھی نہ ہوا تم بھی نجاؤگی تو شکایت ہوگی میرزائی مجبور ہوکے چلی گئی عصر کے وقت سب کے ساتھہ واپس آئی اوس وقت بھی وہی شدت کی تپ موجود تھی چہرہ تمتما یا ہوا بدن پر جسپر ہون لو ہاتھہ نہین رکھا جاتا تھا قنات کے پاس آکر مجھے پکارا مین خیمہ مین گیا میرزائی نے کہا کہ آپ نے بھی ہماری خانم جان کی خبر کچھہ نہ لی دیکھو کل سے یہین جانے جانے کی خوشی مین دفعتہً کیسا شدید بخار دشمنون کو ہو آیا کہ اسوقت تک کم ہونے کا نام نہین لیتا اتنی سی صورت نکل آئی ہے چہرہ سرخ ہوکے رہ گئی کل سے ایک کھیل تک اوسکے منہ مین نہین گئی بڑے میر صاحب سے کہکے کچھہ نسخہ لکھوا دیجیے۔ مین نے کہا تین دن تک دوا دینی نہ چاہیے اگر گرمی ہوئی ہے بغیر علاج کے رفع ہوجائے گا صرف تسکین کے واسطے رب بہ کیوڑہ مین حل کرکے تھوڑی دوا المسک کے ساتھہ جو میرے پاس موجود ہے دیدو اوس سے بہت افاقہ ہوجائے گا یہ کہہ کے مین اوسکے پلنگ کے نزدیک گیا اور منہ سے رضائی ہٹاکے دیکھا تو عرق عرق ہورہی تھی اور آنکھین سرخ خون کبوتر کی طرح مجھے دیکھہ کے منہ چھپا لیا مین نے کہا۔ ؎

| توشبانہ می نمائی بہ بر کہ بودی امشب | | کہ ہنوز چشم مستت اثر خمار دارد |
|---|---|---|

جواب دیا۔ ؎

نہ پوچھو کہ نالے سشرر بار ہین کیون
یہ نوکے تمہارے لگائے ہوئے ہین

آخر دو تین روز تک طبیعت ناساز رہی اوسکے بعد صحت ہوگئی۔

## کمال محبت۔ بدگمانیان

## شکر رنجیان

چونکہ خیمہ مین آمد و رفت بکثرت جاری ہوگئی اور بے تکلفی تو پہلے ہی ہوچکی تھی لہذا بلاقید وقت جب میرا جی چاہتا تھا چلا جاتا تھا اور پہرون بی جان اور خانم جان وغیرہ

سے لطیفہ بازیان اور ہنسی دل لگی ہوا کرتی تھی مگر اوس سے جو بات ہوتی تھی وہ نہ کی اور بہت ہی پر مغز الفاظ مین — البتہ تنہائی مین راز و نیاز بوس و کنار کا بھی اتفاق ہو جاتا تھا آخر اوسنے مجھ سے کہا اب آپ زیادہ بڑھ چلے ہین اور بعض وقت بے موقع حرکت کر بیٹھتے ہین لہذا مناسب یہ ہے کہ ذرا الگ الگ رہا کیجیے تاکہ کسی کو شبہ نہو — ع

تاکید شام ہی سے ہے اوسکی شب وصال
بے موقع ہم سے آج کوئی گفتگو نہ ہو

اور ان سب لوگون سے اور بھی زیادہ بے تکلفی بڑھانی چاہیئے تاکہ بجائے خود ہر شخص کو یہ گمان خاص تمہاری طرف رہے اس مین یہ مصلحت ہے کہ اونکے دلون مین بدگمانی کا موقع ہی نہ آنے پائے گا بلکہ بی میرزائی کو اب بھی تم پر توجہ ہے اون سے زیادہ ربط بڑھاؤ مین نے کہا واقعی بی میرزائی اگرچہ سن رسیدہ ہین مگر اونکی شوقینی اور طبیعت داری اب بھی جوان ہے بقول نظیری — ع

| | |
|---|---|
| کم رود عشق از مزاج پیر لذت کے رود | بوئے باقی بود گر بشکنی پیمانہ را |

لیکن مین اس قدر بے حیائی مزاج ہو ناپسند نہین کرتا کہ سب سے اختلاط کرتا پھرون اوسنے کہا گو جی نہ چاہے مگر مصلحتاً ایسا ضرور کرنا چاہیئے یہ بات ایک دن کام آئیگی ... نے کہا شاید تم کو ناگوار ہو اور ناحق آپس مین رنج آئے — اوسنے کہا مین اس قدر بیوقوف نہین ہون کہ جس بات کی خود ہی صلاح دون پھر اوس مین رنج کرون کیا مجھے اتنی بھی تمیز نہین ہے جو اسکو جانچ سکون گی کہ یہ اختلاط رغبت سے ہے یا دکھانے کے لیے — مین نے کہا خیر تمہاری جو مرضی ہو مگر — ع

| | |
|---|---|
| آتش رشک عدو خاک کرے گی ہم کو | لاگ کی آگ بری ہوتی ہے جلنے کے لیے |

چنانچہ مین نے اوسکی تجویز پر عمل کیا اور سب سے محبت کے پینگ بڑھائے — ایک بار چاندنی رات مین ہم سب بیٹھے مزے مزے کی باتین کر رہے تھے میرزائی کو شبنم کی توجہ سے درد سر ہونے لگا وہ اندر اوٹھ گئی اسی طرح ایک ایک کر کے اور لوگ بھی چلے گئے خانم جان بھی کسی ضرورت کو اوٹھ گئی — ع

| | |
|---|---|
| خورشید کی ہے راہ جدا ماہ کی جدا ہے | ایکا کبھی مطلع مین وہم سیر نہین ہوتا |

صرف بی جان اور میں دونوں بیٹھے رہے خالی میدان پاکے بی جان مجھ سے لپٹ
گئی اور پیار کی باتیں کرنے لگی۔ خانم جان نے آتے آتے یہ دیکھ لیا مگر فوراً ادھر سے
پاؤں پلٹ گئی میں نے دیکھا تو نہیں مگر بی جان سے کہا الگ ہو بیٹھو مبادا خانم جان
آجائیں اور دیکھ لیں تو اچھا نہیں ۔ ف

| آشیانوں میں نہ غافل رہیں مرغانِ چمن | | ان دنوں باغ میں صیاد بہت آتا ہے |
|---|---|---|

اوس نے کہا کہ خانم جان کیا بلا ہے اگر دیکھ لے گی میری کون سی جاگیر ضبط کرلے گی
اوسکا خوف ہی کیا وہ کیا چیز ہے۔ یہ باتیں بھی اوسنے سن لیں میں چاہتا تھا کہ کچھ جواب
دوں مگر خانم جان سر پر آ ہی گئی ۔ ع

رقیب آ ہی گیا مرگِ ناگہاں کی طرح

اور آئی تو اس طرح کہ ذرا بھی اوسکے تیور یا انداز سے نہیں پایا گیا کہ اسنے کچھ بھی
دیکھہ یا سن لیا ہے اوسی معمولی خندہ پیشانی سے آکے بیٹھ گئی ۔ ف

| نہ پنداری کہ چشمش رسم عیاری نمی داند | | شاید آن چنان خود را کہ پنداری نمی داند |
|---|---|---|

مگر میرے دل کا چور نہ گیا اور بی جان بھی کچھ سٹ پٹا سی گئی ہم دونوں سکوت میں
ہو گئے اور میں پیچھے اوٹھ کے اپنے بنگلے کو چلا آیا۔ صبح کو قنات کے پاس آکے
مجھے اشارہ سے بلایا اور فرمایا ۔ ف

شنیدہ ام ز تو بی گفت دوش بدخواہے
کہ خوب نیست چو شہر در انجمن باشد

رات کو بی جان سے کیا چہلے اور اختلاط ہو رہا تھا۔ میں نے خیال کیا اگر سچ سچ
کہدوں اور بھی غصہ آئے گا اسلئے میں نے کہا کچھ نہیں یونہی دل لگی ہو رہی تھی۔ کہا
ایسا ہی ہوگا اور چلی گئی۔ میں نے ہرچند کہا ایک بات سنتی جاؤ مگر وہ کب مانتی ۔ ع

قسمت کی طرح پلٹ گئی وہ

میں سوچا کہ شاید ضرور اوسنے وہ سب باتیں سن لی ہیں مجھے چھپانا نہ چاہئے تھا
مگر وہ تو ہوا کے گھوڑے پر سوار تھی کہتا تو کس سے کہتا اسی پیچ و تاب میں پہر دن
چڑھنے کے بعد میں خیمے میں گیا اور حسب معمول سب سے دل لگی ہونے لگی مگر اوسکا
منہ غصہ سے سرخ اور طبیعت میں گرانی پائی گئی۔ میں سمجھا ابتک مزاج

گھٹا ہوا ہے خدا خیر کرے - ۵

چتون بھی چڑھی ہوئی ادا بھی　　　　کاکل بھی بڑھی ہوئی بلا سی

ہرچند موقع ڈھونڈھتا رہا مگر کوئی بات نکر سکا کیونکہ شدت غصہ سے اوس کی صورت پر غضب کا جلال تھا بار بار تیوریاں بدلتی تھیں ہنسلاں ہموکا ہورہا تھا نگاہ خشمگین تیر برسا رہی تھی ابرو کے بل تلوار کا کاٹ دکھاتے تھے - ۵

بھوین تنتی ہین خنجر ہاتھ مین ہے تنکے بیٹھے ہین
کسی سے آج بگڑی ہے جو وہ یون تنکے بیٹھے ہین

مجبور ہو جلد اوس خیمہ کے مین چلا آیا رحم اللہ بھی باوجود تلاش نہ ملا ذرا اتفاق کی بات دو روز تک کوئی صورت معذرت یا بات چیت کی نہ نکلی - ۵

اودہر وہ بدگمانی ہے اودہر یہ ناتوانی ہے
نہ پوچھا جائے ہے اوس سے نہ بولا جائے ہے مجھہ سے

تیسرے دن کچھہ دن چڑھے مین خیمے مین گیا دیکھا میرزائی سائبان کے نیچے تخت پر بیٹھی مستی لگا رہی ہے اوسی کے قریب کرسی گھسیٹ کے مین بھی بیٹھہ گیا میرزائی نے کہا ابھی ابھی مین نے آپ کو یاد کیا تھا اور چاہتی تھی کسکو بھیجون دو دن سے آپکو دیکھا ہی نہین اللہ جانتا ہے آپ ایک دن بھی نہین آتے تو جی لگا رہتا ہے معلوم نہین آپ کو بھی ہمارا خیال آتا ہے یا نہین - مین نے کہا لو اور سنو اجی میرا تو یہ حال ہے - ۵

سکتے دیوانہ باشد کز سر کویش رود جائے　　　　دل اینجا دوست اینجا مدعا اینجا امید اینجا

پھر مین نے دیکھا تیری بگڑی ہوئی ہے جبین بھی ایک طرف بیٹھی مسی لگا رہی ہے مترجم

بجلی دانتون کی چمک پر تسمل　　　　مسی کو دیکھہ گھٹا لوٹ گئی

اسکے بعد کنگھی ہونے لگی اور آئنہ سامنے رکھا گیا - ع

سنبھلے گی نہ چوٹ روبرو کی

جب کنگھی چوٹی ہو چکی پان کھایا اور زعفران لونڈی مہندی پیس کے لائی پوچھا کہ پاؤن مین بھی مہندی لگاؤ گی - اوس وقت مین نے غور سے دیکھا تو ہاتھون مین مہندی رچی ہوئی تھی - ۵

تمکو خواہش تھی کہ ہو شوخ حنا کی رنگت
کیوں نہ ہاتھوں میں ملا میرا کلیجا لیکر

اب پاؤن کی باری ہے - ۵

باندہ کر ہاتھ ادب سے کے مارے
پاس سے جانان پہ حنا لوٹے گئی

چونکہ مین دو دن سے پریشان تہا - میرزائی نے کہا میر صاحب آپ کا چہرا اوترا ہوا ہے اور کچھ متفکر سے معلوم ہوتے ہین - مین نے کہا کچھ نہین ذرا طبیعت ناساز تھی آج تیسرا دن ہے یقین کہ کسل مزاج جاتا رہے - ۵

محفل مین گو نہ سمجھے کوئی اس سے بحث کیا
پہچانتے ہین وہ تو مرے اضطراب کو

پھر ایک رباعی مین نے پڑھی اوسنے کہا کہ اس وقت آپ کی طبیعت حاضر معلوم ہوتی ہے کچھ شعر اچھے اچھے پڑھئیے دو تین دن کا عوض بھی ہو جائے گا - مین نے چند شعر اوس کی خاطر سے پڑھے - اتنے مین کوئی آگیا میرزائی اوس سے باتین کرنے لگی - مین کرسی پھرا کے اوسا پیوش کی طرف پھیر بیٹھا آپ نے مجھے دیکھ کے مسکرا دیا - ۵

دیکھکر مجھکو وہ ہنس دیتے مین
آنکھ جھپتی ہی نہین یاری کی

مین سمجھا کہ اب غصہ کم ہو گیا ہے - میرزائی تو اودھر باتون مین لگی تھی مین کرسی سے اوٹھا اور اپنا سایہ اوس کے قدمون پر ڈالا مطلب یہ کہ تمہارے پاؤن پر سر رکھتا ہون میرا قصور معاف کرو مگر اوس ستمگر نے ایک لات زمین پر رسید کی - ۵

لاکھوں لگاؤ ایک چرانا نگاہ کا
لاکھوں بناؤ ایک بگڑنا عتاب مین

زعفران سے کہا چل یہان ہم نہ بیٹھین گے - اندر پلنگ پر بیٹھ کے مہندی لگا دے -

جور کا یہ بھی اک انداز ہے ورنہ ظالم
مہندی کچھ غیر نہین پاؤن مین جو لگ گئے

اوس نے کہا اے بی یہان ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا رہی ہے اندر گرمی مین جا کر کیا کروگی چونکہ بھری ہوئی تھی ہی اور غصہ اوتارنے کا کوئی حیلہ نہ ملا تھا اس بات پر لپک کے ایک طمانچہ تو زعفران بیچاری کو جڑا اور مہندی پر ٹھوکر ماری کہ وہ جا گری - ۵

اودھر فتنہ نگاہ خشمگین سے
لگا ملتے ہوئے چین جبین سے

کچھہ چپکے چپکے کہا اور غصہ مین جس طرح اوٹھی تھی پھر بیٹھہ گئی ۔ ع

خفا کس پہ ہو تیوری غضب ہے رخ یہ لالی ہے
جبین پہ چین ہے تیوری نظر ہے منہ مین گالی ہے

مین پھر اوٹھا اور اپنے سر کا سایہ اوس کے زانو پر ڈالا اور پڑھکے کہا ۔ ع

قتل کر ڈالو یا اب جرم الفت بخشدو
لو کھڑے ہین ہاتھہ باندھے ہم تمہارے سامنے
غصہ مین تو نے ہنسے عجب لطف اوٹھایا
اب تو عمداً اور بھی تقصیر کرین گے

اوس پر اوس نے مسکرا کے میری طرف دیکھا اور اپنے سر کو اس قدر جھکایا گویا سینہ مین لگ گیا ۔ ع

اپنے سینے سے لپٹ گئے بے اختیار آج
آپ اپنے عکس سے وہ ہم آغوش ہو گئے

مین سمجھہ گیا میرا قصور معاف ہوا اور میرے سایہ کو گلے سے لپٹا لیا پھر اوسکے بہت قریب ہو کے چلی یہ شعر آہستہ پڑھتی ہوئی ۔ ع

معشوق توبہ کی بخشش نہین جانتی ہین جفائین
جرم اونکے کبھی عفو کے قابل نہین ہوتے

تھوڑی ہی دیر کے بعد مین بھی خیمہ کے اندر گیا وہان گانے کا سامان ہو رہا تھا میرزائی نے مجھہ سے کہا کوئی غزل یاد دلائیے تو ہم گائین مین نے کہا یہ غزل یاد ہو تو سناؤ اوس نے میری دلربا سے کہا آؤ تم بھی شریک ہو جاؤ اوس نے کہا آپ شروع کیجیے مین بھی آئی ۔ غرض میرزائی نے میری فرمایش کی غزل شروع کی ۔ غزل

دل از من برد و روز از من نہان کرد
خدا را با کہ این بازی توان کرد
شب تنہائیم در قصد جان بود
خیالش لطفہائے بیکران کرد

وہ ستمگر گانے مین میری طرف دیکھہ کے مسکرائی جاتی تہی جب غزل تمام ہوئی اسکو شروع کیا ۔ غزل

چو گل ہر دم ببویت جامہ بر تن
کنم چاک از گریبان تا بدامن
بقول دشمنان برگشتی از دوست
نگردد ہیچکس با دوست دشمن
تنت در جامہ چون در شیشہ بادہ
دلت در سینہ چون در سنگ آہن

چو دل رابستہ در زلفِ تو حافظ ۔ بدینسان کار او در پا میفکن

اس وقت گانا بڑے لطف کا تھا - میرے آنسو جاری ہو گئے اور میں نے میرزا کی بہت تعریف کی اور اس غزل کی فرمائش بھی کی - غزل

دارم امید عاطفتے از جناب دوست ۔ کردم جنایتے و امیدم بہ عفو اوست
دانم کہ بگذرد ز سر جرم من کہ او ۔ گرچہ پریوش است و لیکن فرشتہ خواست
حافظ بدست حال پریشان تو وے ۔ بر بوے زلف دوست پریشانیست نکوست

میری معشوقہ نے ہنسکے میرزا سے کہا دیکھو مجھ کیسی عمدہ غزل یاد آئی ہے اور یہ گانا شروع کیا - غزل

گر ز دست زلف مشکینت خطائے رفت رفت ۔ ور ز ہندوے شما بر ما جفائے رفت رفت
برق عشق ار خرمن پشمینہ پوشی سوخت سوخت ۔ جور شاہ کامران گر بر گدائے رفت رفت
گر دلم از غمزۂ دلدار بارے برد برد ۔ در میان جان و جانان ماجرائے رفت رفت
از سخن چینان ملامت ہا پدید آمد ولے ۔ گر میان ہمنشینان ناسزائے رفت رفت
در طریقت رنجش خاطر نباشد مے بیار ۔ ہر کدورت را کہ بینی چون صفائے رفت رفت
عیب حافظ گو مکن واعظ کہ رفت از خانقاہ ۔ پاے آزادان چہ بندی گر بجائے رفت رفت

اس کے بعد گانا موقوف ہو گیا اور دو پہر ہو جانے سے میں بھی اٹھا میرزا نے کہا کہ کیا جلدی پڑی ہے تھوڑی دیر اور بیٹھیے میں نے عذر کیا اور یہ دو شعر پڑھکے چلا آیا - ع

شب وصل است و غم ہجر ہمانست کہ بود ۔ دل پر از حسرت دیدار ہمانست کہ بود
آتش عشق ہمانست و لے از چہ سبب ۔ گرمی داغ تو با دل نہ ہمانست کہ بود

اسی دن عصر کے وقت خانم جان معمولی مقام پر آ کے کھڑی ہوئی میں نے کہا اس گنہگار سے کیا خطا ہوئی نہ دو تین دن سے خود آپ یہاں آئیں نہ رحیم بخش کو بھیجا - جواب دیا کہ تم خود ہی سوچو کیا تقصیر ہوئی میرے کہنے کی کیا ضرورت ہے میں نے کہا - ع

تیرے سوا کسی سے محبت صنم نہیں ۔ تیری قسم نہیں ہے خدا کی قسم نہیں

فرمایا اس قدر ڈھٹائی تو اچھی نہیں ہے چوری اور سینہ زوری دیکھو عہد شکنی

خوب بات نہیں ہے جز شرط ہے ۔ ؎

سنی سرگوشیاں غیروں سے اشارے دیکھے ۔ ہمنے آنکھوں سے کرشمے ترے سارے دیکھے

مین نے اپنی آنکھہ سے آپ کے اور اوس مردار کے چوچلے دیکھے اور نالایق باتین اوس کی نہین پھر شک ہونا تو اور شتبہ ہے مجھے رنج تو بیشک ہوا آپ سے نزدیک جا ہے یہ کوئی بات نہ ہو مین نے ہاتھ جوڑکے کہا کہ تمہاری رنجید گی سے مین نے مفصل حال ظاہر نہین کیا یہ البتہ میرا قصور ہے ۔ لیکن ۔ ؎

ہم پہ بہتان اور کی اُلفت کے ہین
لے ترے سر کی قسم کھاتے ہین ہم

مین نے چاہا تھا کہ تم سے سب حال کہہ دون مگر تم غصہ کے سبب سے ٹھہری نہین تھین اس لیے مجبور ہوگیا بہرحال مین عذر کرتا ہون معاف کردو اسپر کہا کہ جو کچھ مجھے ملال تھا اب کچھ باقی نہین ہے اور نہ تم سے فی الحقیقت مین ناخوش تھی صرف اوسکی نالایق باتون پر مجھے رنج تہا یہ بھی مین نے فضول رنج کیا کیونکہ مین نے خود ہی تمکو اجازت دی تھی خیر اب اس ذکر کو جانے دو ۔ ؎

جسکی در پردہ تمہیں جستجو بھی نکل گئی دل کی آرزو بھی
بڑا مزا اوس ملاپ کا ہے جو صلح ہو جائے جنگ ہوکر

اس واقعہ کے بعد جانبین کی محبت اوس درجہ کمال کو پہونچی کہ اگر دونون مین کسی کو کوئی صدمہ یا عارضہ ہوتا تھا ہمیشہ وہی حالت دوسرے کی ہوتی تھی ۔ چنانچہ ایک دن مین سیر کے لئے گھوڑے پر سوار ہوکے دریا کی طرف چلا راستہ مین ٹھنڈی ہوا کے جھونکون نے گھوڑے کو ایسا گرمایا کہ کلیلین اور شوخیان کرنے لگا مین نے بہت سنبھالا مگر کسی طرح نہ رکا آخر مین گر پڑا بائین ہاتھ مین سخت چوٹ آئی ۔ صاحب نے پالکی بھیج کے مجھے اوٹھوا منگوایا میری عیادت کو صاحب بہادر اور میرزائی دونون ساتھ آئے باتون باتون مین میرزائی نے کہا کہ آج کا اتفاق بھی عجیب ہے آپ کو اسطرح چوٹ آئی اور

ان اتفاقی امور کو غلبہ محبت پر استدلال کیا گیا ہے حالانکہ یہ محض سیکسری ہے ۔ مترجم

مین آج خانم جان اور بی جان کے ساتھ باغ کی سیر کر رہی تھی خانم جان پھول
اوچھالتے اوچھالتے چبوترے سے گر پڑی اوسکے بہی اوسلئے ہاتھہ مین اسقدر
چوٹ آئی کہ شانہ تک ورم کر گیا ہے۔ ع

کھلائی فصد لیلے نے تو ہوا مجنون کے خون نکلا

مین یہ سنکے بہت پریشان ہوا صاحب چلے گئے خیمہ مین گیا میرزائی نے
کہا آپ نے کیون تکلیف کی مین نے کہا وہان اکیلے پڑے پڑے اور بہی جی گھبراتا
تہا اسلیے چلا آیا کہ دل بہلے گا سوا اسکے تمہاری زبانی سنا تہا کہ بی خانم جان
کو بہی چوٹ لگی ہے اون کی عیادت ضرور تہی اور یہ مطلع جرات کا مین نے پڑہا۔ ؎

رتبہ گل بازی کا دلا کاش تو تو پاتا
ہاتہون سے جو گرتا تو وہ آنکھون سے اوٹھاتا

اسوقت ہم دونون ایک ہی پلنگ پر ایک ہی حالت درد مین بیٹھے تھے ڈیرہ پہر
رات تک خوش طبعی مین وقت گذر گیا پہر مین چلا آیا۔ ؎

| دلشاد اک طرف ہین تو ناشاد اک طرف | محفل کا یار کے بہی ہے کیا خوب اہتمام |
|---|---|

ایک دن خانم جان نے حریرے جو کہانے حرارت کی وجہ سے سیدہی آنکھہ آگئی اور
ہے درد و سوزش کے قرار نہ تھا صبح کو مین یہ خبر سنکے عیادت کے لئے جانا
چاہتا تھا او تھا کہ دفعتہ کوئی کیڑا میری بہی سیدہی آنکھہ مین پڑ گیا مین نے
آنکھہ مل ڈالی جس سے ایک آگ سی لگ گئی اور آنسو بہنے لگے مین بیتاب ہوکے
مسہری پر لیٹ گیا اور بیقرار ہوکے لوٹنے لگا۔ تہوری دیر کے بعد آنکھہ کھولی تو پہر
گرم گرم آنسون بہنے لگے اور دفعتہ آنکھہ سوج گئی کہ کہلنا مشکل ہوگیا۔ ؎

| وہ ہم مین ہم اون مین سمائے ہوئے ہین | عجب رنگ آپس مین لائے ہوئے ہین |
|---|---|

میرزائی کا آدمی مجھے بلانے آیا تھا اوسنے میرا یہ حال جاکے کہدیا وہ آئی اور کہنے لگی
یہ خوب تماشا ہے مین نے اس وقت جو آپ کو بلایا تھا اس لئے کہ میری خانم
آنکھہ کے درد سے رات بہر نہین سوئی آپ سے کچھہ دوا پوچھونگی اوسکو سراوٹھانا
دشوار ہوگیا ہے۔ ؎

| کوئی جانے کہ آئی ہین آنکھین | روتے روتے سوجائی ہین آنکھین |
|---|---|

مگر آپ کی یہ حالت ہوئی مجھے اسکو دیکھکے خانم جان کی حالت بھول گئی مین نے کہا کچھ محل تشویش نہین ہے مین نے جو دوا بنوائی ہے بہی اونکی آنکھ مین بہی لگا دو صحت ہو جائے گی - غرض کہ جس دن اوسکو آرام ہوا اوسی دن میری آنکھ بہی اچھی ہو گئی -

---

کوندنا برق تجلی کا یہ کہتا ہے کلیم       کوئی بیچین ہے پردے سے نکلنے کے لئے

برسات کا موسم تھا اور اندہیری رات کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجہتا تہا مین معمول کے موافق بنگلہ کی غلام گردش مین سو رہا تھا خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ شدت کا پانی پڑ رہا ہے اور سناٹے کی ہوا چل رہی ہے بجلیان چمکتی ہین بادل گرجتا ہے گویا مین پلنگ پر بیٹھا ہون اور وہ وفا شعار خیمہ سے نکل میرے سامنے میدان مین بھیگتی کھڑی ہے ہرچند کہتا ہون اندر چلی آؤ مگر نہین آتی اور بجلی ہے اب گری کہ اب گری مین بے اختیار ہوکے اوٹھا کہ گود مین اوٹھا لاؤن ویسے ہی میری آنکھہ کھل گئی دیکھا تو واقعی مینھہ برس رہا ہے اور وہی حالت ہے جو خواب مین دیکھی تہی - مین نے سردی کے سبب سے کھیس اوڑھہ لیا اور سو گیا پھر وہی معاملہ خواب مین دیکھا - ۵

لطف ہے خواب مین حاصل مجھے بیداری کا
تیرے صدقے مری آنکھو نمین سمانے والے

اب تو مین مضطرب ہوکے جاگ پڑا اور خیمے کی طرف بغور دیکھنے لگا بجلی کی چمک مین بنگلے کے سامنے قنات کے قریب معلوم ہوا کہ کوئی کھڑا ہے مجھے گمان ہوا کہین چور نہو پہرتی سے تیغچہ سرہانے سے کھینچ لیا اور مستعد ہو بیٹھا پھر آنکھہ گڑو کے او دھر دیکھا اور یقین ہوا ضرور کوئی کھڑا ہے مگر مطلق بے حس و حرکت ہے خیال آیا کہین وہ باوفا تو نہین ہے اور میرا خواب شاید سچا ہو مین نے یہ شعر باواز بلند پڑھا - ۵

| ہمدم شبہائے تنہائی ست بیتابی مرا | محو لائد بیداری بخت است بیخوابی مرا |
|---|---|

اس کے جواب مین یہ شعر سنائی دیا - ۵

واقف نئی ز درد دل ناتوان من | ازینکہ بلب رسید خود رد تو جان من

یہ سنتے ہی مین بنگلے پاؤن دوڑا اور اوسکو وہین اوٹھا لایا دیکھا تو شدت بارش سے بھیگ کر کپڑا گئی ہے اور سردی کے مارے دانت بجتے ہین۔ مین نے کہا یہ آپ کی کیا حرکت تہی۔ کچھ جواب نہ ملا۔ جلد جلد مین نے وہ تہرا بور زعفرانی پوشاک جو شام کو اوسے پہنے دیکہی تہی اوتاری اور پاؤن ڈہلوا کے رضائی اندر سے لے آیا اوسکو اوڑہائی۔ آگ جلانے کا موقع نہ تہا کیونکہ میرے بہائی بنگلے مین سو رہے تہے لہذا اپنے سینے سے لپٹا کے اوسکو گرم کیا اور لونگین وغیرہ کہلائین مگر اب تک بات نہین کیجاتی دانتون کے بجنے کے سوا اواز تک نہین نکلتی تہی دو گہڑی کے بعد اسقدر کہا مجھے بات کرنے کی طاقت نہین ہے ذرا ٹھہر کے اپنا حال کہونگی۔ ـہ

جسم مین روح ہے مضطر وہ ہجوم غم ہے | کوئی رستا نہین ملتا ہے نکلنے کے لئے

جب خوب گرمی پہونچی اور حواس درست ہوئے بیان کیا آج شام سے میری طبیعت گہبرائی ہتی اتفاق سے تم بہی رات کو نہ آئے اور بہی اولجہن بڑہ گئی ہر چند پلنگ پر لیٹی ہوئی مگر نیند نہ آئی بے اختیار رو رہی تہی اور یہ شعر پڑہتی تہی۔ ـہ

بے یار سر شام سے ہے جان پہ نوبت
اللہ ابہی چار پہر رات پڑی ہے

بار بار جی چاہتا تہا کہ تمکو دیکہتی آخر بے چین ہوکر اوٹھ کہڑی ہوئی۔ ـہ

دل مین آتا ہے جگر سے تو جگر مین دل سے | دیدہ اوٹہا ہے ذرا جی ٹہلنے کے لئے

بنگلے کے باہر پہونچی تو تمکو سوتا پایا اور ساتھ ہی پانی برسنے لگا میرے دل نے گوارا نہ کیا تمکو جگا کے بے چین کرون مگر وحشت اور خوف اور بہی ترقی کر گیا اور مین رونے لگی اوسوقت یہ شعر پڑہتی تہی۔ ـہ

سزوار جفا بر بہ ہمین کہ در بن چمن بگریم
کہ سوختیم واز باعث من فراغ دارد

سمجہ چکی دیر سے کہڑی بہیگا کی آخر تم جگے۔ مین نے کہا میری جان ہزار حیف تمہ

قربان تمہین تمنے مجھے فوراً جگا دیا ہوتا دیکھو مین تینچہ لینگ مستعد ہو گیا تھا اگر چور کے دہوکے مین چلا بیٹھا ہوتا تو رو سیاہی کے علاوہ میری جان بہی کیون رہتی تم نے بڑا غضب کیا کوئی ایسی نادانی کرتا ہے جواب دیا خیر جو خدا کی مرضی ہوتی محبت والون کے نزدیک ایسی باتین کچھہ تعجب نہین ہین ع

کہ عشق از پردۂ عصمت برون آرد زلیخا را

دل خانہ خراب کی سوزشون کے سامنے جان کی کیا حقیقت ہے اگر اس قسم کی احتیاط کی جائے تو پہر محبت ہی کیا اور عشق کیسا۔ تم آرام سے بسر کرتے ہو تمہین بیچارگان ہجران کے تڑپنے کی کیا خبر اور بےچینی سے کیا سروکار ہے ؎

تم کو آشفتہ مزاجون کی خبر سے کیا کام
تم سنوارا کرو بیٹھے ہوئے گیسو اپنا

یہ کہہ کے زار و قطار رونے لگی اور کہا دیکھو یاد رہے میرا ہاتھہ ہوگا اور تمہارا گریبان۔ ؎

خراب بادہ سرجوش کردۂ مارا
بہوش باش کہ بیہوش کردۂ مارا

مین نے اوسکے آنسو پونچھے اور کہا کہ میری جان تم خود ہی ایسی حرکت کرو اور مجھے ملامت کرتی ہو آخر یہ رنج و غم اور زحمت بےفائدہ کس لئے۔ فرمایا صاحب یہ اختیاری فعل نہین ہے یہ وہ حالت ہے جسکو نہ خوف روک سکتا ہے نہ مصلحت اندیشی دبا سکتی ہے بڑے سے بڑا اور جبار سے جبار بادشاہ کے اختیار مین نہین ہے کہ شوریدگان شوق کے مزاحم ہو سکین ہائے دیکھو میرا انجام کیا ہو جب تک کچھہ نہ تھا ایک حالت بیم و رجا مین گذرتی تھی اب تمہارے پالے پڑی ہون ہزارون طرح کے خیالات دور و دراز نے مجھے گھیر لیا ہے جسکو مین ہی جانتی ہون تمکو کیا خبر۔ ؎

اب یہ جانا کہ اسی کہتے ہین آنا دلکا
ہم ہنسی کھیل سمجھتے تھے لگانا دل کا

پہر ایک آہ بہری اور کہا یہ رباعی میرے حسب حال ہے۔ **رباعی**

تو پنداری کہ من بجانم زندہ
جانانہ بایں دو سہ ناتوانم زندہ
باچون دگران بآب ونانم زندہ
غمہائے تو میخورم ازانم زندہ

ہاے یہ سب اس عشق کمبخت کی بدولت ہے خانہ خراب ہو محبت کا مجھے ڈبو یا ہیں نے
کہا یہ باتیں نہ کرو میرا دل دکہتا ہے میں تمہارا ہر حال میں تابعدار ہوں کیا کروں مجبور
ہوں ورنہ اس قدر بیگانہ وار رہنا مجھے کیونکر گوارا ہو سکتا خدا کی فضل پر نظر رکہنی چاہئے
انشاءاللہ انجام بخیر ہوگا۔ غرضکہ دیر تک اس قسم کی باتیں ہوا کیں جب ذرا طبیعت سنبہلی
اور وہ خوب گرم ہوئی میں نے وقت کو غنیمت سمجھ کے عرض کیا۔ ع

گرم ہاے تو مارا کردہ گستاخ ۔ ؎
سمع سے ہی پاتے ہیں تو کچھ بن نہیں سکتی
ہمسے تو یہ معشوق ستائے نہیں جاتے

یہ سنتے ہی وہ نہایت بدمزہ ہو کے بولی اس قدر بیحیائی کیا ضرور ہے معلوم ہوتا ہے
تم ایسی ہی بات کے طالب ہوا گر ایسا ہے تو اور ہی میری کاہش جان اور ہو یان
روح کا باعث ہے۔ میں نے کہا میری جان۔ این امر خلاصہ جمیع معاملات است
اوس نے کہا شاید ہو بہی مگر اس طرح اوسکے لئے گرویدہ اور بندۂ ہوس ہونا۔
از صاحبان لطافت مزاج وخوش طبعان میرزا منش نہایت نا زیبا و ناگوار است

میں نے کہا میرا تو یہ عقیدہ ہے۔ ؎

جواب دیا ہاں۔

گذشتہ خواب و آیندہ خیال است
غنیمت دان ہمان دم را کہ حال است
ع
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

| | |
|---|---|
| ✱ تو آ گئے مزے میں کون۔ | مترجم |
| ✱ شہ ملے تو ہونگے۔ | مترجم |
| ✱ کیا خوب۔ | مترجم |

غرضکہ یہ عجیب لطف کا بیاب یہ کام دلی شدم و شکرانہ بجاآوردم و بخواب شدم صبح
کے قریب اوسکی آنکھہ کھلی گھبرا کے اوٹھہ بیٹھی مین بھی جاگ پڑا اوس نے دھوئی بھیگی
ہوئی پوشاک پہن لی اور چلنے کا قصد کیا مین نے کہا اس وقت جاکے کیا کرو گی -
اب تو کچھہ تدبیر بھی نہین ہو سکتی - کہنے لگی یہ بھی ایک ہی ہوئی اچھی کوئی شخص
جو کام کرتا ہے اوسکا انجام سوچ ہی لیتا ہے دیکھہ لینا مین کیا کرونگی آپ جسطرح
دم نقد کے معتقد ہین سب کو ویسا ہی جانتے ہین - مین نے کہا بہتر ہے جائیے
وہ چلی گئی مجھے اوس وقت کا جانا اور اپنی تنہائی بہت شاق ہوئی مترجم ؎

| | اور تھی تھی اضطراب تھا کا ہش تھی ڈر<br>جانا تمہارا رات قیامت ہوا مجھے | |
|---|---|---|

آپ نے وہان جاکے زعفران کو جگایا کہ اوٹھہ مجھے غسل کے لئے پانی دے مین
پیشاب کرنے کو گئی تھی چوکی سے گر پڑی تمام غلاظت اور کیچڑ مین کپڑے خراب ہوگئے
اوسنے پانی غسل خانہ مین رکھہ دیا جلد جلد نہا دہو کے کپڑے بدلے اور پلنگ پر
سو رہی صبح کو جب میرزائی وغیرہ سب گھر کے آدمی سو کے اوٹھے میرزائی نے
کہا خیر تو ہے آج خانم جان نماز کے لئے نہین اوٹھی زعفران نے سب ماجرا بیان کیا اوسنے
زعفران پر غصہ کیا مجھے کیون نہ جگا لیا اور خانم جان کے پاس آکے بدن ٹٹولا تو
اچھا خاصہ بخار چڑھا ہوا ہے - مین چار گھڑی دن چڑھے قنات کے پاس آکے
مجھہ سے سا حال بیان کیا اور کہا دیکھئے کس قدر شدت کا بخار ہے مین نے جاکے
نبض پر ہاتھہ رکھا اوسنے فوراً آنکھین کھول دین - مین نے کہا عاقبت اندیشی
کیون نہ کر لی یہ سن کے آنسو بھر لائی اور کچھہ جواب نہ دیا منہ چھپا لیا اتنے مین معلوم
ہوا کہ ننگ صاحب آتے ہین میرزائی اور بی جان اونکے استقبال کو گئین مین
نے کہا میرا جواب نہ دیا اب بولی - ؎

جس جس عبارت پر خط کھچا ہوا ہے عمداً اصل لکھہ دی گئی - بہت سی جہل باتین
چھوڑ دی ہین - مترجم -

هست در شرع محبت بمرد آشفته اگر
خوردن خون جائز است و دم زدن دستور نیست

یہ سب آپ ہی کی عنایت ہے ابھی دیکھیو تو ابھی کیا کیا ہوتا ہے اور زار زار رونے لگی مجھ سے بھی ضبط نہ ہو سکا آنسو نکل آئے میرے آنسو اپنے آنچل سے پونچھے اور کہا تمہاری بلا روئے اور رنج کرے رونا تو مجھے ہے ؎ -

فرقت میں آپ روتے ہیں ہم اپنے حال پر
آنکھیں ہیں بند اور نظر ہے مآل پر ✣

ذرا دیر میں صاحب بھی آ گئے میں الگ ہو گیا اور کہا کہ اس وقت نانا صاحب ہوتے تو کوئی دوا تجویز کر دیتے اوس نے کہا اچھا ابھی سواری بھیج کے بلوا لو چنانچہ حکیم صاحب تشریف لائے اور نسخہ تجویز کیا دس بارہ روز میں اوسکو شفا کلی حاصل ہوئی -

ہمارے صاحب کا خانساماں امام بخش ایک دن خانم جان کو رستہ میں ملا اور سلام کیا اوس نے اخلاق سے جواب کے ساتھ خیر عافیت بھی پوچھی اچھی صورت والے ہر کسی کی آنکھوں میں کھٹکا کرتے ہیں ؎

اے حسن تیری وجہ سے کشمکش میں ہیں
لاکھوں ہیں دست شوق ہزاروں کنار شوق

اوس پاجی کو لطف و آدمیت سے اور ہی خیال ہوا اور سمجھا کہ یہ مال اچھا ہے اس سے راہ و رسم پیدا کرنی چاہئے چونکہ اعظم جی سب لوگوں سے راہ و رسم رکھتا تھا خانساماں نے محمد فضل کے ہاتھ ایک سونے کی انگوٹھی جسپر یاقوت کا نگ جڑا تھا اور ایک زر لفت کے بٹوے میں کچھ الائچیاں وغیرہ تحفہ بھیجا اور اپنی بیقراری اور عاشقی کا بھی پیام کہلا بھیجا - خانم جان نے وہ چیزیں تو رکھ لیں مگر اتنا کہلا بھیجا اچھا معلوم ہوا یہ آپ کے تحفے صاحب کے سامنے پیش ہونگے تم نے چور کے ہاتھ سودا کیا میٹھی کی گرہ ہی نہ کام ہوا - یہ سنکر اوسکے اوسان اڑ گئے حواس بگڑ گئے اور

؎ اس واقعہ میں عقلمندیوں کے انبار مصنف نے لگا دئے ہیں - مترجم

غرض اس فکر مین تہا کہ کسی طرح وہ چیزین واپس ہو جائین ورنہ عاشقی سب اڑ رنگ
دیکہا ئیگی رحم اللہ نے بہی افضل سے یہ حال سن کے سارا قصہ میرے سامنے بیان
کیا اور اپنا نام بتانے سے منع کر گیا مجہکو اس سے بڑا رنج ہوا بعد مغرب خیمہ کیطرف مین
جاتا تہا کہ رحم اللہ رستہ مین ملا کہا مین آپکو دیکہنے جاتا تہا مین اوسکے ساتہ خیمہ مین
جاکے میرزائی کے پاس بیٹہہ گیا اور وہ انگوٹہی خانساماں کی اوس کے ہاتہہ مین دیکہی ؎

تیری شرارتون سے جگر داغ داغ ہے
گل کہانے کو رقیب کا چہلا منگا دیا

میرے تن بدن مین آگ لگ گئی اور خیالات فاسد دل مین آنے لگے آخر مجہہ سے وہان
بیٹہا نگیا جلد اوٹہہ کے چلا آیا اور سوچتا تہا کہ دیکہو مجہہ سے اسکا تذکرہ تک نہ کیا
کچہہ نہ کچہہ دال مین کالا ہے* اسی غصہ مین مین دوسرے دن دوپہر تک خیمہ مین
نگیا میرزائی نے تیسرے پہر کو آدمی بہیجا کہ آپ آج اب تک کیون نہین آئے
مین نے کہا خیریت ہے کچہہ خانساماں سے معاملہ درپیش تہا اس لئے نہ آسکا
تہوڑی دیر مین رحم اللہ آیا اور کہا خانم صاحبہ کہتی ہین آج کیون نہین آئے مین نے
کہلا بہیجا کہ شکر ہے دو دن کے بعد تو مین یاد آیا مین تمہارے اور خانساماں کے جہگڑے مین
پہنسا ہون اسلئے سب کو بہول بیٹہا ہون اور یہ شعر ایک پرچہ پر لکہہ کے حوالہ کیا ؎ -

بلبل جو تاب درد رقابت بخود ندید
از دست باغبان و گل و گلستان گذشت

اوس نے کہلا بہیجا اچہا عصر کے وقت اسکا جواب دونگی - مین غصہ کی وجہہ سے چاہتا تہا
کہ عصر کے وقت بغیر ملے سوار ہو جاؤن کہ اتنے مین وہ قنات کے پاس آگئی اور مجہے اشارہ
سے بلایا مین قریب گیا او یہ شعر پڑہا ؎

غمازی ما کہ در حرمی کہ از خلوت سرای دل
بگوشم گفتگوئے مردم بیگانہ می آید

ہنسنے لگی مین اسکا مطلب ذرا بہی نہین سمجہی کیا کچہہ خفا ہو مین نے کہا یہ دل مین

* دال مین کالا ہو یا نہو مگر دل ضرور کالا تہا - مترجم -

سوچو کوئی بات خفگی کی تم سے ہوئی ہے یا نہین - جواب دیا صاف کیون نہین کہتین
یہ پہیلیان تو میری سمجھہ مین نہین آتین مگر ہان مین سمجھی اچھا یہ تو بتاؤ تم نے
سنا کیا اور کس سے سنا مجھے جو کچھہ معلوم تہا بیان کر دیا اوس نے کہا ہان یہ تو
ہوا لیکن مین نے جو جواب دیا وہ بہی آپکو معلوم ہے مین نے کہا زیادہ تر ملال کا
باعث تو یہی ہے کہ تم نے مجھہ سے چھپایا پہر کیا خبر کس قسم کا جواب تم نے دیا
کہنے لگی اول تو تم کل سے خیمہ مین بیٹھے ہی نہین دوسرے جب کہ مین نے خود
تدارک معقول کر دیا تو آپ سے کہنے کی چندان ضرورت نہ معلوم ہوئی وہ بات
ہی کیا ایسی تہی کہ مشورہ کی ضرورت ہوتی خیر اب یہی اوسی سے پوچھہ لو کہ مین نے
کیا کہلا بہیجا شاید میرا کہنا یقین نہ آئے مین نے کہا بہتر ہے رسیو قت فضل
کو بلوا بھیجا اور اوس سے حال پوچھا پہلے تو وہ کانپنے لگا اور بولا مجھہ سے
قصور ہوا معاف کیجیے اور اسکا چرچا اب ہونے نہ پائے ورنہ میرے لئے
خرابی ہے مین نے اوسکو مطمئن کیا اور کہا آخر خانم جان نے جواب کیا دیا اوسنے
کہا پہلے تو مجھہ پر بہت خفا ہوئین پہر خانسامان کو کہلا بھیجا کہ تیرا تحفہ صاحب کے
سامنے پیش ہوگا یہ سن کے میری بدگمانی جاتی رہی صبح کو رحم اللہ کو ڈھونڈا ہوا
تاکہ اپنے اطمینان کی کیفیت کہلا بہیجون وہ آیا تو الائچی اور ڈلی کہاتا ہوا
مین نے کہا تو نے یہ کہان سے پایا اوسنے لڑکپن سے صاف کہدیا خانسامان
نے جو مصالح بھیجا تہا آج خانم صاحبہ نے سب کو وہ تقسیم کر دیا مجھے بہی حصہ
دیا مین نے زور سے اوس کے کان پکڑ کے کہا دور ہو مردود یہان سے اور
الائچیان وغیرہ چھین کے زمین پر پہینکدین وہ روتا ہوا خانم جان کے
پاس گیا اور میری نالش کی کہ مجھے منشی جی نے ناحق مارا مین نے اونکا کیا
بگاڑا تہا اوس نے اوسکو سمجھا بجھا کے چپ کیا اور اوسی کے ہاتھہ مجھے بلا
بھیجا اور یہ بہی کہا کہ اچھا اس کے عوض آپ کی تمکو شمال منگ صاحب نے
سامنے نکروں تو سہی مجھے یہ سنکے اور بہی غصہ آیا اور کہلا بہیجا کہ جا کہدے
مین نہین آؤنگا اب میرا وہان کیا کام ہے تمام دن اسی رنج مین مبتلا رہا
رات کو خیمہ مین بہی نہین گیا مگر جب غصہ کچھہ کم ہوا مین نے سوچا کہ

ناحق بیچارے لونڈے کو گوشمالی کی سب واقعہ تو معلوم ہی ہو چکا تھا پھر
ایسی حرکت کرنا میری ہی زیادتی ہے تاہم مین نے شکایت مین ایک رقعہ لکھا
اور جب صبح کو رحم اللہ آیا مین نے اوس سے پوچھا اونکا مزاج اچھا ہے اوس
نے کہا ہان اچھی ہین مگر رات سے کھانا نہین کھایا ہے بالکل خاموش
اور اوداس ہین مین نے کہا اچھا یہ رقعہ دیدینا اور کہنا مزاج پوچھا ہے

## رقعہ

جان من۔ میری تمہاری محبت کا اندازہ مشکل ہے اس لئے تھوڑی بات بھی زیادہ
ناگوار ہوتی ہے اور تم سخت بات کہہ گذرتی ہو جس سے میرے دل پر چوٹ لگتی
ہے اور مجھسے برداشت نہین ہوسکتی۔ ؎

بجاے سنگ طفلان برگ ہاے گل بیاید زد
جو سودا ہے سر زد دیوانۂ نازک طبیعت را

یاد رہے کہ بیوفائی اور ستمگری اچھی نہین رسم محبت کو برباد کرنا سخت نازیبا ہے آیندہ تمکو
اختیار ہے۔ ظہر کے وقت جس بیٹھک مین مین ٹہل رہا تھا رحم اللہ نے یہ جواب لا کر دیا۔

## جواب رقعہ

میرے یار سراسر اغیار۔ دیکھو بلبل ایک بے تمیز جانور ہے اور پھول بیچارے زنگ و بو کیا
دیتا ہے مگر ہر وقت اوسکے صدقے ہوتی رہتی ہے بلکہ تڑپکے جان بھی قربان کر دیتی ہے
حیف ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہوکے محض بدگمانی اور ذرا سی خلاف مزاج
بات پر اس طرح بگڑ جائے اور عقل سے مطلق کام نہ لے مگر آپ کا قصور نہین ہے
یہ میری ہی خطا ہے۔ ؎

جفا کیسی یہ سمجھو تو لی وفا کردم
بہر جفا کہ دست خوش شود تیر انیست

ع تقدیر ہی میری ہے تمہاری خطا نہین

اب اتنی عرض ہے کہ مین نے قصور کیا ہے یا نہین وس سے غرض نہین

للّٰہ میری خطا معاف فرمائیے اور اپنے دلکو صاف کر ڈالئے۔ ؎

ما منفعل ز رنجش بیجا نہ بیمش
شرمسار م اعتراف گناہ نبود ہ را

مہربانی کرکے تہوڑے پہول اپنے باغ سے بہجوا دیجئے آج بسنتی جوڑا مین نے بدلاہے پہولون کی ضرورت ہے اور اگر خود بہی عصر کے وقت حسب معمول قنات کیطرف آئیے تو عنایت ہے۔ خاطر جمع رکہیے مین ایک حرف بہی شکایت کا زبان پر نہ لاؤنگی۔ ؎

| نہ ہون وہ لب جو کہلین شکوۂ جفا کے لئے | وہ ٹوٹین ہاتہہ جو اوٹہین کبہی دعا کے لئے |
|---|---|

مگر جی جلتا ہے تو آہ کرکے رہجاتی ہون۔ ؎

چہین تجہکو نہ لے میرے ستانے والے
تو بہی ٹہنڈا نہ رہے جی کے جلانے والے

رقعہ پڑہ کے مین رونے لگا جب عصر کے وقت اوس سے ملاقات ہوئی پہلے ہی یہ شعر اوسنے پڑہا۔ ؎

| جفاکشان محبت لب از فغان بستند | گرہ ز جبہہ کشا وند و بر دہان بستند |
|---|---|

جو کچہہ کرتے ہو خوب کرتے ہو اب میری طرف سے ایک حرف بہی نہ سنوگے آپ بڑے عقلمند ہین عقلمندون کی دور بلا۔ ؎

| دلے گرفتہ بما مشکل است باز شود | کہ قفل بر در میخانہ از درون زدہ اند |
|---|---|

مین نے ہاتہہ جوڑکے کہا۔ ؎

| گذر بہر دہی شکر توان گفت | در سنگ زنی گہر توان گفت |
|---|---|

اوس نے کہا آپکو خیریت ہے۔ اور جلدی۔ ناچار مغرب کے بعد خیمہ مین گیا وہ تنہا صحن مین کرسی پہ بیٹہی تہی مجہے دیکہہ کے سر جہکا لیا۔ مین نے قریب جاکے کہا مجرا عرض کرتا ہون وہ سر ہنس پڑی اور کہا خوش ہو دوسری ہوئی خیر جائیے اندیشہ مین بہی آئی۔ مین بہت ہی پریشان خاطر میرزا جی کے پاس جا بیٹہا

جو رو تے آپ ہنس دیتے ہمگر افسوس عقل کو عقل کبہی نہ رولے۔ مترجم

تھوڑی دیر کے بعد وہ سب کھانے کو اوٹھ گئے - اوس نے کہا مجھے بھوک نہین ہے
مین اسوقت نہ کھاؤنگی جب تنہائی ہوئی مجھہ سے بگڑکے کہا اب جو کچھہ
کہنا ہے فرمائیے یہ کیا آپ کی عقلمندی ہے کہ ناحق ناحق جب دیکھو ایک نیا
سوانگ کرتے ہو سامنے تو بھیگی بلی بنے رہتے ہو میٹھی میٹھی باتین کرتے ہو جب
الگ ہوتے ہو کچھہ خیال ہی نہین رہتا - ؎

ان تلون میل ہی نہ تہا گویا ✣ آپ سے میل ہی نہ تہا گویا

یہ عیاریان اور سخن سازیان مجھے ناپسند ہین آدمی صاف صاف کہدے تو اوسکا حال
معلوم ہو نہین آپ کیطرح آنکھین ہوئین چار دل مین آیا پیار آنکھین ہوئین اوٹ
جی مین آئی کھوٹ - مین نے کہا - ؎

بر من ار جور تو ہر چند کہ بیدادر رود
چون رخ خوب تو بینم ہمہ از یاد رود

کہنے لگی بھلا یہ آپ کی کیا حماقت تھی کہ نہ اصل بات کو دریافت کیا اور نہ کچھہ سنا
اوس لڑکے کو مار بیٹھے اور اس طرح بگڑ گئے گویا جان پہچان تک نہ تھی کیا
سوجھتا نہین ہے مین کیسے لوگون مین پھنسی ہون اگر تو نہین آپ کی تنک مزاجیان
اور زود رنجیان ہوتی رہین گی خدا ہی حافظ ہے - مین نے کہا ایک تو تم نے
مجھے سخت جواب کہلا بھیجا دوسرے یہ کہ مین سمجھا اگر اس باجی کے حال پر مہربانی
نہ ہوتی تو اوسکے ہدیہ کو کیون قبول کرلیتین اور خوش خوش سب کو تقسیم
کرتین بلکہ صاحب سے کہہ کے اوس کو سزا دلائی تھی بولی کہ صاحب
آپ کو کچھہ خبر ہے سمجھے بھی ہو یا یونہی جو جی چاہے سو کہہ ڈالتے ہو لو اوس کا
تحفہ تقسیم کر دینا مہربانی ہے آپ محمول کرتے ہین پھر مین کیا کہون خدا کی عنایت
سے آپ تو مجھہ سے زیادہ عقلمند ہین ذرا سوچئے تو سہی جبکہ ایک ذرا سی دہمکی
مین اوس کے ہوش اوڑ جائین اور سارا نشہ ہرن ہو جائے پھر اوسکے
آقا تک یہ بات پہونچانا اپنی ہی سبکی اور کم ظرفی تھی پا گیا - گئی گذری بات کا
تنگ کرنا اور اپنے کو لگو بنانا مجھہ سے تو نہین ہو سکتا تہا سب سے زیادہ
اوس کی سزا یہی تھی کہ اوس کی چیزین اوسکو واپس نہ ہوئین ایسی باجیونکو

نقصان ہی پہونچانا شرعی تنبیہ ہے اور جو کچھ مین نے کیا اسمین آپ کی مشورت کی بہی ضرورت نہ تھی یہ کوئی ملکی و مالی نازک مسئلہ تھا کہ صلاح و مشورہ کیا جاتا یا توپ تلوار کا انتظام ہوتا آپ نے ناحق ناحق اوس کو اتنا طول دیا کہ رائی کو پہاڑ سوئی کو بہالا بنا دیا مجھکو معلوم ہوتا ہے بی جان کی باتو نسی ابہی تک بہر کرکے کان بہرے ہوئے ہین دماغ کچھ اور ہی بو سبہی ہوئی ہے تمنین تراشی جاتی ہین فقرے سوچے جاتے ہین کہ کسیطرح جہگڑا کہڑا لگ ہو جائے یہ بھی بے پردگی یا منگ صاحب کے ساتھہ باتین کرنیکا رشک ہوا جسکو بارہا آپ کہا کرتے ہین سے

دہی بے پردگی شیشے مین بہی ہے
بنی ہے دختر رز پارسا کیا +

مین اوسکو آپ کی غیوری اور مردانگی پر محمول کرتی تہی کہ انسے نہین دیکھا جاتا یہ نہ سمجہی تہی کہ اس پردہ مین کچھہ اور ہی مطلب ہے ذرا آپکو خیال نہین آتا کہ خدا نے اپنے حبیب پاک کے صدقہ مین میرا مزاج ہی ایسا نہین بنایا ہے ورنہ کیا ممکن تہا کہ ان لوگون مین رہ کے مین اچہوتی رہجاتی یا مجھے ایسا ہی منظور تہا تو اور کوئی مجھے نہین خبر کا جو نہانا مان ہوئے پر تہجنے جاتی مین تو خدا کی قسم اس قدر بے پردگی کو بہی عذاب جان سمجہتی ہون اور خصوصًا تمہارے ہوتے اگر کسی غیر مرد سے صاحب کے یہان بات کرنے کا اتفاق ہوتا ہے تو جان دیدینے کو جی چاہتا ہے پھر یہ سب جانتے بوجہتے آپ کی ایسی باتین مجھے خالی از علت نہین معلوم ہوتین آگے آپ کے دل کا حال خدا کو معلوم ––

مین نے کہا کیا کرون اوسوقت بے اختیار طبیعت ہاتھہ سے جاتی رہی اور اوس لڑکے کو گوشمالی کر بیٹہا اور مسٹر منگ صاحب کے طعنے پر اور بہی رنج ہوا سے –

ناز پرورده سالم گوش بر خرم مکن
آرزنیار باشد طبع محبوب مرا

اونے کہا خیر آپ کو آیندہ اختیار ہے سے

| بدنام ہونگے جانے بہی دو امتحان کو | | تمسے کریگا کون عزیز اپنی جان کو |
|---|---|---|

مین نے کہا اب انشاءاللہ میری طرف سے سوائے تمہاری رضامندی کے کوئی

غسل نہونے کا بھی یہ باتین تھین کہ میرزا جی آگئی گو میرے دل سے سب ملال جاتا رہا تھا مگر
بی جان کے خوف سے سخت انقباض تھا اور کانٹا سا جگر مین کھٹکتا تھا چونکہ طبیعت
افسردہ تھی مین اوسی وقت رخصت ہوکے چلا آیا۔ صبح کو دل بہر خیمہ مین نہین گیا اور
دونون وقت ٹال دئے سوار ہوکے نکل گیا رحم اللہ سے کچھ ہونہ ہو بکا تھا مغرب
کے وقت پھر آیا اور کہا خانم صاحبہ نے مدد یا آپ کو بلوایا اور انتظار جو کر رہی ہین
اگر آپ ذرا تشریف لے چلئے مین نے کہا وہان بی جان بھی ہے مین کیسے آؤن ۔ ع

شوخیان ہمنے دکہائین شب وصلت کیا کیا
وہ اگر شرمگئے دم دینے سے ہم روٹھ گئے

اگرچہ یہ کہلا بھیجا مگر دل بیقرار تھا کہین جی نہ لگتا تھا کبھی اندر بنگلہ مین جاتا تھا کبھی باہر
آتا تھا دوسرے دن ظہر کے وقت رحم اللہ نے یہ رقعہ لاکے دیا۔

## رقعہ

اے بوقلمون نگار گردت گردم

ہر بار رنجش بیجا کا سبب نہین کہلتا اگر کسی کے کہنے سننے پر آگئے ہین تو خدا حافظ معلوم
ہوتا ہے ابھی تک آپ کی طبیعت مین خامی باقی ہے کہ دشمنون کی بات کا اعتبار
کر لیتے ہین بہرحال جو کچھ بیچ ہو نکال ڈالئے اسقدر بے اعتنائیان اچھی نہین اگر فیصلہ
منظور ہے رات کو آئیے اور چھوٹی بیاض اپنی ساتھ لیتے آئیے ورنہ یاد رہے کہ اس
ایک رنجش کے عوض مین بہت سی صلحین آرزو کرنا پڑینگی اور کچھ بنائے نہ بن پڑیگا ۔ ع

کتنے ستم تمہارے ہین کتنا ہے میرا صبر ۔۔۔ آج آؤ کچھ ہمارے تمہارے حساب ہو

رقعہ دیکھ کے مین بد مزہ ہوگا اور دل مین نادم ہوا مغرب کے بعد خیمہ مین گیا میرزا جی
اور بی جان اور میری معشوقہ سب گانے مین مشغول تھین میرزا جی نے کہا خوب
ہے اسوقت آپ آگئے کسی غزل کو فرمائیے ہم حکم کی تعمیل کرین مین بیٹھا ہی تھا کہ خانم جان
نے یہ غزل شروع کی

## غزل حافظ

اے کہ با سلسلۂ زلف دراز آمدۂ ۔۔۔ فرصتت باد کہ دیوانہ نواز آمدۂ
ساعتے ناز مفرما و بگردان عادت ۔۔۔ چون بپرسیدن ارباب نیاز آمدۂ
پیش بالاے تو میرم چہ بہ صلح و چہ بجنگ ۔۔۔ کہ بہرحال برازندۂ ناز آمدۂ

آب و آتش بہم آمیختۂ از لب لعل
چشم بد دور کہ خوش شعبدہ باز آمدۂ

آفرین بر دل نرم تو کہ از بہر ثواب
کشتۂ غمزۂ خود را بہ نماز آمدۂ

زہد من با تو چہ سنجد کہ بہ یغمائے دلم
مست و آشفتہ بہ خلوتگہ راز آمدۂ

گفت حافظ گرت این خرقہ شراب آلودہ است
مگر از مذہب این طایفہ باز آمدۂ

اس کے بعد یہ چند شعر گائے۔

دلربایانہ دگر بر سر ناز آمدۂ
از دل ما چہ بجا ماندہ کہ باز آمدۂ

در بغل شیشہ و در دست قدح و بر چنگ
چشم بد دور کہ بسیار بساز آمدۂ

دیدہ مے بستان پائے بزن دست بکوب
بخرابات نہ از بہر نماز آمدۂ

اینقدر باش کہ من از سر جان بر خیزم
چون بہ غمخانہ ام اے بندہ نواز آمدۂ

پھر میں نے اس غزل کی فرمائش کی — غزل —

شراب لعل کش و روئے مہ جبینان بین
خلاف مذہب آنان جمال اینان بین

بزیر دلق ملمع کمند ہا دارند
درازدستی این کوتہ آستینان بین

بخرمن دو جہان سر فرو نمی آرند
دماغ کبر گدایان خوشہ چینان بین

گرہ ز ابروے پرچین نمی کشاید یار
نیاز اہل دل و ناز نازنینان بین

غبار خاطر حافظ ببرد صیقل عشق
صفائی ہمت پاکان پاک بینا بین

اسکے بعد خانم جان نے یہ غزل شروع کی اور میری طرف دیکھکے مسکرا دیا — غزل

زان یار دلنوازم شکریست با شکایت
گر نکتہ دان عشقی خوش بشنو این حکایت

ہر خدمتے کہ کردم بے مزد بود و منت
یارب مباد کس را مخدوم بے عنایت

چشمت بہ غمزہ ما را خون ریخت می پسندی
جانان روا نباشد خونریز را حمایت

ہر چند بردے آبم روا ز درت نتابم
جور از حبیب خوشتر کز مدعی رعایت

اندر شب سیاہم گم گشتہ راہ مقصود
از گوشہ آئی بیرون اے کوکب ہدایت

اے آفتاب خوبان میسوزد اندرونم
یک ساعتم رہا کن در سایۂ عنایت

عشقت رسد بفریاد گر خود بسان حافظ
قرآن ز بر بخوانی در چاردہ روایت

بعد اسکے میرزا جی نے کہا بی خانم تم عصر کے وقت کچھ گنگنا رہی تھیں وہ غزل گا

کیا اچھی لَے تھی مین نے کچھ سُنا تھا ذرا گانا تو سہی اوسنے خانم جان نے
کہا اچھا لیجیے۔ غزل حافظ

بالابلند عشوہ گر سرو ناز من — کوتاہ کرد قصہ زہد دراز من
مست است یار و یاد حریفان نمیکند — ذکرش بخیر ساقی مسکین نواز من
یاران بیاز و لعنت و ما غرق نعمتیم — یا رب بساز کار من ای کارساز من
گفتیم بدین زرق بپوشم نشان عشق — غماز بود اشک و عیان کرد راز من
نقشے بر آب میزنم از گریہ حالیا — تا کے شود قرین حقیقت مجاز من
میترسم از خرابی ایمان کہ می برد — محراب ابروی تو حضور نماز من
بر خود چو شمع گریہ کنان خندہ میزنم — تا با تو سنگدل چہ کند سوز و ساز من
از آب دیدہ بر سر آتش نشستہ ام — کردی تو فاش در ہمہ آفاق راز من

آہستہ مجھسے کہا یہہ مصرع سن رکھو۔

حافظ ز غصہ سوخت بگو حالش اے صبا — با شاہ دوست پرور و دشمن نواز من

اوسکی آنکھون مین آنسو چھلکے جاتے تھے مگر اس طرح پی جاتی تھی ایک قطرہ نہین
ٹپکنے پاتا تھا پی جان سے اوسنے کہا کوئی ہولی چھیڑو اور خود ہی یہ ہولی اورانے
لگی۔ ہولی۔

آئو ری بھاگن پاس اسے سینی — دار دنگی رنگ بنا کے بنا نے
ہار دنگی گیند اور کنگھے — سب دکھ دونگی بہلائے بہلائے
او رنگ پیارو بس رہو گے — تو مین لون گی منائے منائے

اس ہولی کا ایسا سمان بندھا اور فصل کی چیز کچھ اس طرح کا مزا دیکھی کہ مین تو بیتاب ہو گیا
خانم جان سے بھی ضبط نہو سکا مگر فوراً اوٹھکے صحن مین چلی گئی میرزا جی نے گانا موقوف
کر کے کھانا مانگا مین نے کہا مین بھی باہر انگنائی مین بیٹھا ہون اوسنے کہا بہتر لیکن میرے
سر کی قسم چلے نہ جائیگا کھانے پر خانم جان کو بھی بلایا اوسنے کہا مین شام سے کچھ جلتی
ہون دن کا کھانا ہضم نہین ہوا ہے رات کو نہ کھاؤنگی بس آپ سب کھائیے مجھے بالکل
بھوک نہین ہے میرزا جی نے کہا جتر ہے اگر سونے کے وقت تک طبیعت صاف ہو جائے
کھا لینا اور مجھسے کہا دو تین مہینے سے خانم کی بھوک بالکل جاتی رہی ہر خصوصاً چار پانچ

روز سے تو شاید دو تین وقت کچھ غذا کھائی ہو میں نے کہا حکیم صاحب آئینگے تو کوئی تدبیر
تجویز کرا دونگا غرض کہ میں اور وہ رہتی صحن میں بیٹھ گئے اوسوقت اوس نے کہا کہ تم نے میرے
دل کا حال معلوم کر لیا اور جو خواہش تھی وہ پوری نہ ہوگئی تو اس طرح کی باتیں بنا کر مجھے
لا میں جس سے میری ارت کو صدمہ ہے اور میری اوقات ضعیفہ اور رنج میں گزرنے لگے
لگا ہے کیوں مجھے جلاکے خاک سیاہ کرتے ہو اور میری بدنامی کے خواہان ہو میری رسوائی کیا
کیا صرف میرے ہی تک ختم ہو جائینگی نہیں آپ بھی رنج نہ رہینگے ۔۔ ف مترجم ۔

اور یہ طرح جائینگی بد نامیاں رسوا ہو سکے
آزماؤ نہ خدا کے لئے الفت میری

تمکو میں نے اسوقت خاصۃً اس لئے بلوایا ہے کہ آخر میرا قصور ہی کیا ہے جو تم اسقدر
برہم ہو رہے ہو اور یہ حرکتیں کرتے ہو چونکہ درحقیقت میرا ملال غیر واجبی اور محض میری
غلط فہمی کا باعث تھا میں سخت شرمندہ ہوا اور بہت ہی معذرت کی اوسنے کہا اب تو
عذر کرتے ہو مگر افعال ایسے کرتے ہو جس میں دونوں بدنام ہوں اور افشائے راز ہو جانے
میں کچھ شک نہ تھا اسی لئے کہا تھا کہ یہ مصرع سن رکھو ۔ مصرع

گوئی تو فاش در ہمہ آفاق راز من

میں اسطرح رہتی چلی جاتی ہوں اور طول کرنا مناسب نہیں سمجھتی ورنہ قدر عافیت
معلوم ہو جاتی ۔ ف

| از حرف شکوہ طبع تو برہم نمیزنم | شمشیر ہیز لی تو دم نمیزنم |
| --- | --- |

میں نے کہا طول تو تمنے کیا یعنے عذر تو کیا گذرا ہوا اوسکے بدلے غصہ آمیز باتیں مجھے
کہلا بھیجیں اس سے مجھے رنج ہوا جواب دیا صاحب عذر کس بات کا میں نے قصور ہی کیا کیا
تھا ایک لڑکے کو بہلا دینے کے واسطے میں نے مصلحتًا وہ بات کہدی تو آپ کو سمجھنا
تھا کہ اسمیں کچھ مصلحت ہوگی افسوس عہد نامہ کی تمنے خوب تعمیل کی ۔
سچ پوچھو تو حق شکایت مجھے تھا میں نے تو جانے دیا اولٹے آپ ہی خفا ہو گئے یہ نیا
طریقہ دیکھا پھر دعوے یہ کہ عاشق ہیں مرتے ہیں ۔ واہ ایسی عاشقی کو سلام ہے ف

اولٹے وہ شکوے کرتے ہیں کس ادا کے ساتھ
بے طاقتی کے طعنے ہیں عذر جفا کے ساتھ

مین نے کہا ۵

ہم ہی بدلے جو مزاج بت بدخو بدلا — سو رہے پھیر کے منہ اوسنے جو پہلو بدلا

کیا کرون مجھسے تحمل نہین ہو سکتا بہر حال معاف کرو مین اپنی حرکتون سے شرمندہ ہون اپنی عادت سے مجبور ہون ذراسی خلاف مزاج بات گوارا نہین ہوتی ۵

عاشق ہون پہ معشوق فریبی ہے میرا کام
مجنون کو برا کہتی ہے لیلی میرے آگے

اوسنے ایک آہ بھری اور کہا دیکھو جلے ہوؤن کو جلانا اچھا نہین جو خود ہی خاک مین ملا ہو اوسکو اور بھی پامال کرنا کیا ضرور ہے ۵

مین اور یہہ اضطراب خاطر — تم اور یہہ شیوہ دلبری کا

کل مین بہت ہی دردناک اور پریشان تھی بے اختیار یہہ اشعار پڑھتی تھی اور روتی تھی

دل در خون طپیده دارم — جان برلب رسیده دارم
گر رسیدی نمیردم از جا — خاطر آرمیده دارم
از برائے نثار او آنگہ — جان برلب رسیده دارم
نہایت شدت درد جگر ہے ۵ — مسیحا کچھ ہماری بھی خبر ہے
دل دیا جان کیون اوسکو وفادار اسکے ۵ — غلطی کی کہ جو کافر کو مسلمان سمجھے

اب ایک بار پھر سمجھاتی ہون کہ ایسا کرنا چاہیے کہ آیندہ تمکو اختیار ہے مین نے کہا بسر و چشم قبول ہے ۵ رباعی

سر تا نپیچم ز جفایت بوفائے تو قسم — نہ شکوہ ز جور بجفائے تو قسم
اینک اینک من و اینک سر و اینک شمشیر — راضیم ہر چہ تو خواہی برضائے تو قسم

القصہ بعد بہت سی رد و بدل کے اوسکا غصہ جاتا رہا اور بالکل صفائی ہوگئی ۵

شکر الحمد میان من واو صلح فتاد — حوریان رقص کنان ساغر مستانہ زدند

اب میرزائی بھی آگئی اور کہنے لگی مین نے ایک شعر بھی نہین سنا اب ہمارا حصہ ہے مین نے کہا بہتر ہے لیجیے سنیے۔

غرض آدھی رات کے قریب مین اوٹھکے چلا آیا اور اوس دن سے کوئی ایسا واقعہ

پیش نہین آیا جو لکھنے کے قابل ہوا البتہ آپس کے رمز و کنائے یا باہم اختلاط اور غلو تعلق کے
لطف تحریر سے خارج ہین صرف خاص خاص واقعات قلمبند کر دیئے -

# جدائی جدائی آہ جدائی

یہی تہا نشان ہین دمبدم کہ بہار دیکھین گے اگلی ہم
جو چھٹے اسیر قفس سے ہم تو ستا خزان کے دن آگئے

قریب ایک سال کے اعظم جی کا طائفہ منگ صاحب کے سرکار مین ملازم رہا یکایک کیمپ
کی بدلی کی خبر مشہور ہوئی کہ پورب کو یہہ فوج تبدیل ہوگی چنانچہ ایک دن صاحب نے
میرزائی سے کہا کہ اب مین فوج کے ساتھہ کلکتہ جاتا ہون اگر میری واپسی جلد ہوئی تو
مین پہر تمہارے طائفہ کو بلا لونگا ورنہ خیر اور مجہسے دو تین دن کے بعد فرمایا کہ آج کی تاریخ
تک انکا حساب کردو اور انکو سو تو پی سنا دیجائے اور دو سو روپیہ خانم جان اور بولی جان
کو اور سو روپیہ میرزائی کو انعام دیدینا مین نے جیسے ہی یہہ حکم سنا میرا کلیجہ بیٹھ گیا اور
اوسان خطا ہوگئے اسی طرح خانم جان کو صدمہ عظیم ہوا بلکہ قریب بدیونگی کی حالت ہوگئی
عصر کے وقت قنات کے پاس آگئے اوسنے کہا کہ لیجیے زمانہ جدائی آگیا مومن خان دہلوی

| | |
|---|---|
| تو سنا ہمنے سفر ٹھہر گیا | اپنا جانا بس ادہر ٹھہر گیا |
| ملنے کے دہیان رہے جی ہی مین | جی کے ارمان رہے جی ہی مین |
| سوچتے رہتے تھے تدبیر وصال | تھے ملاقات کے کیا کیا نہ خیال |
| یون جدائی کی خبر کاہیکو تھی | دور گردون یہ نظر کاہیکو تھی |
| کہین کیا آہ جو کچھہ سمجھے تھے | نہ ہوا آہ جو کچھہ سمجھے تھے |

مین نے کہا جسوقت سے صاحب نے مجہے حکم دیا میرے ہاتھون کے طوطے اوڑ گئے ہوئے
ہین اور کوئی تدبیر بن نہین پڑتی یہہ سنکے وہ چلی گئی مین شب کو خیمہ مین گیا وہانکا عالم ہی
اور تھا یا تو ہمیشہ قہقہے رہتے تھے یا آج سنانے کا عالم ہر شخص اوداس قیامت کی افسردگی
پیدا ہوئی تو خدا ہوا کارواں یا شب ماتم کا سا حال تھا مین بہی پریشان بیٹھہ گیا تہوڑی
دیر مین وہ سب کہانے کو اوٹھ گئے پہری ماہ جبین بیٹھی رہی اور بے اختیار رو کے
کہنے لگی آہ - اسی روز سیاہ کے ہولون نے میرا خون خشک کر رکھا تہا اور ایکدن ہی

اسیری کی خوشی مین نہ گذری آخر وہ ہی ہوا خدایا اب کیا ہوگا ؎

عیش بلبل پہ کہان عمدہ تر عالم مین | نظر آئی ہے خوشی خندۂ بیمار مجھے

مین نے کہا آسمان کی نظر کہاں گئی چند روز اتفاق پر ظالم جل گیا مین اپنی حالت قلب و جگر بیان نہین کر سکتا وہ بایان تو سنتی تھی کہ سال آئندہ فوج کی بدلی ہوگی یہ دفعتہ کہان سے آفت نازل ہوگئی ہمارے دشمن جان بہی ہوگئے ؎

اسیری کو طول ہوا دیکھ صیاد نے شوق پیچھے | قفس لے اونے بہت ہمیں بھی جانا کی بہارون مین

مین نے اوسکی تسکین کے لیے کہا گہبرانے کی بات نہین ہے غالبًا خدا چاہیگا کہ کچھ روز توقف ہو جائیگا یا جو فوج دوسری آئیگی اوسمین کسی سردار کے پاس بی جان نوکر ہو جائینگی کوئی تدبیر نکالی کی مکمل آئیگی اوسنے کہا یہ باتین دم دہاگے کی اور کسی سے کہنا ایسی باتین فریبیان مین خوب جانتی ہون اگر تمکو کچھ محبت ہے اور میری زندگی درکار ہے کوئی اور تدبیر سوچو تاکہ مفارقت ہونے نپاوے ورنہ مجھسے ہاتھ اوٹھاؤ مین نے کہا ؎

بہر چہ حکم کنی بندہ ایم و فرمانبر | بہر چہ حکم شود چاکریم و خدمتگار

الغرض چند روز اسی طرح قلق و اضطراب مین گذرے آخرش اعظم جی وغیرہ نے یہ مشورہ کیا کہ اب یہان دوسرے کمپو کے انتظار مین پڑا رہنا مفت زیر بار ہونا ہے معلوم نہین فوج جدید کب آئے اور پھر کیا اتفاق ہو اس لیے مناسب ہے کہ یہان سے پیش از پیش جبلپورہ کو ہولر صاحب کے پاس چلین اونسے بی جان کا سر ڈہانکا تہا غالبًا نوکر رکھ لیگا چنانچہ یہ صلاح پختہ ہوگئی اور کشتی کی تلاش ہونے لگی اوسی دن رات کو اوسنے مجھسے کہا کہ کیون صاحب اب کیا کرنا چاہئے ہائے مین نے کیا سوچا تہا کیا ہوا جو صورت ملاقات تمسے ہوئی تھی یہ مین نے اپنے دل کی زیردستیون اور نیز تمام عمر کی نباہ کے لئے کی تہی ورنہ میرا عہد تہا کہ مین شادی بھی نکرونگی اور چند روزہ زندگی یونہی بسر کردونگی یا اگر اعظم جی وغیرہ فعل حرام پر ایسا ہی مجبور کرینگے تو اپنی جان دیدونگی گو خودکشی ایک نہایت ہی مذموم اور نالایق حرکت ہے مگر اوس بے حیائی سے مین اسکو ترجیح دیتی وہ تقدیر کا ب کچھ اور ہی معاملہ پیش آگیا اور یہ ملاقات اور میرے خیالات ایک افسانہ اور خواب کا سا واقعہ ہوگیا اب مجھے زیادہ تر جان کا کہٹکا ہے اور بیشک یہ شدنی امر ہے اسلیے کہ یہ ناخدا ترس لوگ وہان جاکے خدا معلوم کیا سلوک کرتے ہین اکثر بار مین

بیماری کرکے بچگئی صرف بچنا ہی نہیں بلکہ تنخواہ بہی اسکی بسراوقات کے موافق مقرر ہوگئی سب جگہہ تو ایسا ہو نہین سکتا۔ ؁

بیماد نہ ہر بار شکارے ببرد ‌ ‌ باشد کہ یکے روز پلنگش بدرد

یہہ کہکے زار زار رونے لگی اور یہ شعر پڑہے۔ ؁

دل ندانم کجا زین آستانم میکشد ‌ ‌ مرگ می بینم کہ باہجران ہنانم میکشد

ہر سر مو بر تنم دارد خروشی در دو داغ ‌ ‌ ہجر پیوند آواز رگہاے بانم میکشد

داشتم در سینہ پیکانے خدنگ کاری ‌ ‌ دست غیرت این زمان از استخوانم میکشد

قصۂ وارستگی امروز بیش دگذشت ‌ ‌ طرفہ حرفے ناامیدی از زبانم میکشد

مین نے کہا درحقیقت جو کچہہ شکوہ رنج ہو تہوڑا ہے میری تو عقل ہی کچہہ کام نہین کرتی کیا کرون کیا نہ کرون لیکن مین تابع فرمان ہون جو کچہہ کہوگی ضرور کرونگا۔ ؁

تا دامن کفن نکشم زیر پاے خاک ‌ ‌ باور مکن کہ دست ز دامن بدارمت

مجہے یقین ہے کہ جو معاملہ میرے تمہارے درمیان مین ہوا ہے یہہ خدا کی مرضی اور حکمت سے ہوا ہے انشاء اللہ وہی انجام بہی بخیر کریگا فرمایا جی ہان آپ یہ سوچتے ہین اور مجہے تو یہہ معلوم ہوتا ہے۔ ؁

دردلم بود کہ بے دوست نباشم ہرگز ‌ ‌ چہ توان کرد کہ سعی من و دل باطل بود

مین نے کہا پہر اگر تم کہو تو جان پر کہیل جاؤن اور جس طرح ہوسکے تمکو لے کے الگ نکل چلون اوس نے کہا ایسے بات کی صلاح مین کیون دینے لگی جس مین جان اور آبرو کا خوف ہو یہان کوئی تدبیر علاقلانہ سوچنا چاہئے جو ہمیشہ بہی بچ جائے اور اس مصیبت سے نجات ملے ورنہ تم تو خیر لیکن میری جان ضرور جائیگی مین نے کہا پہر تمہین کچہہ بتاؤ کہ مین اوسکو پورا کرون جواب دیا کہین سے دو گہوڑے عمدہ بہم پہونچانا چاہئے تاکہ قابو دیکہکے یہان سے چلے جائین یہ تو معلوم ہے کہ جا نہین سکے وزنا ر کچہہ ایسے صاحب دولت نہین ہین کہ زمین آسمان ایک کردینگے اور خواہ مخواہ دنیا جہان چہان مارینگے بہرا سکے کہ کچہہ دوڑ مین دہوپ مین گے آخر تہک کے بیٹہہ رہین گے گلبدن چلی گئی کسی نے کیا بنا لیا کانپور سے دو قدم بہی باہر جا کے

تمکو کہ خود ہے کچہہ نہین ہوسکتا مترجم [illegible] ایسا غضب کرنا جانے دو اپنی طرف دیکہو مترجم

تلاش نہ کیا مین نے کہا بہت بہتر مجھے کچھہ عذر نہین ہے چنانچہ چند روز خفیہ طور پر کسیطرح نوکری
کی تلاش کی لیکن خاطرخواہ نہ ملے —
جب سے صاحب نے حایفہ موقوف کردیا تہا چند روز تک ہم لوگ بہت پریشان اور افسردہ
رہے مگر جسوقت سے وہ مشورہ قرار پاگیا مطمئن ہوگئے صرف کسی نوکری کی تلاش ہوا کرتی
تہی اور ہر روز میرزائی میرے دل بہلانے کے لئے گانے کا چرچہ ضرور کرتی تہی خانم جان
کبہی کبہی شریک ہوجاتی تہی اور اسطرح اشعار اور غزلین فراقیہ گاتی تہی کہ کلیجہ ٹکڑے
ہو ہو جاتا تہا چنانچہ میرزائی کو قرینہ سے معلوم ہوگیا تہا کہ ان دونون مین کوئی تعلق
ضرور ہے اور چونکہ خود بہی با مذاق طبیعت رکہتی تہی میری خاطرداری انتہا سے زیادہ
کرتی وہ دوپہر رات گئے تک باتین کیا کرتی اکثر پچہلی صحبتون کے تذکرہ اور آیندہ مفارقت
کا رنج ظاہر کرتی تہی بی جان غیرہ بہی اوسکی ہمزبان ہوجاتی تہین مگر میری گلعذار ایک
حرف بہی منہ سے نہین نکالتی تہی خاموش سنا کرتی کبہی کبہی یہہ کہہ دیا کرتی کہ تم کیسی باتین
کرتی ہو میر صاحب بڑے ہوشیار اور دوراندیش ہین اسی دن کے خیال سے انہون
نے زیادہ ربط نہین بڑہایا اور دور دور رہے ہرچند بی امان اپنے کوئی دقیقہ اوٹہا
نہین رکہا مگر انہون نے اعتدال سے کام لیا اور حقیقت مین یہ نہایت دانشمندی کی
بات تہی ورنہ آج بیفائدہ رنج اوٹہانا پڑتا —

نہین ملتا ہے دل جبتک نہین یہ دلسے ملتے ہین
حسین ملتے تو ہین لیکن بڑی مشکل سے ملتے ہین

غرض اسیطرح باتین ہوا کرتی تہین جسکی تفصیل فضول ہے ایکدن رات مین اور وہ تنہا
بیٹہے تہے اوسنے اپنا صندوقچہ کہولا اور کہا اسمین جسقدر زیور ہے اسکو مین اپنے
ساتہہ ضرور لیچلونگی مین نے کہا زیور کی وجہ سے یہہ لوگ ضرور پیچہا کرینگے اوسنے کہا
اچہا جسقدر ان لوگون سے مجہے ملا ہے وہ چہوڑ دونگی باقی جو کچہہ میری مان کا متروکہ
ہے اوسے ضرور لے لونگی مین نے کہا وہ الگ کر دین دیکہون تو سہی جب علیحدہ کیا
مین نے کہا اولاً تو کچہہ بہی لینا نہ چاہئے اور اگر تمہاری طبیعت نہین مانتی تو صرف یہہ
الماسی ہیکل + جڑاؤ آرسی + موتیون کا مالا + زمرد کے بندے + اور نورتن + چنپا کلی مرصع + اور دو
انگوٹہیان ہیرے کی ایک زمرد کے نگ کی لے لو مین نے بہی سو اشرفیان اور دو سو روپئے

علیحدہ کر رکھے ہین اسقدر مختصر چیزین جو رہی ہین یہی کچھ نہ معلوم ہونگی گھوڑے سے بڑا کام لینگے
گھر انہو سب اسوقت تک گھوڑے نہین ملے اوسنے کہا پھر آپنے دوسری کرانچی کی ہے
میتا نے کہا میری رائے یہ ہے کہ اعظم جی نے بڑی کشتی ۔۔ لا کے پاڑہا کا دال کرایہ کی ہے
مین بہی ایک چہوٹی کشتی بلوا رکہ جو نہایت تیز رو ہوتی ہے ٹہرا لون جب اونکی کشتی
روانہ ہوجاے تین پہر کے بعد مین بہی اپنی کشتی پر سوار ہو کے پیچہے پیچہے چلون بہت جلد
تمہاری کشتی کے قریب پہونچ جاونگا اور الگ الگ رہونگا موقع دیکہینگے تم میری کشتی
پر چلی آنا مین پہر تمکو یہان لاکے کہین چلے جائینگے کشتی کے اوپر وہ چارخانہ کی لنگی
جسکو تمنے اکثر دیکہا ہے بطور نشان کے باندہ دونگا اوسے شناخت کر لینا مین لنگر کے وقت
علیحدہ اپنی کشتی رکہونگا اور دن کو نکلونگا بہی نہین اگر کشتی یا ان لوگونکو تمہیں چلا جانا معلوم
ہوگا عین حالت سفر مین اور وہ بہی دریا کا سفر کچہ تردد نہ کر سکینگے اور خاموش ہو رہینگے
مین نے جاجمئو مین ایک حویلی بہی اپنے ایک دوست کے نام سے خالی کرا رکہی ہے اوسمین
او تریڑنا اوسنے اس مشورہ کو بہت پسند کیا مگر کہا درحالیکہ تمکو بہی منظور رہے ابہی سے مجہکو جاجمئو
مین کیون نہین پہونچا دیتے اسقدر دقت کی کیا ضرورت مین نے کہا اسمین شاید افشاے
راز ہوجاے تو قبل روانگی ایسا فعل کرنے سے تمہارے ساتہیون کو تلاش کا موقع بہت
ہے اور سفر مین دشوار ہے کیونکہ رستہ سے کانپور واپس آ نہین سکتے جا رگرہ پہونچکے
کچہہ فکر کرینگے وہ بے سود ہے آیندہ جو تمہاری مرضی ہو مجہے عذر نہین ۔ ے

ترتیب کے ہمنے جو توڑین ہی تیلیان تو کیا | خلاف کی ہی کہی اک نہ تہین قفس یہ بہین

اوسنے کہا بہتر ہے مگر جلد کشتی ٹہرالو وہ لوگ جمعہ کو سوار ہو جائینگے ایسا نہو تمکو کشتی نہ ملے
مین نے کہا نہین مین آج ہی کشتی مقرر کیے لیتا ہون ۔ ے

انچہ سعی است من اندر طلبت بنمایم | اینقدر ہست کہ تغییر قضا نتوان کرد

غرضکہ مین نے ایک کشتی بلوار گہاٹ کہ وال تلاش کرکے دس ملاح ملازم کر لیے گویا کشتی میری
نوکر ہوگئی کہانے پینے کی چیزین میوے فواکہات وغیرہ بہی ایک پٹارہ مین بند کرکے
اوسپر رکہوا دیے ایک آدمی خاصہ نوکر رکہکے کشتی پر مقرر کردیا اس طرف سے اطمینان
حاصل ہوجانے کے بعد سرکاری حساب وکتاب کی ترمیم ودرستی مین مشغول ہوا ہونگا
صاحب نے فرمایا پانچ مہینے سے سب صاف ہوا ہے اور کوچ عنقریب درپیش ہے

دیکھے جاتے ہین ان کا تعلق تو جلد کر دینا چاہیے مین اس حکم سے پریشان ہوا کہ مدت تھوڑی ہے
اور حساب بہت ہے کیسے فراغت ہوگی تاہم مین نے خیال کیا کہ برادر عزیز حسین
کو کاغذات دیکھے ہین جو بھی مجھے کے بہانہ سے چلا جاؤنگا مگر اتفاق سے میرزائی کو متواتر
انگریزون کے یہان مجرے کرنا پڑے جس سے آٹھ دس روز انکی روانگی مین توقف
ہوگیا مجھے یہ فرصت غنیمت تھی مین نے جلد جلد سب کاغذات درست کر دیے اور حساب
کا فیصلہ کردیا صاحب سے کاغذ دیکھنے کو عرض کیا اوس نے کہا دو دن مجھے فرصت نہین ہے
پرسون ضرور کاغذات دیکھونگا آج چند انگریزون کی دعوت ہے میرزائی کا مجرا بھی ہے
مین یہ سنکے خیمہ مین گیا میرزائی نے کہا آج تو ہمارا مجرا صاحب بہادر کے یہان ہے متواتر
مجرون کی وجہ سے ہمارے جانے مین توقف ہوگیا مگر پرسون غرہ جمادی الثانی کو بروز جمعہ
ضرور روانہ ہو جائینگے آپ سے جس قدر ملاقات اور یکجائی ہو غنیمت ہے مین نے
دیکھا کہ سب لوگ مجرے کی تیاریان کر رہے ہین مین ٹہلتا ہوا صحن مین چلا گیا
خانم جان بھی جانے کی تیاری مین تھی مین نے کہا خوب روز مجرے ہو رہے ہین
ہمکو خبر تک نہین ہے ف

| آپ گاتی ہین تو سو جاتی ہے میری قسمت | ساز کے پردے مین کہتا ہے فسانہ کوئی |
|---|---|

فرمایا ہان میری بدبختی ابھی کیا کیا نہ تماشے دکھائیگی مین نے کہا آج جوہری باغ کی سیر کو
بھی تو آپ گئی تھین خوب خوب گلگشت کی کاش مین بھی ہوتا اوسنے کہا مین کوئی کام
اپنی خوشی سے نہین کرتی جو کچھ کرتی ہون محض مجبوری اور مصلحت وقت کے تقاضا سے
کرتی ہون اگر آپ وہان چلے آتے تو کیا مضایقہ تھا یہ کیون نہین کہتے خود ہی نہ آئے مین
تو بغیر تمہارے پھولون کو بھی خار سمجھتی ہون اور کسی جگہ یہ دل شوریدہ نہین بہلتا
باغ ہو جنگل ہو بیابان ہو شہر ہو ویرانہ ہو کچھ بھی اچھا معلوم نہین ہوتا۔ ف

ان آنکھون کو ہے اک رخ پر نور سے مطلب
کوٹھے سے حسینون کے نہ کچھ طور سے مطلب

تھوڑی دیر کے بعد میرزائی اور بی جان وغیرہ آگئین میرزائی نے کہا میر صاحب خدا جانے
آپ نے کیا سحر کردیا ہے کہ آپکی مفارقت سخت ناگوار ہے اور مجھے بہت ہی یاد آئیگا
آپکی جدائی پڑی یاد تڑپا دیگی کمبخت تمکو معاش کا خانہ خراب ہو ورنہ کا ہیکو آپ سے

جدا ہوتے ہی بی جان نے بھی اسکی تائید کی کہ مین ایک دن کا حال کہتی ہون کہ سنئے کسقدر آپکی مفارقت کے خیال سے بیچینی ہے اسپر میر صاحب نے فرمایا ایسی ہی کیسی باتین مجھے نہین بہاتین اسقدر خوشامد کی ضرورت ہی کیا ہے انکا دیکھنا خدا کا دیکھنا تو معاذ اللہ ہے نہین کہ خواہ مخواہ یاد ہی آئین گے یہ بھی سمجھنے کی بات ہے ورنہ یاد کرنا اور کیسکا غیبت مین خیال رکھنا بڑی ہی مشکل بات ہے بڑے بڑے ثابت قدم اور دعویداران محبت کے پاؤن ڈگ جاتے ہین ہماری تمہاری تو کیا ہستی ہے اور صاحب مین پوچھتی ہون یاد آنے کی ضرورت ہی کیا ہے یاں چند روز کی ملاقات تھی رہ جاتی رہی —

بلکہ اگر کہین تو یاد اللہ

اسکے لئے اسقدر مبالغون کی حاجت نہین میرزا جی نے کہا بی تمہارا کیا ہے چڑا مزاج ہے یہ باتین اکل کھرے پن کی اچھی نہین میر صاحب کی خوبیان اور ان کے احسانات مراعات ایسے نہین ہین کہ ہم کبھی بھول سکین سواے اسکے ماشاء اللہ خوش رو خوش خلق شیرین زبان بھی ہین پھر ایسی آدمی بھولنے کے قابل ہین سہ

| | |
|---|---|
| ایک ہنگامہ محفل ہو یا دو سکو روکون | سیکڑون باتونکا رہ رہ کے خیال آتا ہے |

اسنے کہا تو یہ انکی یاد نہوئی ان کے احسانات اور اپنے فواید کی وجہ سے یاد ہوئی اسکا اعتبار نہین بلاوجہ کوئی کیسکو یاد نہین کرتا مین نے کہا صاحبون کیون تکرار کرتے ہو مین تو محض ناچیز ہون مجھے درحقیقت کوئی کیون یاد کرنے لگا بی خانم جان آپ خفا نہ ہون آپ مجھے بھولے سے بھی یاد نہ کیجیے گا بولی مجھے آپکو یاد کرنے سے کیا غرض یہان جو کچھ تھا محض زمانہ سازی اور انسانیت کے خیال سے تھا مجھے خوشامد سے چڑ ہے مین فضول باتین بنانا نہین جانتی بی جان نے ہنسکے کہا مین جسوقت یاد کرونگی بی خانم جان کو بھی یاد دلاؤنگی کہ تم بھی یاد کرو تب تو شرما شرمی آپ کا ذکر کرینگی اسنے کہا جی ہان ضرور آپ یاد دلائیگا اور مین ضرور یاد کرونگی اتنے مین مشہو آیا کہ صاحب بلاتے ہین سب کے سب تیار ہونے لگے مین بھی بنگلہ مین آیا اور عطردان وغیرہ درست کرا کے بھجوا دیا دو گھڑی کے بعد ہرکارہ آکے مجھے بلا لیگیا مین نے صاحب سے کہا کہ اس غزل کی فرمایش کیجیے غزل

| | |
|---|---|
| دوش آگہی ز یار سحر گہہ داد باد | من نیز دل بباد دہم ہرچہ باد باد |

کامم بدان رسید کہ ہمراز خود کنم / ہر شام برق لامع و ہر بامداد باد
امروز قدر پند عزیزان شناختم / یارب روان ناصح ما از تو شاد باد
از دست رفتہ بود وجود ضعیف من / صبحم ببوی وصل تو جان باز داد باد
ہر شب ہزار غم بمن آید ز عشق تو / یارب بگہ دہیدم غم عشقت زیاد باد
حافظ نہاد نیک تو کامم برآورد / جانہا فدای مردم نیکو نہاد باد

پھر خانم جان نے یہ غزل شروع کی۔ **غزل**۔

میترسم ہر نفس از دست فراقت فریاد / آہ گر نالۂ زارم نرساند بتو باد
چکنم گر نکنم نالہ و فریاد و فغان / در فراق تو چنانم کہ بد اندیش مباد
روز و شب غصہ و خون میخورم و چون نخورم / چون ز دیدار تو دورم بچہ باشم دلشاد
چون تو از چشم من سوختہ دل دور شدی / ای بسا چشمۂ خونش کہ دل از دیدہ گشاد
ازین ہر مژہ صد قطرۂ خون بیش چکید / چون بنالد دلم از دست فراقت فریاد

حافظ دلشدہ مستغرق یار است ولی
تو ازین بندۂ دل رفتہ بکلی آزاد

پھر یہ غزل گائی۔

آسودگی کجا بتاب من کجا / شوق سفر کجا کو قرار وطن کجا

چونکہ یہ گانا خاص اپنی حالت کا اظہار تھا اور بے انتہا درد بھرا ہوا تھا مجلس کی حالت متغیر ہو گئی اور خود بھی خانم جان کے آنسو نکل پڑے صاحب نے بہت تعریف کی اور دو اشرفیاں انعام دیں ایک اور تازہ وارد انگریز نے پانچ اشرفیاں بخشش دیں اور جلسہ برخاست ہوا صبح کو پنجشنبہ کے دن میرزائی مع اپنے ہمراہیوں کے صاحب سے رخصت ہونے گئی میں بھی وہاں موجود تھا صاحب نے انکے سامنے ہی مجھے کہا کل حاضری کے بعد میں کاغذ دیکھونگا جب میں رات کو خیمہ میں گیا میرزائی نے کہا خوب ہوا آپ آگئے آج سارا دن پریشانی اور افسردگی میں کٹا اسوقت جی بہلانے کے لئے کچھ گانے کا ارادہ تھا غرضکہ تھوڑی سی دیر کے بعد گانا شروع ہوا میں نے اس غزل کی فرمایش کی۔ **غزل**۔

سرو سیمنا بصحرا میروی / نیک بدعہدی کہ بی ما میروی

بینوازی می بینده را میکشی — نی نشینی یک نفس با بیدلی
روئے بنماوا ردار مردم بیدلی — تو بر پیرو آشکارا سپید دی
اے تماشاگاہ عالم روے تست — تو کجا بہر تماشا میروی
دیدۂ سعدی و دل ہمراہ تست — تا نہ پنداری کہ تنہا میروی

پھر خانم جان نے یہ غزل گائی **غزل حافظ**

ما برفتیم و تو دانی و دل غمخوار ما — بخت بد تا بکجا مے برد آبخور ما
مدعا آمدہ ام ہم بدعا دست برآر — کہ وفا با تو قرین باد و خدا یاور ما
بسرت گر ہمہ عالم بسرم جمع شوند — نتوان برد ہوا تو برون از سر ما
فلک آوارہ بہر سو کندم میدانی — رشک می آیدش از صحبت جانان ور ما
درد مندیم و خریدار سوز درون — دہن خشک و لب تشنہ و چشم تر ما
گر ہمہ خلق جہان بر من و تو حیف کنند — بکشد از ہمہ انصاف ستم داور ما
گر بپرسد کہ کجا رفت ازینجا حافظ — گو براضی سفرے کرد و برفت از بر ما

اسکے بعد مین نے اسکی فرمائش کی ـــ

اے غائب از نظر بخدا می سپارمت — جانم بسوختی و بجان دوست دارمت الخ

سب کی حالت قابل بیان نہین ہے اور خانم جان بہی جی کہول کے زار زار روئی
پہر یہ دو غزلین اوسنے گائین ـ **غزل**

فاش میگویم واز گفتہ خود دلشادم — بندۂ عشقم واز ہر دو جہان آزادم
طایر گلشن قدسم چہ دہم شرح فراق — کہ درین دام کہ حادثہ چون افتادم
من ملک بودم و فردوس برین جایم بود — آدم آورد درین دیر خراب آبادم
کوکب بخت مرا ہیچ منجم نشناخت — یارب از مادر گیتی بچہ طالع زادم

اس شعر پر پہیرا ہو گئی اور بار بار گائی ہی اور اگلا شعر بہی کئی بار تکرار کیا ہے

میخورد خون دلم مردمک چشم سزاست — کہ چرا دل بجگر گوشۂ مردم دادم
پاک کن چہرہ حافظ بسر زلف ز اشک — ورنہ این سیل دمادم ببرد بنیادم

ایک آہ سرد کہینچی اور کہا ہاے میری مٹی خراب ہوئی گاش مین پیدا ہی ہوتی
اور یہ غزل شروع کردی ـ ہے

کسے مبادچو من خستہ مبتلائے فراق    کہ عمر من ہمہ بگذشت در بلائے فراق الخ
پھر رات گئے گانا موقوف ہوا اور جو کچھ اوسوقت کی حالت تھی کس سے بیان ہو سکے
ہیرا نے کھانا منگوایا مین بھی اوٹھا میرزا نے کہا ابھی تو بہت ہی کم زمانہ کھانا کھائے کو
رہا ہے اسقدر جلد تر نہ چاہئے جو کچھ حاضر ہے یہین کھا لیجیے مین نے کہا دن کا کھانا
اوسوقت کھایا تھا اتنی اشتہا نہین ہے - ورنہ مجھے عذر تھا خانم جان نے کہا وقت
بیوقت کی قید نہین آجکل کچھ علی العموم بھوک نہین لگتی اور جو کچھ کھاؤ تو یونہی رکھا رہتا ہے
اسلئے مین بھی اکثر راتون کو غرہ کر جاتی ہون غرض اسی حیلہ سے اوسنے اپنے کو
اوسوقت بچایا اور مجھسے کہا کہ ہان صاحب او سدم کا غذون کا کیا ذکر صاحب سے
تہا مین نے کہا پانچ بیتنے سے مہاجنون کا حساب ہو رہا تھا صاحب کا تقاضا کئی دن سے
کاغذ تیار کرنے کا تھا چنانچہ مین نے بڑی محنت سے سب تیار کر دیے اوسی کو اوسنے کہا
کہ کل دیکھونگا مگر کل ہی تمہارا کوچ مقرر ہوا ہے اس اتفاق کو مین کیا کرون سخت حیران
ہون اب بجز اسکے چارہ نہین کہ کاغذ تو صاحب کو سمجھا دون جسمین لا اقل دو روز
صرف ہونگے مہاجنون کا تصفیہ بعد آنے کے بھی ہو سکتا ہے اور دو دن مین تمہاری
کشتی بیس یا انتہا تیس کوس سے زاید نہ جائیگی اسمین کچھ بظاہر ہرج کی بات نہین ہے
اوسنے کہا آہ کہین ایسا نہو تم یہان حساب و کتاب مین پہنس جاؤ اور وہان میرا حساب
کتاب کراما کاتبین ختم کردین یہ کہکے زار زار رونے لگی - ؎

صیاد نے کب ناوک بیداد لگایا
جب اوڑنے کو ہم شاخ سے پر تول رہے تھے

مین نے کہا یہ بدشگونی اچھی نہین اسقدر کیون مایوسی کی باتین کرتی ہو انشاء اللہ مین
بہت جلد کاغذات سے فراغت کرکے تمہارے پاس پہونچ جاؤنگا اوسنے کہا ہان خدا
کرے ایسا ہی ہو مگر مجھے آثار اچھے نہین معلوم ہوتے شاید میری زندگی کے دن پورے
ہو گئے مجھے اپنی شومی قسمت سے امید نہین کہ مین سے عمر کٹے ہائے کمبخت تقدیر نے
کیا کیا رنگ دکھائے اب یہ سب کہا ہوا عمر کہ ہے جسمین ناکامی ہی نظر آتی ہے -

رشید وطواط

طالعے باشد کہ از پے آب    اگر روم سوی کعبہ بگردد

در بدوزخ روم بے آتش — الفتش افسردہ تر یخ گردد
درز کوہ التماس شنگ کنم — سنگ نایاب چون گہر گردد

اگ لگ جائے اگر چرخ سے یاران نگون

بہر حال جو کچھہ مشورہ ہوا ہے اسکی تکمیل میں مستعدی کرنی چاہیئے ورنہ تمکو خدا زندہ رکھے لیکن سن لو گے کہ مشت خاک خاک میں ملگئی — مین نے کہا خدا کے لئے ایسی باتین نہ کرو میرا دل کڑھتا ہے خواہ نخواہ مایوس ہو جانا اور بیکار بات کو پہلے ہی سے اپنے دل مین جما لینا عقلمندی نہین ہے ہم تم انشاءاللہ ہمیشہ ساتھہ رہینگے اور خوشی سے زندگی بسر ہوگی بے فائدہ اپنی طبیعت خراب کرنے سے کیا حاصل —

غرضکہ صبح تک ہم سب یونہی باتین چیتین کرتے رہے آخر صبح ہوگئی اور مین یہ شعر پڑہکے روتا ہوا وہان سے اوٹھا چلا آیا ؎

صبح محشر شد و افسانہ زلفش باقیست — شب درین قصہ بسر رفت و سخنہا ماندست
یونہی فسانۂ شب غم تہا بہت طویل — پہرا و سیہ بیچ بیچ مین کچھہ داستان دل

مین نے صبح کی نماز سے فراغت کی ہی تہی کہ میرزا جی وغیرہ میرے بنگلہ مین آگئین اور مجہسے کہا آیئے میر صاحب رخصت ہو لین ؎ —

وہ قیامت کی گہڑی وہ موت کا ہو سامنا — جب کوئی معشوق سے ملکر جدا ہونے لگے

مین اوسوقت عجیب حال جگر گداز مین تہا سب زار زار روتے تہے مگر خانم جان ایک سکوت کے عالم مین تہی نہ آنکھہ مین آنسو تہا نہ لب پر کلام مگر چہرہ پر ہوائیان اوڑی تہین ایک رنگ آتا تہا ایک جاتا تہا مگر واہ رے ضبط اگر ہونٹ ہلجائے تو ہونٹ کاٹ کے پہینک دے اگر زبان سے اُف نکلے تو زبان کہینچ لو اوسکے پیشانی پر شکن نہین چہرہ پر میل نہین مین یہ حالت دیکھکے بیقرار ہو گیا اور زار زار و نزار رونے لگا میرزا جی سے کہا اٹھو جانی ہو دم بہر بیٹہہ جاؤ ؎

دیدار غنیمت است نشین نشین — اے یار غنیمت است نشین نشین
این یک دو نفس کہ باد تو یکجا ئیم — بسیار غنیمت است نشین بہ نشین

مین نے کہا تم لوگون سے محبت اور ملاقات کم نا چاہیئے گو مین نے عمداً کم ربط پیدا کیا لیکن تمہارے اخلاق اور دلچسپیون نے ایسا گرویدہ کر لیا کہ آج یہ جدائی سخت شاق ہے اسوقت مین کسطرح تمکو رخصت کرون میرا دل امڈا آتا ہے اور کلیجہ پہٹا جاتا ہے خیر جاؤ صاحب خدا حافظ

اگر اللہ نے چاہا تو پھر ملاقات ہوگی اور وہی گذشتہ جلسے مہیا ہو جائینگے ورنہ خیر ؎

جو جیتے رہینگے تو ملجائینگے
وگرنہ کئے کی سزا پائینگے

وہ سب اوسکے چلنے مین تہوڑی دور مشایعت کی آخر میرزائی نے میرے ہاتھ چومے اور ہر شخص کو مین نے بے انتہا رنج و تعب سے رخصت کیا روتے روتے ہر ایک کی ہچکیان بندہی تہین کوئی اپنے ہوش مین نتہا مگر وہ متحمل مزاج وہ مستقل طبع وہ دل کو مسوس کے روکنے والی خانم جان اوسیطرح مبہوت چپ سن گویا خود فراموشی کے عالم مین تہی نہ روتی تہی نہ کوئی لفظ کہتی تہی ہان جب سلام کرکے بڑہی تو وہ میرے نزدیک ہوکے نکلی اور یہ مصرع آہستہ سے پڑہا ع

تا بر فتیم تو دانی و دل غم خور ما

جب سب میری انکہون سے اوجہل ہوگئے مین وہین کہڑا ہوکے چیخ چیخ کے رونے لگا کبہی بنگلے کے اندر گیا کبہی باہر آیا کبہی اون کے خیمہ کیطرف دیکہکے کلیجہ تہام لیا غرضکہ ایک ساعت چین نہ تہا ایک جگہہ آرام نتہا دیوانے کی طرح ادہر اودہر پہرتا تہا اور یہ شعر پڑہتا تہا جب بنگلہ مین آیا اعظم جی اور محمد اعظم آئے سب کو مین نے رخصت کردیا اور بیحد مضطرب دیوانہ وار ادہر اودہر پہرنے لگا کسی طرح صبر نہ آتا تہا اور خفقان کی سی حالت طاری تہی اتنے مین وہ سگ جانان وہ محرم راز جانان وہ نامہ بر جانان وہ ہدہد خوش خبر وہ مژدہ گو کبوتر یعنے رحیم اللہ آیا اوسکے دیکہتے ہی میری عجب حالت ہوئی اور پہر زور زور سے رونے لگا۔ وسنے کہا آپ اسقدر کیون بیتاب ہوتے ہین خدا را چندے صبر کیجیے خانم جان صاحبہ مجہسے فرماتی تہین کہ میر صاحب نے بہی نہایت عجز سے آنے کا وعدہ کیا ہے مین نے ہزار ہزار اوسے سینہ پر ہاتہ رکہکے اوسکو بہی رخصت کیا پہر دن چڑہے تک یہ حال تہا کہ صاحب نے کاغذ مانگے مین چلا۔ و ناچار صاحب لکہکے کہا اور پہر تک دہ بجنے کے کاغذات سمجہا دیے مکان پر آنکے اعظم جی کی کشتی روانہ ہونے کی خبر منگائی معلوم ہوا کہ دوپہر کو چہوٹ گئی دوسرے دن پہر کاغذ دیکہتا ہی رہا تہا کہ کسی انگریز کی چٹہی آئی اور صاحب نے کہا اب تو مین سوار ہوتا ہون کل صبح کو دیکہونگا مجبور رہا چپ ہو رہا اور تمام رات رو رو اور تڑپ تڑپ کے بسر کی ؎

بیخودی ہے یہ رہ دوست مین چلنے کے لئے
راہ پاتے نہین ہم گھر سے نکلنے کے لیے

تیسرے دن جی مین آیا کہ بغیر اطلاع کے چلا جاؤن مگر انجام کار سوچ کے اس قصد سے
باز آیا اور صبر کر کے یہ دن بخیر ہے حساب لیتا گیا ہرچند کوشش کی کہ آج تمام کاغذ
نکلوائین مگر ممکن نہوا اتوے کے روز سب حساب فہمی کرا دی اور مہاجنون کا فیصلہ اور
بقیہ کاغذات مرتب کرنے کے لئے پانچ چھہ روز کی مہلت صاحب سے لے لی اور یہ بھی
کہدیا اتنے روز مین آپ کے پاس نہ آؤنگا بلکہ جا جسو مین مکان پر رہکے اطمینان سے
کاغذ بناؤنگا جب صاحب سے اجازت لے لی بنگلہ مین آیا اور عزیز محمد یوسف سے کہا
مین لالہ ٹیکارام کے پاس حساب جانچنے جاتا ہون کئی سو روپیہ کی غلطی معلوم ہوتی ہے
دو چار دن وہان رہونگا تم یہہ دو سو روپیہ لو ضروری کامون کو ملتوی نہونے دینا مین رات
کو میر روشن علی صاحب کے یہان رہا کرونگا اور حسن علی اپنے خدمتگار کو جو اس راز
سے واقف تھا سمجھا دیا کہ مین ضروری کام کو جاتا ہون کسی سے ذرا بھی ذکر نہ کرنا یہہ سب
انتظام کر کے مین لالہ ٹیکارام کے پاس گیا اور کاغذات اونکو دیکے جو کچھہ کہنا تھا سمجھا دیا
اور با اطمینان دوشنبہ کے دن بعد نماز ظہر کشتی پر سوار ہو گیا سو اشرفیان اپنے ساتھہ رکھہ
لین اور باقی ضروریات پہلے ہی سے کشتی پر موجود تھین مین نے ملاحون سے کہا کہ تنخواہ کے
علاوہ پانچ روپیہ روزانہ انعام دونگا لیکن دو دن کی راہ ایک دن مین طے کرنی چاہئے چنانچہ
اونہون نے سخت محنت اور کوشش کرنی شروع کی یہانتک کہ تیسرے دن کڑہ مانکپور
پہونچ گئے وہان سے چلے تو دوراہہ ملا ملاحون نے کہا اب جدہر حکم ہو کشتی لے چلین مین نے
کہا جس طرف آمد و رفت کشتی کی معلوم ہوتی ہو ادہر ہی چلنا چاہئے چنانچہ اونہون
نے ایک راہ اختیار کی مین نے ملاحون کو دم لینے کی بھی فرصت ندی شبانہ روز
چلے ہی جاتے تھے تا آنکہ الہ آباد مین کشتی پہونچ گئی تب ملاحون نے کہا کیسی ہی تیز رو
اولاک کشتی ہوتی ممکن نتھا اتنک یہان پہونچ جاتی وہ پنجشنبہ کو روانہ ہوئی ہے جسکو
سات روز ہوتے ہم تین دن بعد چلے یہانتک تو آٹھہ روز مین وہ کشتی نہین پہونچ سکتی
معلوم ہوتا ہے دوراہہ سے ہم اسطرف چلے آئے اور وہ کشتی دوسری راہ سے
گئی ورنہ ممکن نتھا راستہ مین ہم اوسے نہ پاتے لیکن مین نے اپنے دل مین سوچا سچ ہے

ہین و سب میری تقدیر کی خوبی ہے اور اس قدر مجھے اضطراب و قلق پیدا ہوا کہ بیان نہین ہو سکتا مین سکوت کے عالم مین سوچتا تھا کہ کیا کرون اور آنکھون سے آنسو جاری تھے ؎ -

نہین ملتا تیرے ناقہ کا پتہ اے لیلی
جہان مارے تیرے مجنون نے بیابان کتنے

آخر یہ صلاح ٹھہری کہ واپس چلنا چاہئے اور اوسی دوسرے دوراہے پر کشتی لے چلین ؎

ساربان دیکھ کہین نجد کا جنگل تو نہین
چلتے چلتے یہہ رکا ناقۂ لیلی کیسا

چنانچہ وہان سے پلٹ کے دوسری طرف کشتی روان ہوئی چونکہ ہوا مخالف تھی کشتی بہت آہستہ چلتی تھی کبھی ملاح بانس سے چلاتے تھے کبھی رسی سے کھینچتے تھے حاصل کہ تین دن تک برابر کشتی چلائی مگر کہین اعظم جی کی کشتی کا پتہ نہ لگا ملاحون نے کہا یہان سے کانپور چالیس کوس ہے اب جس طرف کہیے چلین آج دس روز ہوئے اوس کشتی کو چلے ہوئے اب اوسکا ملنا غیر ممکن ہے مین نے کہا نہین ابھی آگے چلے چلو ؎

چکر مین ہون سوا کہین کشتی نوح سے
اشکون نے میرا حال کیا ہے تباہ کیا

اودھر ہی کی طرف کشتی روانہ ہوئی عصر کے وقت ایک مقام پر ملاحون نے کشتی باندھ دی تاکہ ذرا دم لے لین مین بھی کنارے اوترا اور ٹہلنے لگا وہان دوسری کشتیان ٹھہرنے کا نشان معلوم ہوا مین ایک طرف ٹہلتا ہوا چلا گیا وہان چند لکڑیون پر ایک کاغذ بندھا ہوا دیکھا مین نے جمعیت کے اوسکو کھولا تو اپنی جانان کا خط پہچانا اوسکو چوم چاٹ کے پڑھنے لگا اوسمین یہ لکھا ہوا تھا -

## رقعہ

انجاکہ توئی من آمدن نتوانم
وینجاکہ منم تو خود نیاری دانم

میرے تغافل شعار سلامت جس دن سے میری کشتی گرداب مہاجرت مین مبتلا ہوئی اور مین آپ سے جدا ہو کے روانہ ہوئی ہر وقت اور ہر ساعت آپکا انتظار ہے آنکھین

ہے دیکھتے دیکھتے پتھرا گئیں شرشر دیکھنے سے گردن ٹوٹ گئی دن ہے تو دریا کیطرف
ٹکٹکی لگی ہے رات ہے تو اودہر آنکھیں اوٹھی ہوئی ہین کلیجہ مین ٹیکے لگے ہین دل بالشتون
اوچھلتا ہے طبیعت گھبراتی ہے کسی جگہہ چین نہین دریا کے ہلکورے کشتی کے جھونکے
جدا سر پھرائے دیتے ہین —

| بدقت بحر غم سے کشتی جان حزین نکلی | کبھی ٹھٹکی کبھی اوچھلی کہین ڈولی کہین نکلی |
|---|---|

آج چند دن رہے ہین راہ دیکھ رہی ہون مگر آپ نہ آئے پر نہ آئے تمہاری کشتی عید کا چاند
ہوگئی آنکھین پہاڑ پہاڑ کے دیکھتی ہون مگر کوسون منزلون پتہ نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ
میری قسمت کی بات ہے بیوفائی ہوئی آپ اوس خانہ خراب حساب کتاب کے چکر مین ایسے پڑے کہ
بہتی آنکہ دریا کا بہار لنگر انداز کرنا ہیچ ہے تا خدا نخواہد نا خدا چہ کند ؎ —

کشتی شکستگانیم ای باد شرطہ برخیز
باشد کہ باز بینیم آن یار آشنا را

اب بجز رونے کے ... بلکنے کے کوئی کام مجھے نہین ہے نہ کسی سے بات ہے نہ چیت ہے ہان
لب ہلتے ہین تو آہ نکلتی ہے یا اشعار فراقیہ پڑھتی ہون ؎ —

| ودکہ جان و دل من گشتہ پریشان بلے تو | زود باز آ کہ ہر یک شدہ حیران بلے تو |
|---|---|
| وعدہ وصل نکردی بمن خستہ دفا | جان من چند کشد محنت ہجران بلے تو |

؎ نہ انیسے نہ ہمدمے دارم
دل کبابے عجب غمے دارم
گفتہ گیستی چہ داری چشم
وز غم و چشم پر نمے دارم
تا رساند سلام من بکسی
تکرار رسال اذیتے دارم
گرچہ سست است عہد دوست
من باو ربط محکمے دارم

اور غضب یہ ہے کہ ذات شریف وہان دوستون مین سرگرم اختلاط ہونگے ملاقاتین
ہوتی ہونگی دید باز دید کا لطف آتا ہوگا اسی سبب سے سفر مین درنگ واقع ہوا ہے

من با دو چشم گریان نشستہ در فراقت
تو شادمان و خرم با دیگران نشستہ

مین یہان آتش مہاجرت مین پھکی جاتی ہون کلیجہ کباب ہوگیا دل خاک سیاہ ہوگیا
آنکھین دریا کے سوتے ہین ہائے غضب — اور آپ کو خبر نہین — قطعہ —

از کہ نالہ سپند سوختہ ام — نالہ خاموش کردہ است مرا
بیدل از یاد خویشتن ہم رفتم — کہ فراموش کردہ است مرا

باینہمہ یہ لذت فراق اور یہ صدمات مہاجرت بہی مین خوشی سے گوارا کر رہی ہون صرف اس امید پر کہ تم آجاؤگے مین جی جاؤنگی یہ کاہشین کاوشین سب کافور ہو جائینگی البتہ جس طرح یہ چند دن گذرے چندے اور آپ نہ آئے تو مجہسے صبر کرنا میرا محال زار قابل اظہار نہین دل مین درد کلیجہ مین ٹیس ہے کہ العیاذاً ماندہ آب خواب حرام مطلق ہے ضعف بڑہگیا ہے —

سر پہرتا ہے آنکہون مین تارے ٹوٹتے ہین دل کو چین نہین موت بہی نہین آتی نقاہت کا زور ہے طاقت طاق الفراق ثم الفراق ؎

مرنے کی بہی فرصت نہین ہے گردش ایام — آسودہ ہون کیونکر ترے چکر سے نکلکر

دیکہو اس سے زیادہ تغافل شعاری استغنا منشی خوب نہین ہے مجہے ستا کے تڑپا کے کیا فائدہ پاؤگے کیا مزا اوٹہاؤگے ؎

چہ میسوزی بداغ دوری خود ناتوانی را — کہ چون فانوس ہست استخوان پیدا بدن دارد

خدا کے لئے جلد آؤ ایکبار تو اور تمکو دیکہ لون پہر جو چاہے ہو اتنی مدت مین جو جو خیالات دل مین گذرے ہین اونکا بیان کرنا امکان سے خارج ہے یہہ چند شعر میرے خیالات کا پرتو ہین ؎ —

بے آب بہ ماہیان دریا چہ گذشت — بے سبزہ بہ آہوان صحرا چہ گذشت
گذشتہ و نگذرد بہ ہر کس لیکن — من دانم و دل کہ بے تو بر ما چہ گذشت
دلم بردی و در بند جفا بودی ندانستم — نمودی مہر لیکن بیوفا بودی ندانستم
غلط بود آنکہ میگفتم ترا آرام جان خود — تو خود از بہر جان من قضا بودی ندانستم
افسوس کہ کار مشکل افتاد — قتلم برضاے قاتل افتاد

مگر مین ہر حال مین آپ کی سلامتی اور عافیت کی خواہان ہون ؎

آن لالہ رو کہ سوخت دل من بداغ او — روشن بود الہی ہمیشہ چراغ او

زیادہ کیا لکہون مرقوم پنجشنبہ ہفتم جمادی الثانی —

اس خط کو دیکہکے مین روتا ہوا کشتی پر چلا آیا اور بیقرار ہوکے چیخنے لگا میرا خدمتگار

یہہ حال دیکھکے گھبرایا اور سمجھانے لگا مگر میری تپش دل کو ترقی ہوئی اور کچھ بات اثر نہین کرتی تھی اوس یار گمشدہ کیطرف مخاطب ہوکر فریاد کرتا تھا اور یہہ اشعار پڑھتا تھا ۵ -

نه قاصدے نه صبائے نه مرغ نامه برے — که سوئے بیخبری ما کسے برد خبرے

نه جان را وصل دلخواهی نه دل را قوت آهی — من حسرت نصیب از زندگانی تهمتے دارم الخ

آخر مین نے ملاحون سے کہا اب کیا صلاح ہے کس طرف چلنا چاہیئے اونہون نے کہا حضور ہمنے کشتی چلانے مین جی توڑ محنت کی مگر افسوس کہ آپ کا مطلب حاصل نہوا ہمارے ہاتہ پانؤن برباد ہوئے اب آپ کا جو حکم ہو ہم حاضر ہین مگر بظاہر اب مقصود حاصل ہونا دشوار ہے خدا جانے وہ کشتی کدہر گئی اور کہان پہونچی ہوگی ۵ -

دریاے الفت مین ملے کیا جانے آگے کیا بلا — یہ چین جبین یار ہے جو موج ہر ساحل سے پاس

مین نے کہا تم سچ کہتے ہو معلوم نہین مین کس منحوس ساعت مین سوار ہوا تھا کہ آج آٹھہ دن ہوئے سرگردان پہر رہا ہون مگر کچہہ حاصل نہوا پہر مین نے جی مین کہا اگر آگے چلتا ہون مرے کشتی کا ملنا دشوار ہے اگر چینار گڑہ کے قریب پہونچکے ملی بہی تو خدا معلوم وہان موقع ہاتھہ آئے یا نہ آئے اگر وہان ٹھہر جاؤن تو بہی کوئی تدبیر ذہن مین نہین آتی کہ اوسکو پاؤن پہر وہان سے بے نیل مرام پلٹنے مین رنج کے علاوہ بیس دن کے بعد کانپور مین پہونچتا ہونگا جس سے اور قباحتون کا اندیشہ ہے کاش مین ساتہی ساتہہ روانہ ہوتا تو اتنے تک کب کا مطلب حاصل ہو جاتا اب تو یہ سب باتین خواب و خیال ہین اب بجز رسوائی اور ناکامی کے کچہہ فائدہ نہین ہے بالفعل صبر کرنا چاہیئے اور مجبوراً کانپور پلٹ جاؤن تاکہ وہان پہونچکے جو کچہہ معاملات باقی ہین اونکا فیصلہ کرکے پہر اطمینان سے اپنی جانان کی تلاش مین نکلون اوسوقت جو ہو سب گوارا ہے چنار گڑہ مین آکے جسطرح ممکن ہوگا اوسکو نکال لاؤن گا یہ خیال کرکے مین نے ملاحون کو کانپور کیطرف چلنے کا حکم دیا ۵ -

سخت گردش نا امیدی ہمسفر منزل بعید — عاقبت تہک تہک کے نالے نارسا ہو جائینگے

کیست کز جادۂ چاک جگر آگاه بود — ورنه تا دوست رسیدن چقدر راه بود

اتفاق سے ہواے مشرقی چلنے لگی ملاحون نے بادبان اوٹھا دئے اور کشتی تیزی کے ساتہہ چل نکلی مین اوسیطرح مضطربانہ چلا جاتا تہا اور کہتا تہا ۵

بیاد جلوۂ شوخی سبک زجا رستم — چو بوئے گل همه جا همراه صبا رستم

اوس دن ساٹھہ کوس کے قریب کشتی نے راہ دریا طے کی دوسرے دن بھی ہوا موافق تھی عصر کے وقت سیسا گھاٹ پر کانپور مین پہونچگئی ~~

| پھر پھر کے دائرے ہی مین رکھتا ہون مین قدم | آئے کہان سے گردش پرکار پاؤن مین |
| --- | --- |

مین نے اوترکے ملاحون کا حساب کردیا اور کچھہ انعام بھی دیا وہان سے پہلے لالہ ٹیکا رام کے مکان پر گیا اونسے کاغذات لئے اور بنگلہ کو چلا حسن علی خدمتگار رستہ مین ملگیا اوس سے معلوم ہوا دو دن سے تلاش ہو رہی ہے غرضکہ بنگلہ پر پہونچا اور فوراً صاحب کے پاس گیا اور کہا اسی لئے مین نے علیحدہ مکان مین کاغذات درست کرنے کے لئے عرض کیا اور آپ سے کہدیا تھا چند روز مین حاضر نہو سکونگا تاہم آپ نے تلاش کرایا اونہنے کہا تم اسقدر کبھی غائب نہین رہتے تھے مین نے بہت انتظار کیا آخر تمہاری تلاش کا حکم دیا ضرور یہ ہے کہ آدمیون کی تنخواہ جلد تقسیم کردیجاوے اور فلان فلان کام انجام دیدیا جاوے مین نے کہا یہ سب کام دو ایک روز مین کرڈالونگا چنانچہ مین نے سخت محنت گوارا کی اور دو تین دن مین سارے کام درست کردیئے اسکے بعد جا جمو گیا اور بابا صاحب وغیرہ سے مل آیا پھر اس فکر مین پڑا کہ پہلے کوئی قاصد بھیجکے اعظم جی کی خبر منگوانی چاہیئے کہ کہان ہے اوسکے بعد جو کچھہ کرنا ہے کیا جائیگا۔

## جوان مرگی

| س ڈھیر دیکھکے گل بخون کی خاک کے | واہ کیا نیرنگ ہین افلاک کے |
| --- | --- |

ع دیکھو اس طرح سے مرجاتے ہین مرنیوالے

مین نے اوسی فکر و تردد مین ایک دن صاحب سے کہا معلوم نہین اعظم جی کا حال کیا ہوا صاحب کے پاس جانا رگذہ مین پہونچا یا نہین اوسنے کہا پرسون مین نے ہولر صاحب کو چٹھی لکھی ہے جواب آئیگا تو یہ حال بھی معلوم ہو جائیگا مین نے اپنے دلمین تشکر کیا کہ قاصد بھیجنے کی فکر سے نجات ملی آٹھہ دن گذر گئے مگر کچھہ جواب نہ آیا مین نے صاحب کو پھر یاد دہی کی فرمایا ہان ابتک جواب نہین آیا مین آج اوسکو چٹھی لکھتا ہون اسکا جواب جلد آجائیگا مین نے کہا میرزا جی وغیرہ کا حال بھی دریافت کیجئے صاحب نے کہا تمکو اونسے کچھہ مطلب ہے

* مجھ جیسکو قاصد بھیجنا دشوار ہو وہ عاشق کا دعویدار ہو غضب نہین تو کیا ہے مترجم

میں نے کہا کچھ نہیں میرزائی نے چلتے وقت وعدہ کیا تھا کہ چنار گڈھ سے خط لکھونگی اور صاحب
کو بھی عرضی بھیجونگی مگر اتبک نہ خط ہی آیا نہ عرضی اس سے خیال ہوتا ہے شاید کسی
دوسری طرف وہ لوگ چلے گئے صاحب نے اوسی وقت دوسری چٹھی روانہ کی۔

جواب چھٹے دن آیا لکھا تھا کہ اعظم بی کا طایفہ یہان پہونچا اور مین نے سو روپیہ ماہوار پر
بی جان کو نوکر رکھ لیا تھا لیکن اعظم جی کی لڑکی کو یہان کی آب و ہوا ناموافق ہوئی اور بیمار
ہوگئی اس لئے وہ سب پریشان ہوگئے اوسکے علاج کے لئے پندرہ دن ہوئے کہ لکھنو چلے
گئے مین ملنے جب سے یہ سُنا سخت گہبرا گیا کہ خدا خیر کرے ہاے میری جانا کی طبیعت
ناساز ہوگئی میری کمبختیون اور ناکامیون نے یہہ دن دکھایا اوسکو صدمہ فراق نے بیمار کردیا
اب جسطرح ممکن ہو وہان جانا چاہیئے مگر پہلے خط سے خیر و عافیت دریافت کرلون چنانچہ اسی فکر
اور پریشانی مین تہا کہ کسی آدمی کو لکھنو روانہ کرون مگر کچھہ بن نہ پڑتا تھا دن رات بیکلی اور
پریشانی مین گذرتی تھی بار بار رویا کرتا تھا اور اشعار دردانگیز فراقیہ پڑھتا تھا۔

غرض کے ایک ہرکارہ تلاش کرکے قصد کیا کہ کل بروز شنبہ روانہ کرونگا یکایک جمعہ کو عصر کے
وقت ایک آدمی میرزائی کا مرسلہ معہ عرضی کے صاحب کے پاس پہونچا اور ایک خط میرے ماما
صاحب کے نام بھی لایا اوس مین لکھا تھا کہ رستہ سے خانم جان کا مزاج ناساز ہوگیا جب ہم
چنار گڈھ پہونچے ہولیر صاحب کے سرکار مین بی جان نوکر ہوگئی اور خانم جان کا علاج شروع
کیا مگر کچھ فائدہ نہوا بہت سا علاج ہوا کئی مسہل ہوئے تنقیے دیے گئے متواتر نسخے تبدیل
کیے گئے لیکن چنار گڈھ کی آب و ہوا زیادہ تر اوس کے مخالف ہوئی جس سے مرض مین
اشتداد اور ضعف بشدت ہوگیا آخر وہان سے ہم لکھنو روانہ ہوئے یہان آٹھ دن
ہوئے پہونچے اور چھاونی کے قریب بھیم کے اکھاڑہ مین فروکش ہوئے ہین یہان بھی
بہت علاج ہوا اور بڑے بڑے حکما کو دکھایا مگر ذرا بھی افاقہ نہین ہے روز بروز ناتوانی
بڑھتی جاتی ہے چونکہ کانپور کے اقامت کے زمانہ مین جب کبھی اوسکا مزاج ناساز ہوا آپ
کے علاج سے فوراً صحت ہوگئی اس لئے اوس نے خود بھی یاد دلایا کہ اگر بڑے حکیم صاحب
تشریف لائین تو مجھے انشاء اللہ صحت ہو جائیگی* چنانچہ اوسی کے اصرار سے مین یہہ
آدمی آپ کی خدمت مین بھیجتی ہون اور صاحب کو بھی عرضی لکھدی ہے وہ بھی اجازت

* صرف اس لئے کہ جناب حسن شاہ صاحب بھی اونکے ہمراہ آئین گے۔ مترجم

دیدینگے آپکے اشفاق کریمانہ سے یہ امید ہے کہ جس طرح ممکن ہو قدم رنجہ فرمایئے جس سے خانم جان کی جان بخشی ہوتی ہے اور ہم سب تمام عمر بندہ بیدام ہو جائینگے صاحب نے عرضی اپنی بہی اوسمین بہی یہی حال لکھا تھا مجھسے فرمایا کہ پہلے حکیم صاحب کو جلد بلواؤ چنانچہ نانا صاحب جاجمئو سے آگئے اور خط کو دیکھکے بہت افسوس کیا پھر صاحب کے پاس گئے صاحب نے میرزائی کی عرضی اور اونکی طلب کا حال بیان کیا اور کہا مجھکو بہت رحم آتا ہے خانم جان بڑی لایق عورت ہے خدا اوسکو صحت دے آپ جلد روانہ ہو جائیے اور اوسکا علاج کیجیے چونکہ نانا صاحب کو خود ہی چند روز سے لکھنؤ جانا منظور تہا تاکہ وہان سے اعزا اور احباب سے ملین لہذا فوراً قبول کر لیا اور کہار نوکر رکھکے سامان سفر کرنے لگے اوسی قاصد نے رات کو تنہائی مین مجھسے کہا کہ رحم اللہ چھوکرے نے آپکو بندگی کہی ہے اور ایک خریطہ سربمہر دیا ہے مین نے اوسکو لیکے جلد جلد کہولا میری جانا کا خط تہا اور افسوس ضعف کی وجہ سے خط لکھنے مین ہاتھ تہرایا تہا چنانچہ حروف و الفاظ کی کشش مین لغزش پیدا تہی مین روتا ہوا علیحدہ چلا گیا اور اوسکو پڑھنے لگا اوسکی نقل یہ ہے —

رقعہ

مدتے شد کہ رہ مہر و وفا مسدود است
نہ کسے میرود آنجا نہ کسے می آید

تغافل شعار دلدار میرے محرم راز سلامت - بعد سلام کے معلوم ہو جس دن سے مین کشتی پر سوار ہو کے پورب کو چلی آپ کے حسب وعدہ ہر وقت منتظر اور نگران رہتی تہی کہ اب آئے مگر حیف کہ آپ نہ آئے اور نہ کچھہ خبر لی ہاے ہاے — ع

نہ جانا کہ دنیا سے جاتا ہے کوئی
بہت دیر کی مہربان آتے آتے

یہ تو خیال بہی نہین ہو سکتا کہ آپ نے بے پروائی کی ہوگی یا مجھے بہول گئے ہوالبتہ میری بد قسمتی اور گردش طالع نے آپ کو روک رکہا - میرا دل گواہی دیتا ہے کہ آپ نے غایت بہت تردد و سعی کی ہوگی اور حتے الامکان کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکہا ہوگا مگر میری کم قسمتی اور نگون بختی کا کیا علاج میرا خیال ہے کہ اوسی حساب کتاب نے جو میرے سامنے درپیش تہا آپ کو فرصت نہ دی ہاے مین اپنی حالت زار کیا بیان کرون — ع

ہو رہے ہیں ہدفِ ظلم ہفت افلاک کے
امتحان ہیں ایک مشت خاک کے

خیر قسمت با نصیب۔ میں نے دو رقعے اپنے کرب انتظار اور حسرت و ملال میں لکھکے
دریا کے کنارے لکڑیوں پر باندھ دیے تھے کہ شاید آپ میری تلاش میں آئیں تو ان کو
دیکھ لیں خدا جانے کیا روداد پیش آئی کہ اب تک نہ آپ خود آئے نہ کوئی خط پتر آیا یہہ
ستمگریاں اور جفاکاریاں یاد رہیں ؎

دے داد اے فلک دلِ حسرت پرست کی
ہاں کچھ نہ کچھ تلافی مافات چاہیے

میری حالت یہ ہے کہ روز بروز درد جگر میں ترقی ہے مرض اپنا کام کر رہا ہے طاقت
طاق ہے غم ہجران کہائے لیتا ہے ہڈیاں تک پھکی جاتی ہیں ؎

نبضیں چھٹیں بخار چڑھا درد سر ہوا
کیا کیا نہ ہجر میں ترے بیمار پر ہوا

اب زیست کی امید نہیں نقارہ کوچ کا بج رہا ہے عالم جاودان کا سفر درپیش ہے
کسی کروٹ کسی پہلو چین نہیں نہ کوئی غمگسار ہے نہ ہمدرد نہ یار ہے نہ مددگار آہ
ماجرائے دل زار کس سے کہوں درد جگر کی ٹیسیں اس غضب کی ہیں کہ کلیجہ نکلا پڑتا
ہے مگر اُف نہیں نکال سکتی ؎

کرتی رہیں فراق میں تیماردار یاں
ہاتھوں میں ساری رات دل ناصبور تھا

خون جگر پیتی ہوں لخت جگر غذا ہے دوا کا استعمال ہو رہا ہے مگر ہائے کسے خبر کہ
مرض کیا ہے بیماری عشق کی دوا ہی کیا اور علاج کیسا درد مفارقت ایک جگہہ
ہو تو بتاؤں ؎

کبھی دل میں کبھی سینہ میں کبھی پہلو میں
جا بجا پھر کیا کہوں میں درد کہاں ہوتا ہے

ہائے تمہارے بغیر ہستی خراب ہے تمہاری مفارقت نے میری جان پر بنا دی ہے
کوئی پیرایہ بھی نہیں معلوم ہوتی ہاں موت ہر وقت سامنے کھڑی ہے اور تقاضا ہے

کہ جلوہ آب دنیا کی آب و ہوا تمہارے ہے موافق مزاج نہیں ہا سے میرے ماتم کا سامان ہو رہا
ہے گلون نے دامن صبر چاک کر ڈالا ہے صف ماتم مین جمع ہو کے بیٹھے ہین بلبلون
نے غزل سرائی کے عوض مرثیہ خوانی آغاز کی ہے ساقی نے شراب ارغوانی کی جگہہ خون
ناب جگر جام بلورین مین بہرا ہے لخت جگر کے کباب چشمن رہے ہین غنچہ خون پی پی کے
رہ گئے درخت مرجھا گئے شاخین سرنگون ہو گئین سنبل نے بال کھول دئے سوسن ماتم
کی نوحہ او پڑھ رہی ہے بید مجنون دیوانہ ہو گیا ہے چنار نے سر لوچ ڈالا ہاتھ لہو لہان
ہو گئے سرو مارے غم کے کھڑا رہگیا نرگس آنسو بہا رہی ہے گیندے کا رنگ زرد پڑ گیا
لالہ کا جگر داغدار ہے صنوبر خاک پر تڑپ رہا ہے درختون کے پتے کف افسوس ملتے ہین
باد صبا نے فرش ماتمی بچھایا ہے پہاڑون سے آبشار مین سر ٹکراتے ہین بادل آٹھ آٹھ
آنسو رو رہے ہین قیامت تو یہہ ہے کہ یہہ ہنگامہ بپا ہوا اسقدر شور و شیون کی صدائین
بلند ہوئین مگر حضور نے کروٹ تک نہ لی کان پہ جون تک نہ رینگی پوچھہ بہی نہ لیا یہہ ماتم
کسکا ہے کون جوانا مرگ خاک مین ملگیا بایں ہمہ مین گلہ مند نہین ہون جو کچھہ لکہ گئی طغیانی قلم
اور طبیعت کی بیچینی تہی تم برا نہ ماننا ہاے سری اس بیہا زندگی پر نفرین ہے کہ بغیر تمہارے
زندہ ہون یہہ بہی کوئی لطف حیات ہے مین اسکو موت سے بدتر جانتی ہون خدا کے
لئے کبریا کے لیے اتنو رحم کرو ؎

بیا بہ پرسش من ورنہ بعد ساعت چند
دسن نہ شوق تو نہ انتظار می ماند

اگر یہی حالت چند روز اور رہی سن لینا کہ یہہ سراپا حسرت خاک ہو گئی میرا حال اسقدر
متغیر ہو گیا ہے کہ شاید تم آجاؤ تو پہچاننا دشوار ہو گا ؎

دست مژگان نہ سنبہالے تو نہ سنبہلے گر کر
چشم بیمار ہی اوٹہتی ہے سہارا لیکر

ہے کاش کچھہ بہی ہو مگر تم آجاتے تو مین از سر نو زندہ ہو جاتی اب مجھے کوئی تمنا نہین کوئی
آرزو نہین بجز اسکے کہ خداوند عالم اپنے حبیب پاک کے تصدق مین ایک دفعہ تمہاری
صورت دکھا دے اور خاتمہ بخیر کرے۔
مین تمہین اپنے سر کی قسم دیتی ہون کہ میرا یہہ حال معلوم ہونے سے ہرگز رنج نہ کرنا

یہان جیسا ان ممکن ہو جلد آنے کی کوشش کرنا ایک ایک لحظہ مجھے سالہا سال سے زائد ہے ٥

بیا کہ در تن مردہ روان در آید باز ‖ بیا کہ در دل خستہ توان در آید باز
بیا بیا کہ جدائی نہایتے دارد ‖ طپیدن دل بے صبر غایتے دارد
ز اشتیاق تو مردم رحم خوش چیز است ‖ فراق حدے و ہجران نہایتے دارد

میرے بیارے سب باتون کو جانے دو بیمار کی عیادت مسنون ہے اسیکا لحاظ کرو اور چلے آؤ مسلمانون کو اسکی پابندی لازمی ہے ٥

اے دوست بہ پرسیدن حافظ قدمے نہ ‖ زان پیش کہ گویند کہ از دار فنا رفت
ماندہ است بہ بیمار ہجران تو دمے چند ‖ وقت است اگر رنجہ نمائی قدمے چند

مین لکھنؤ مین صرف اسی غرض سے آئی ہون اور آپکے نانا صاحب کے بلانے پر اصرار کیا ہے کہ اس حیلہ سے آپ آسانی سے آسکین گے اب تو کوئی عذر آپکو نہ ہوگا اور اسی سہارے پر مین ملک الموت کو دم دے رہی ہون لبون پر جان آگئی ہے مگر نکلنے نہین دیتی ہے

دل بیتاب وہ آتے ہین خبر آئی ہے
صبر کر صبر ذرا میرے مچلنے والے

خدا کرے جیسا تمنے مجھے جلایا اور تڑپایا ہے اوسکا بدلہ کسی جفا کار معشوق سے تمہین ملے ٥

اے خداوند یکے معشوق ستمگار شدہ ‖ دلبر سرکش و عاشق کش و عیار شدہ
تا بداند کہ جہا میکشم از درد فراق ‖ در عشقش دہ و عشقش دہ و بیمار شدہ

تمہین قدر و عافیت معلوم ہو کہ اس طرح وفا شعاران ہجران نصیب بیچارے مصیبت اوٹھاتے ہین ہائے مین نہ کہتی تھی کہ اس سودائے محبت کو دیدہ و دانستہ نہ مول لو اپنی بھی عاقبت تنگ کروگے دوسرے کی بھی جان پر بنجائیگی آخر میرا کہنا آگے آیا اور یہ روز سیاہ دیکھنا نصیب ہوا مگر تقدیری امور مین کسکو دخل ہے اور کیا زور ہے ٥

لگنے کی کیا خبر تھی یہہ کون جانتا تھا
مجنون کے ساتھہ پڑکر لیلی خراب ہوگی

میری کیفیت مزاج اور طبیعت کا حال کچھ بیان ہی نہین ہو سکتا بعض اوقات مجھے ملاقات

سبب یہی معلوم ہوتا ہے ایک ازخودرفتگی اور بیخودی ہے کہ دنیا فراموش بلکہ خود فراموش ہو جاتی ہوں ۔

زوصال شادمانی نہ فراق غم ندارم
بہ غم تو آن چنانم کہ غم و تبسم ندارم

ہان ہوس ہے تو اتنی اور آرزو ہے تو یہ کہ پروردگار مجھے ثابت قدم رکھنا اور خاتمہ بخیر کرنا مجھے مرنے کی پروا نہین اور ذرا بھی خوف نہین ۔

در مسلخ عشق جز نکو را نکشند | لاغر صفتان زشت خو را نکشند
گر عاشق صادقی ز کشتن مگریز | مردار بود ہر آنکہ او را نکشند

اب اور کیا لکھون افسانہ طویل فرصت قلیل طاقت طاق زیادہ اشتیاق ۔

در نامہ انچہ ہست ز صد یک نوشتہ ام
بسیار دان من چو اندک نوشتہ ام

یہ رقعہ پڑھکے مین نانا صاحب کی خدمت مین گیا اور عرض کیا کہ مین بھی مدت سے لکھنؤ جانے کا ارادہ کرتا تھا وہان کے اعزا سے ملنے کا مشتاق ہون آپ کے ساتھ مین بھی چلونگا فرمایا مجھے عذر نہین مگر صاحب بہادر ایسے وقت مین اگر اجازت دیدین بڑی بات ہے مین نے کہا آپ ہی صاحب سے سفارش کیجئے چنانچہ اونھون نے صاحب سے میرے جانے کے لئے عرض کیا صاحب نے کہا آنے والا کمپ الہ آباد مین پہونچ گیا ہے اور یہان کام کی کثرت ہے اوس کمپ کے آتے ہی مین روانہ ہو جاؤنگا ایسی حالت مین حسن شاہ کا جانا مناسب نہین ہے مین نے کہا مین لکھنؤ مین پہانؤ لی ڈالنے نہین جاتا نانا صاحب کے ساتھ ہی واپس آؤنگا اگر اونکو علاج مین دیر ہوگی مین تنہا چلا آؤنگا غرضکہ ایک ہفتہ سے زاید نہ ہوگا صاحب نے اس بات کو سنکر مجھ اجازت دیدی مگر کہا حساب دو تین دن مین پاک کر دینا چاہئے مین نے کہا اب جلدی مین کیا ہو سکتا ہے وہان سے آکے باطمینان سب تصفیہ کر دونگا مگر صاحب نے نہ مانا اور نانا صاحب نے بھی کہا ایسی کیا بے صبری ہے ناچار حساب و کتاب مین مصروف ہوا صاحب نے اور نانا صاحب نے مرزا کی تحریر کا جواب لکھدیا کہ دو تین دن مین آتے ہین خاطر جمع رکھو مین نے بھی جواب خط کا لکھکے قاصد کو دیدیا کہ رحم اللہ کو دیدینا ۔

## جواب رقعہ

زہر بگذشت سنے نواب حشم
یکے از سر گذشتہ بے نوا نیست

دلبر دلنواز محبوب جانباز سلامت - بعد سلام کے معلوم ہو تمہارا خط باغمنامہ مہاجرت پہونچا تمہاری بیماری کا حال دریافت ہونے سے بیحد رنج اور فکر ہوئی اور سارا زمانہ میری انکھوں میں تاریک ہوگیا ۔

حدیث ہول قیامت کہ گفت واعظ شہر
کنایت است کہ از روزگار ہجران گفت

میری جان میرا حال اگر سنوگی افسوس کروگی حساب وکتاب کی وجہ سے پہلے توقف ہونا کشتی پر سوار ہوکے روانہ ہونا دونہ دوراز تک جانا پھر ادلٹا پھرنا پھر دوسری طرف جانا تمہارا خط کنار دریا پانا وہان سے کا ضرور پلٹنا بعد روانگی قصد کرنا سنگ صاحب سے چٹھی لکھوانا اوسکا جواب نہ آنا پھر لکھوانا قاصد بھیجنے کا قصد کرنا میرزائی کا خط آنا اور تمہاری بیماری کا حال معلوم ہونا یہہ واقعات مفصل اگر بیان کرون ایک دفتر درکار ہو تمہاری علالت سے میری جان کب کی نکل گئی ہوتی مگر تمنے تسکین دلائین ہین اس لئے مین نے صبر کیا اور سینہ پر پتھر رکھہ لیا مگر دلپر جو صدمہ ہے اوسکو مین ہی جانتا ہون حیران ہون اپنا حال کس سے کہون اور اس درد بیدرمان کا علاج کرون خدا ہی اس اندوہ وغم سے نجات دے میرے جان تمنے اپنا حال زار اس قدر کیون کر دکھایا ہے مین عنقریب دو ہی چار دن مین حاضر ہوتا ہون خدا کے لیے اپنے دل کو تسکین دو اس طرح کا ہش سے کیا حاصل تمہاری جان نازک پر یہہ صدمات میرے لیے سوہان روح ہین تم اطمینان رکھو مین بہت ہی جلد آتا ہون تمہارے اطمینان کے لئے قاصد کو آگے سے روانہ کر دیا ہے مین اپنا حال کچھہ نہین لکھتا تمکو زیادہ صدمہ ہوگا - ۔

میرس حال دلے را کہ صید غمزۂ تست
فتادہ ہمچو کبوتر بچنگ شاہین است

جسدن آدمی روانہ ہوا شام کو دوسرا آدمی مع خط کے نانا صاحب کی طلب مین پہونچا

نانا صاحب نے اوسکو ٹھہرا لیا کہ ہمارے ہمراہ چلنا اور مین نے تین دن مین کاغذات تیار کر کے
نانا صاحب کو اطلاع کر دی اونہون نے فرمایا کہ پنجشنبہ کو صبح کے وقت روانہ ہو جاوینگے
جن لوگون کا دینا لینا باقی تھا میرے لکھنؤ جانے کی خبر سنکر جمع ہو گئے ہر چند
مین نے اونکو سمجھایا مگر کسی نے نہ مانا آخر مین اونکا حساب چکانے پر آمادہ ہو گیا اور
پنجشنبہ کے دوپہر تک سب کامون سے فرصت کر لی اور نانا صاحب کے ساتھ سوار
ہو گئے اوس دن اناؤ مین قیام کیا اور جمعہ کی شام کو لکھنؤ مین داخل ہو گئے نانا صاحب نے
میرزائی کے آدمی سے کہا کہ محمود نگر مین مولوی الطاف رسول کے یہان ہم ٹھہرتے ہین تم جا کے
ہمارے آنے کی خبر کر دو اور سویرے آؤ ہم تمہارے ساتھ چلین گے اوسنے کہا مین بہت تھک
گیا ہون اور اونکا قیام یہان سے بہت دور چھاؤنی مین ہے مین بھی رات کو راستہ بہت
پڑ رہونگا صبح کو آپ کے ساتھ چلونگا رات کو نانا صاحب اور مولوی صاحب کہانے پر بیٹھے
مین مولوی صاحب کے اصرار اور خاطر سے بیٹھ تو گیا مگر نوالہ حلق سے نہین اوترتا تھا اور
مطلق اشتہا نہ تہی مین سمجھا راستہ کی تکان اور حرارت سے یہ حالت ہوئی چنانچہ ویسا ہی
اوٹھ کھڑا ہوا اور پلنگ پر لیٹ رہا مگر رات بہر پلک تک نہ جھپکی عجیب و غریب خیالات آتے
تھے اور وحشت و اضطراب کا ٹھکانا ہی نہ تھا کروٹین بدلتا تھا اور یہ شعر پڑھتا تھا ؎

اب کیون شب ہجر آئی بستر پہ لٹانے کو
پہلو سے یہی بس تہا کچھ یاد دلانے کو

جب صبح ہوئی نماز پڑھکے نانا صاحب جانے کو تیار ہوئے مین نے کہا مین بھی آپ کے
ساتھ چلونگا اونہون نے کہا اچھا چلو چلتے وقت تمہاری نانی کے یہان ٹھہر جائینگے
چنانچہ میرزائی کا آدمی ساتھ لیکے ہم چلے جسوقت اعظم جی کے مکان پر پہونچے مین نے
دیکھا کہ ملا اور دوسرے لوگ قران پڑھ رہے ہین جیسے کہ سوم کی مجلس ہوتی ہے۔ اعظم جی
اور میرزائی دیوانون کی طرح گریبان چاک کئے سر پر خاک اوڑا رہے ہین اور سب اونکے
ساتھی جمع ہین مگر وہ ڈنکا اب وہ یوسف ثانی وہ لیلی بادنام گم ہے یہ دیکھتے ہی میرے
آنکھون مین اندھیرا چھا گیا اور ہوش اوڑ گئے آنسو تو ایک بھی نہ نکلا مگر معلوم ہوا کہ سینہ
پھٹ گیا اور دل نکل کے نیچے اوتر گئے اور نانا صاحب سے بھی ضبط نہو سکا اور رو پڑے

+ انا للہ وانا الیہ راجعون ؎ وہ عیادت کو مری کسوقت آئے دیکھنا * جبکہ اذن عام میرے قبر پر [illegible]

سیر زادی نے اونکو دیکھکے سلام کیا اور نزدیک آکے بیٹھ گئی زار و قطار روتی تھی اور حال بیان کرنے لگی ✽

کہا کہون حکیم صاحب اوس بیری بیمار کی موت ہی تھی جو آپ کے آنے مین توقف ہوا پہلا قاصد مین نے جو بہیجا تہا صاحب اوسکے آنے مین دیر ہوئی مین نے دوسرا بہیجا مگر ہمکو گویہ روز سیاہ دیکھنا تہا اوس بری حال بیماری کا ماتم کرنا تہا آپ کے آنے مین دیر لگی وہ مرتے دم تک آپ کو یاد کرتی تھی چنانچہ جس رات کی صبح کو اوسکا کوچ تہا شام کو مجھسے پوچھا اماجان دوسرا قاصد کتنے دن ہوئے حکیم صاحب کے پاس گیا ہے مین نے کہا اتوار کو گیا تہا اور یقیناً اوسی دن پہونچ گیا ہوگا اوسنے کہا تو اس حساب سے اگر حکیم صاحب دوشنبہ کو چلتے منگل کو یہان پہونچ جاتے اگر منگل کو چلتے چہارشنبہ یا آخر درجہ جمعرات کو ضرور پہونچ جانا چاہئے تہا آج پنجشنبہ کی شام بھی ہوگئی مگر ابتک نہ آئے معلوم ہوتا ہے حکیم صاحب نے اجازت نہین دی یا خود اونکو کام ہوگا خدا معلوم کیا وجہ ہے اب مجھے یقین ہوگیا کہ اب میرا پیمانہ حیات لبریز ہوگیا خیر خدا کی مرضی یونہی تھی کہ مین ہزارون حسرت و ارمان کے ساتھ مرون ہمین چارہ ہی کیا ہے ؎

کونسی کی نہ دوا کونسی مانگی نہ دعا
ہمنے کیا کیا نہ کیا اپنے سنبھلنے کے لئے

یہ کہکے زار و قطار رونے لگی اور ایک آہ بھرکے کہا کہ میری عمر تمام ہوئی فالحمدللہ خدا کی کبریائی کے صدقے اوسکے احسانات کے قربان کہ میرا پردہ فاش نہ کیا اور ہزارون آفتون اور مصیبتون سے نجات دی اسیطرح بہت کچھ کہتی رہی مین نے کہا اے بی تمہاری یہ کیسی باتین ہین خدا شافی مطلق ہے جلد تمکو شفا ہوجائیگی ایسی باتین نکرو انشاءاللہ حکیم صاحب جنپر تمکو اعتقاد ہے صبح شام پہونچتے ہین اگر شاید کچھ دیر ہوئی ہے مین دوسرا آدمی روانہ کرتا ہون تم اسقدر گھبراؤ نہین بہت جلدی اچھی ہوجاؤگی کہنے لگی ہان اطمینان کی بات ہی ہے کیونکر اطمینان نرکھون سامان ہی ایسے نظر آتے ہین کہ شفا ہوجائیگی ؎

چارہ گر زندہ رہیگا تو کریگا تدبیر
چاہئے عمر خضر میرے سنبھلنے کے لئے

اوسوقت سے آخر دم تک نہایت ہوش و حواس کی باتین اور جو کچھ کتی رہی جنانچہ
اوسی وقت قبلہ کیطرف منہ کرکے آہستہ آہستہ کچھ پڑھا اور تکیہ پر سجدہ کیا اور دونون ہاتھ اوٹھا
کے دعا مانگتی رہی ہم لوگون کو ذرا تسکین ہوئی چونکہ کئی راتون سے ہم سب جاگتے تھے
الگ چلے گئے دو تین گھڑی کے بعد مجھکو خود بلایا جب مین آئی کہنے لگی تم نے صبح سے کچھ نہین کھایا
شاید میرے نکھانے کیوجہ سے سب بھوکے رہے اچھا تھوڑا شربت میرے لئے بھی بنا دو مجھے بھوک
معلوم ہوتی ہے جلد رُب بہ کیوڑہ اور بید مشک عرق مین حل کرکے شربت تیار کیا وہ جا کر پلایا اوسنے پی
لئے ہمکو بہت ہی اطمینان ہوا کہ خدا کی عنایت سے آج مزاج اچھا ہے بہت دنون سے یہی کہا ناکیا اور فرا
کرکے مین نے آکے دیکھا تو بیخبر سوتا پایا اس سے اور بھی تسکین ہوئی کیونکہ مہینا بہر سے ذرا بھی رات کو
نہین سوئی تھی قریب صبح بیدار ہوکے پوچھا کہ نماز کا وقت آگیا یا نہین بیوی نے جوابدیا ہان بی بی
آگیا ہم لوگ بھی اوٹھ بیٹھے اوسنے تکیہ پکے تیمم کیا اور اوسی طرح تکیہ پر نماز پڑہی پہر ہاتھ اوٹھا کے دعا
مانگی جو ہمنے بھی سنی اوسنے کہا خدا وندا تو غفار ہے مین سراپا گناہ اور آلودہ عصیان ہون تو دونون جہان کا
مالک ہے ظاہر و باطن کا عالم و دانا تو خوب جانتا ہے میری نیت جو کچھ تھی اور ابتک جو کچھ ہے ہمیشہ
مین تیری درگاہ مین التجا کرتی تھی کہ میرے مقصد دلی حاصل ہون یا اس بلا سے جس مین مین
گرفتار ہون محفوظ رکھ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کرور کرور احسان کہ اگرچہ خواہش دلی حاصل نہین ہوئی
مگر وہ باتون اور خلاف طبع امورات سے بھی تو نے مجھکو بچایا اور میرا پردہ فاش نہ کیا مین اوسوقت چپ ہو
کر رہی تھی یہ دعا سنکے مین نے خدا کا شکر کیا کہ مزاج بحال ہے پہر نماز پڑہتے پڑہتے چلی گئی بعد فراغت تسبیح
پڑہتی ہوئی اوسکے پاس گئی کہ درود شریف وغیرہ دم کرون رضائی منہ پر سے سرکائی تو تنفس
معلوم نہوا مین نے گہبرا کے نبض پر ہاتھ رکھا تو سختی محسوس ہوئی پکار کے کہا بی بی اے بی بی
مگر کچھ جواب نہ ملا چراغ منگا کے دیکھا تو کچھ نہ تھا روح نکلکے جنت کو سدہار چکی تھی غالب بیچارہ کہتا ہے

نہ قرار ہوتا نہ وصال یار ہوتا
گر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

میری آنکھون مین اوسوقت زمانہ سیاہ ہوگیا پہر تو قیامت بپا ہوگئی ماتم ہونے لگا اپنے بیگانے
سب زار زار روتے تھے دوپہر تک غسل و کفن سے فراغت کرکے جنازہ تیار ہوا بعد نماز جمعہ یعنی
شاہ کے تکیہ مین نماز جنازہ پڑہی گئی اور وہیں تکیہ مین جو ہمسے اکہاڑہ کے پاس ہے اوس
گوہر گرانمایہ آفتاب شرم و حیا کو قبر مین چھپا دیا اور خالی ہاتھ خاک بسر گھر پلٹ آئے

حکیم صاحب اوس مرحومہ کی کس کس خوبی اور صفات کو یاد کرکے روؤن حسن وجوانی
مسکینی - غیرت - عصمت - اخلاق - تمیز - نفاست - تمکنت - بردباری - وقار -
شیرین کلامی - قابلیت - علمیت - ذہانت - ذکاوت - محبت - ضبط - استقلال - صبر -
ہاے ہاے کیا کیا خوبیان خدا بخشے خانم جان پیاری ہتو تجھے اللہ نے نہ دی تہین ہاے
آنکھونکا نور گیا دل کا سرور گیا میری کمر توڑ گئی مجھے بیکس و بے یار چھوڑ گئی ہاے میری
محنت سالہا سال کی خاک مین ملگئی پالی پوسی جوان جہان میری بچی مجھسے چھین
لی گئی ہاے ہاے اوس یوسف گم گشتہ کو کہان ڈھونڈون کس سے پوچھون کون بتاے
اوسی جگہہ گئی جہان کا راستہ معلوم نہین نہ کاروان ہے نہ جرس ہے نہ راہ ہے نہ پگڈنڈی اگر
ہین ملتے جواونسے پوچھون قاصد نہین جاتا جو سندیسا بہیجون کیا کرون کاش مین جانتا
حکیم صاحب وہ کونسی منحوس ساعت تہی جب ہم کانپور سے نکلے تھے آگ لگے اوس گہڑی کو
اوسی وقت کا سفر میری خانم جان پیاری کیلئے سفر آخرت تہا کشتی پر سوار ہونے کے بعد
دو تین دن تک کچہہ بہی بیماری نہ تہی ہان یہ حس درد سر بہالی سی ضرور تہی اور کہانا بالکل
نہین کہاتی تہی ہم سمجھے کشتی کا تکان اوراوسکا دوران سر جو سبب ہے اوسکو بہی ہوگا
اسی سے افسردہ ہے جو تہے دن دوپہر کو اوسنے استفراغ کیا جسمین بہت سا صفرا
گرا اور فوراً بخار ہو آیا ساعت ساعت ترقی کرنے لگا چنار گڑہ مین پہونچگئے ویسی ہی
تپ موجود تہی جسقدر دوا کرتے تہے مرض مین اشتداد ہوتا جاتا تہا وہان تین مسہل ہوے
مگر کچہہ فائدہ نہوا پہر لکہنو لے آئے یہان پہلے ایک حکیم سے رجوع کیا مگر کچہہ فائدہ نہوا اوسکے
بعد حکیم میر علی صاحب کا علاج شروع کیا خانم نے کہا کسیکا علاج مفید نہوگا ہان اگر حکیم
صاحب کانپور سے تشریف لائین بایقین مجھے اونکی توجہ سے شفا ہوجائے گی
اوسکے کہنے سے مین نے آدمی آپ کیخدمت مین روانہ کیا اور حکیم میر علی کا علاج چہوڑکے
حکیم شفائی خان صاحب سے رجوع کیا ہاے اوسکی زندگی ختم ہوچکی تہی آپ کے آنے مین
توقف ہوا اور مرض اپنا کام کرچکا تہا تاہم امید باقی تہی کہ آپ آجائینگے تو افاقہ
ہوجائیگا چنانچہ مین نے پہلے بیان کیا ہے کہ شب پنجشنبہ کو خود ہی حساب لگایا اور مجھسے
کہا کہ اب میری قضا آپہونچی ورنہ ممکن تہا حکیم صاحب نہ آتے ان باتون کے بعد ماما صاحب
اعظم جی کے پاس گئے مین میرزا جی کے پاس بیٹہا ہوا رونے لگا اونسے طنز سے کہا ہے

صاحب میری خانہ ویرانی آپ ہی نے کی اب رونے دہونے سے کیا ہوتا ہے مین نے
اسکا کچھہ جواب ندیا اور اپنے دل مین یہ شعر پڑہا ـ

| | | |
|---|---|---|
| کجا گیرم سراغ یوسف گم کردہ خود را | + | دل بیطاقتی ہمچون جرس در کاروان دارم |

میرزا جی نے پہر کہا

| | | |
|---|---|---|
| اے دل بزیر خاک طپیدن چہ فائدہ | | بعد از ہلاک سینہ دریدن چہ فائدہ |

مین وہان سے اونکے نانا صاحب کے پاس آیا اور کہا کہ ان لوگون نے دو تین دن سے
کچھہ کہایا پیا نہین ہے آپ اصرار کر کے کچھہ کہلا دیجئے چنانچہ اونہون نے کہانا منگوایا مین
جبکا وہان سے اونکے رحم اللہ کو ڈہونڈہنے لگا اونکے دور سے پیچہے دیکہا اور دوڑ کے
آیا مین اوسی دیوار کے نیچے اوس سنگ لیلے سے لپٹ گیا اور اسقدر رویا کہ قریب تہا آنکہین
جاتی رہین وہ بہی بیقرار ہو کے رونے لگا پہر مجہے سمجہایا کہ اب رونے سے کیا حاصل جو کچھہ ہونا
تہا ہو گیا مین نے قصد کیا کہ اوسکو ساتہہ لیکے سمرقند چلا جاؤن مرجاؤن اتنے مین ایک شخص
نے آکے کہا تمہارے نانا بلاتے ہین ناچار گیا رحم اللہ نے کہا تہا آپ نے ہماری کشتی
کے پیچہے پیچہے آنے کا وعدہ کیا تہا مین نے کہا ہان اوسنے کہا اس لئے خانم صاحبہ جسطرف
اونکا پلنگ تہا گرداگرد پردہ کر کے بیٹہی رہتی تہین اور پیچہے کی کہڑکی کہولکے دریا کیطرف
دیکہا کرتی تہین زعفران ہر وقت سامنے حاضر رہتے تہے وہ بار بار اسطرح پیچہے مڑ مڑ کے دیکہتی
تہین گویا کسی کا انتظار دیکہتی ہین دو دن میرزا جی اور اعظم جی کے پاس بہی نہ گئین چپکے
پلنگ پر لیٹی رہتی تہین یا دیوان حافظ اور چہوٹی بیاض جو آپ سے لی تہی دیکہا کرتی
تہین جو تہے دن صبح کو مین سلام کرنے گیا تو دیکہا کہ نہایت ملول و آنکہین سرخ ہین گویا
رونے سے اشوب چشم ہو گیا ہے اوس دن مطلق کچھہ نہین کہایا بلکہ دوپہر کیطرف کی جس مین
شب کی غذا بہی نکل گئی سب جمع ہو گئے مگر اونہون نے کسی سے کچھہ نہین کہا صرف یہہ
کہا اسوقت مجہے تنہا چہوڑ دو نیند آتی ہے ذرا سو رہونگی چنانچہ سب چلے گئے زعفران
تلوے سہلانے لگی اور مین ہاتہہ ملنے لگا تہوڑی دیر کے بعد آنکہہ کہولی اور مجہے کہا رحم اللہ
تونے دیکہا وہ ظالم ستمگار نہ آیا مین نے کہا بیشک مرد دل مین سمجہا کہ سوا آپ کے اور کیکو
کہتی ہین اونہون نے دو تین بار یہی کلمہ کہا مگر مین نے زعفران کیوجہ سے کچھہ نہ پوچہا

الله رے عباس کیون نہین کہا ـ شعر

چپکا ہو رہا غرضکہ اوس وقت سے تپ شروع ہوئی اور روز بروز بڑہنے لگی آٹھ آٹھ پہر بے
غذا پڑی رہتی تہین ضعف کیوجہ سے پہلو بدلنا دشوار تہا ناتوانی کی حد تک نہ تہی ۔

حسرت اے طاقت ایام وصال جانان ہا ہا آج مجبور ہین کروٹ بدلنے کے لیئے

کبھی بڑی منت وسماجت سے دو چار نیچے کہا لیتی تہین اوس سے چار دن کے بعد
بہت ہی مزاج ناساز ہوگیا مجھسے فرمایا تو کشتی کے عرشہ پر جا کے بیٹھ اور دیکھتا رہ کوئی
چہوٹی کشتی آتی ہے جسپر چار تہانہ کی لنگی بندہی ہو اگر دیکھنا فوراً مجھے اطلاع کر دینا
چنانچہ اوسدن سے مین دو دو پہر کشتی کی چہت پر بیٹھا رہتا تہا اور چارون طرف دیکھا
کرتا تہا اور خانم صاحبہ کی جب کشتی ٹھہرتی تہی ضرور اوسپر سے اوتر کے کنارہ پر آتی تہین چند
پیرزائی وغیرہ منع کرتی تہین مگر نہین مانتی تہین ایک روز دو تین گھڑی دن رہے کشتی
ٹھہری مجھسے فرمایا ان درختون سے جو کنارہ پر لگے ہین دو تین لکڑیان لے آ چنانچہ مین لایا
کہا انکو اسمین رسی سے باندہو اور کنارہ پر کہڑا کر دے اور یہہ کاغذ اوسمین لٹکا دے پہر
الہ آباد کے قریب ایک جگہہ ایسا ہی کیا مین نے سمجہا پہلا خط مین نے لکڑیون پر پایا تہا پہر
اوسنے کہا جب چنارگڑہ پہونچے ایک حکیم صاحب کا علاج کیا مگر کچہہ فائدہ نہوا بلکہ ضعف
اور نقاہت زیادہ ہوگئی تب خانم صاحبہ نے کہا مجھکو کانپور یا لکھنو لے چلو تو آرام ہو جائیگا
یہان کی آب وہوا اور بہی خراب ہے ہر چند لی جان ہولیر صاحب کے پاس نوکر ہو گئی تہی
مگر خانم صاحبہ کے لئے سب گہبرا گئے تہے آخر لکھنو کیطرف روانہ ہوئے بعد چند روز کے جب
کسی حکیم کا علاج فائدہ مند نہوا خانم صاحبہ کے اصرار سے کانپور آدمی بہیجا گیا انہون نے
مجھکو ایک خریطہ دیا کہ آدمی کو دیدینا آپکو پہونچا دے جب آپ کے پاس سے خریطہ آیا
مین نے خانم صاحبہ کو پہونچا دیا وہ حالت آخر تہی اوسکو دیکہکے رونے لگین اور فرمایا کہ
دکھوا اتنی نابعداری کیوجہ سے آنے کا موقع نہ ملا اب یقین ہے کہ نہ آئینگے مین نے تسکین
کے لئے کہا کہ آپ خاطر جمع رکہئے جبتک انکو اطلاع نہتی نہ آئے اب تو ممکن نہین کہ ایک
لحظہ بہی ٹھہر سکین فرمایا معلوم نہین اوس بیرحم پر کیا آفت پڑی اس قدر بیوفائی کی امید تو
مجہے ہرگز نہ تہی کہ باوجود میرا حال معلوم ہونے کے نہ آ سکے کوئی ایسا ہی سانحہ پیش آگیا
ہو گا شاید خانہ خراب حساب وکتاب سرکاری کے جھنجھٹ مین پڑ گئے ابتدا سے اسی
حساب کتاب نے ایسے ہی خاک مین ملا دئیے اب ہی اوسی کا سبب ہوگا مین نے کہا وہ تو

آدمی گیا ہے اوسکو اسقدر توقف ہوا اس سے امید قطعی ہے کہ ضرور آتے ہونگے یہ سنکے ایک
آہ کھینچی اور کہا بہائی - ع

پس از آنکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد

مگر بدہ جمعرات کو بہت ہی انتظار کیا جمعرات تھو پانی گرم کراکے کپڑے سے تمام جسم پاک کیا
اور پوشاک بدلکے سب سے کہا تہوڑی دیر میرے پاس کوئی نہ آئے سب الگ
ہوگئے مجہے تنہائی مین بلاکے کہا ایک پیالی مین تہوڑا چونا گھول کے لے مین نے جلد
تعمیل کی عصر کے وقت مجہہ ایک سفید کاغذ خریطہ مین سی کے دیا اور فرمایا اگر وہ ظالم میر حیم
حکیم صاحب کے ساتھ آئے تو یہ شیشہ دیدینا اور اگر وہ نہ آئین اور کہیدیا نہ مین بیس جائین
تو جس طرح ممکن ہوا سکو اونکے پاس پہونچا دینا یہ میری وصیت ہے اسکو ضرور پورا کرنا
یہہ میری آخری خدمت ادا کرنا تجہپر فرض ہے مین نے کہا مین بسر و چشم تعمیل کرونگا اول
تو وہ خود ہی انشاء اللہ آئین گے اوسوقت آپ کے سامنے ہی دونگا اور اگر ایسا ہی کچہہ
پیچ پڑ گیا کہ میر صاحب نہ آسے مین خود کانپور جاکے پہونچا دونگا اور جواب لا دونگا یہہ سنکر
زار زار رونے لگین اور کہا بہائی آپ یہ ہونا بخیر ہے قضا سر پر آپہونچی مرض اپنا کام
کر گیا ملک الموت کی صورت آنکہون مین پہر رہی ہے اب یہ باتین خواب و خیال سمجہنا چاہئیے ہ

اجل بہی بجبر ہے وہ بہی غافل
کوئی رکہے کسیکا آسرا کیا

مین بہی رونے لگا اور دیر تک مین اور وہ دونون روتا کئے پہر مین چلا آیا مین نے کہا کیا کہون
ستیاناس ہوا میں حساب کا دو مرتبہ اوسنے مجہے روک رکہا اگر مجہے یہ معلوم ہوتا کہ آخر ایسا
ہونے والا ہے اوسکی کیا حقیقت تہی اگر نو مین بہی مجہے روکتین تو جان پر کہیل جاتا اور جسطرح
ہوسکتا جاتا اب کیا ہوسکتا ہے وقت ہاتہہ سے جاتا رہا اور مجہسے کچہہ نہ ہوسکا ہ -

| ہ تجہہ بن جان گرانمایہ ہے کیا مال اے دل | اک تصدق ہی برے وقت کے ٹلنے کے لئے |
|---|---|

خیر اسوقت مجہہ نانا صاحب بلاتے ہین کل انشاء اللہ مین آؤنگا اور مزار جانان پر چلونگا
یہہ کہکے مین نانا صاحب کے پاس آیا اونہون نے کہا مین نے اصرار کرکے ان
لوگون کو کچہہ کہانا کہلا دیا ہے اب چلنا چاہئے چنانچہ سب سے رخصت ہوکر باہر آئے رحم اللہ
نے وہ خریطہ چپکے سے مجہے دیدیا مین نے جیب مین رکہہ لیا اور مکان پر آکے کہولا دیکہا ایک

سادہ بند کاغذ کا لپٹا ہوا ہے اور اوس پر یہ شعر لکہے ہین ؎ -

بسیل اشک بدہ عوطہ قاصد ایکبار — جو خواہی راز دل نامہ ام شود اظہار
مبادا مین دو حرف نوشتم چنانکہ غیر بداند — تو ہم ز ردسے کرمت بخوان چنانکہ تو دانی

مین اوس اشارہ کو سمجہہ گیا اور ایک طشت پر آب مین اوس کاغذ کو ڈالا تو الفاظ ظاہر ہو گئے
ہین سنئے پڑہا یہ مضمون لکہا ہوا تہا جسکو مین نے نقل ہی کر لیا ؎

خط مین حال دل پر آبلہ سمجھے جو لکہا — نامہ پہوٹ کے رولی ہر سیاہی کیا کیا

رقعہ آخر

تم مرتے دم نہ آئے مروت سے دور تہا — اسوقت پاس آپکا ہونا ضرور تہا
بلبم رسیدہ جانم تو بیا کہ زندہ مانم — پس ازانکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد

دلدار جفا کار سلامت - بعد سلام کے معلوم ہو کہ آپکا خط میری تسکین کا باعث ہو نہ پہونچا چشم منتظر
مین نور اور دل بیتاب کو سرور حاصل ہوا جو کچہہ گلہ شکوہ مجہے آپ سے تہا جاتا رہا اور معلوم ہوا
جو کچہہ ہو رہا ہے میری قسمت کی خوبی سے مجہے آپ کے انتظار مین جو الجہن ہے اوسکا اندازہ
مشکل ہے صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک دروازہ کی طرف ٹکٹکی بندہی ہے اور کان
لگے ہوئے ہین کاش کوئی تو آکے کہدے وہ آگئے مگر ہائے تم نہ آئے پر نہ آئے مجہے یقین کامل ہے
میری عمر کا پیمانہ لبریز ہو چکا اب دم نکلا کہ اب نکلا صدہا بار جان ہونٹون پر آئی مگر پلٹ گئی
صرف اس تمنا مین کہ شاید مرتے دم تم آجاؤ لیکن اب یہ تمنا ہی جاتی رہی مرض ہجران
اپنا کام کر چکا دوا ہوتی ہے علاج کیا جاتا ہے مگر بیمار محبت کبہی اچہے ہوئے ہین یہ مرض قبر
جان ہی لیکے جاتا ہے مگر اوپر والے تیمار دار خاک بہی نہین سمجہتے ؎ -

احباب کچہہ کو نہ کرین فکر دوا مین — اے درد مین ہون تیری ترقی کی دعا مین

کسی ساعت کی مہمان ہون اب تصور مین بہی اتنی قدرت نہین کہ تمہارے دیدار کا نقشہ کہینچ سکوں ؎

خیال اجل سے تسلی کرون — وہ طاقت بہی جان حزین ہو چکی
امید وصل چلی جاتی ہے ال نادان — قضا کو آنے کا بس انتظار باقی ہے

تقدیر نے کیا نیرنگ دکہایا ہے مرتے مرتے بہی تمہاری صورت نہ نظر آئی - اگر بعد میرے

کہہ قیاس چاہتا ہے یہ شعر خانم جان ہی کا ہوگا ورنہ میان لا علم بالا آوری صاحب تو خوب ہی کہتے ہین ع میرے مرحم

آئے تو کیا فائدہ ؎

ہمین کیا جو تربت پہ میلے رہے ✣
کہ ہم تو یہان بہی اکیلے رہے

مین خدا کی قسم اب بہی گلہ مند نہین ہون اور نہ تمکو کوئی الزام دیتی ہون یہ ساری مہربانیان میرے بخت ناساز کی ہین میری دعا ہمیشہ سے یہی ہے کہ خدایا زندگی بہر یعنی ہر دم تمہارے ساتھ بسر کر دے ورنہ مجہے پیوند خاک بنا دے میرا پردہ فاش نہونے ؎

یا تو قابو مین مری کاش طبیعت ہوتی
یا مرے پہلو مین وہ چاند سے صورت ہوتی

الحمد للہ اگر وہ نہوا یہ تو ہوا اس ضعیفہ گنہگار کی میرے پروردگار نے سن لی تو تمہیر تصدق جاتی ہون ؎

ما نقد عمر صرف رہ یار کردہ ایم ✣
کاریکہ کردہ ایم ہمین کار کردہ ایم

ہزار ہزار شکر ہے کہ مجہکو اس راہ دشوار گذار مین ثابت قدم رکہا اور بڑی جانکاہی و سینہ زوری سے محبت کی کڑیان مین نے برداشت کین ہر آفت کو بڑے استقلال سے اوٹہایا ؎

شربت نرگس اب حسرت شور بجی زہر غم
تلخکامی سے مجہے سب کچہہ گوارا ہو گیا

لیکن اب سکت باقی نہین ہے دل چہوٹ گیا طاقت نے جواب دیا ہمت ہار گئی تمہاری مفارقت کا بار نہین اوٹہتا نہین اوٹہتا ؎

تہک گیا درد بہی اوٹہتے اوٹہتے
اب کلیجے مین رہا جاتا ہے ✣

میرے پیارے اگر بعد میرے مرنے کے تمہارا آنا یہان ہو تو میری قبر پر ضرور آنا خدا کے لیے اغماض نکرنا گو تمکو تو وہ خاک حسرتون کا ڈہیر دیکہکے رنج ضرور ہوگا مگر آنا ضرور لیکن ذرا سنبہلے ہوئے ؎

نہین پہول تربت کے کانٹے بچہے ہین
میری قبر پہ پاؤن رکہنا سنبہل کر

اگرچہ میری خاک مرقد اس قابل نہین ہے کہ تمہارا غبار دامن بن سکے مگر شان بندہ نوازی الم حق محبت کے خیال سے بلا سے دوری سے آکے فاتحہ پڑھ دینا ؎ مترجم -

لپٹ نہ جائے کہین خاک مست مرقد کی ✚
ذرا سمیٹ کے دامن گذر کرے کوئی

اس عمل سے نہ صرف میری روح ہی خوش ہوگی بلکہ تمہاری وفاداری کی لوگ تعریف کرین گے ؎

آفرین بر دل نرم تو کہ از بہر ثواب
کشتۂ غمزۂ خود را بہ نماز آمدۂ

ہائے غضب وہ ستم ؎

زہے حسرت کہ بہ خون در عدم خوردہ باشم
تو بر خاکم آئی و من مردہ باشم

آہ مجھے اسکی بھی امید نہین کہ تم میرے بعد بھی آسکو میری تقدیر ایسی کہاں کہ میرا پیارا میرا جان سے عزیز دوست میری قبر پر آئے ہان اگر جذب صادق اثر کرے اور میری محبت اچھا رنگ دکھائے تو کیا عجب ہے ؎

کشتۂ کہ عشق دارد نگذارد بدینسان
بہ جنازہ گر نیائی بمزار خواہی آمد

دیکھو میری یہہ وصیت سمجھو کہ اگر تم میرے بعد آنا تو اپنا حال بحال رکھنا اور میری جان کی قسم میرے سر کی قسم ہرگز بیچ رکھنا کوئی حرکت دیوانگی و بیتابی کی نہ کر بیٹھنا اس سے کوئی فایدہ نہین بجز اسکے سوچو اپنی طبیعت کو خراب کرو اور ناحق کے صدمات اٹھاؤ صبر سے بہتر کوئی علاج نہین ہے جس قدر استقلال سے کام لوگے اور تحمل کروگے تمہارے حق مین مفید ہے اور نیز میری روح کو ثواب پہونچیگا دنیا کے رنگ ہی یہ مین خدائی کے کارخانہ مین کسکو دخل ہے ؎

ہوے ماتم مین وہ آئین تو کہنا
کرین منع آپ کے دشمن کہیگا

تمکو خدا سلامت رکھے مجھے یہ توقع ہے کہ فاتحہ اور ایصال ثواب سے مجھ محروم نہ رکھوگے

میرے گناہون کا بار مجھے کچلے ڈالتا ہے تمہاری وجہ سے کچھہ تو تخفیف عذاب ہوگی ٥

| | | |
|---|---|---|
| | ہمیم دیت بس کہ در روز حشر<br>شماری تو از زمرۂ کشتگان تم | |

یہ بہت صاف بات ہے کہ کسی عورت کو موت آنا ایک بڑی نعمت غیر مترقبہ ہے ١٣١ دنیا مین جس طرح وہ مستور سمجھی گئی ہے جلد مرنے مین اوسکی پردہ پوشی ہی متصور ہے اور اس صورت مین رنج و غم عبث ہے۔ بلکہ مین تو تمہارے لئے یہ ایک خوشی کی بات خیال کرتی ہون اس لئے کہ پابندی سے آزادی ہمیشہ قابل قدر ہوا کرتی ہے جسکا تمہین شکر کرنا چاہئے ٥ -

| | | |
|---|---|---|
| | میرا مرنا اون کے گھر شادی ہو لی<br>خون کے چھاپے لگے دیوار مین | |

تمکو شاید کچھہ انفعال ہو کہ مین وقت پر نہ آیا اسکا خیال بھی نہ کرنا چاہئے کیونکہ خدا کی مرضی یونہی تھی اور جبکہ انسان ایسی باتون مین مجبور محض ہے تو نہ تمکو منفعل ہونا چاہیئے نہ مجھے گلہ مند ٥ -

| | | |
|---|---|---|
| | لب پہ مرے کچھہ شکوۂ بیداد نہین ہے<br>گذرا ہے جو مجھپر وہ ذرا یاد نہین ہے | |

مین کہتی ہون کہ ذرا بھی تمہارا قصور نہین سمجھتی اور رتی برابر کسے رنجیدہ نہین ہون: مین تو یہان تک حاضر ہون ٥

| | | |
|---|---|---|
| | بروز حشر گر پرسند خسرو را چرا کشتی<br>چہ خواہی گفت قربانت شوم تا من ہمان گویم | |

ہان آرزو ہے تو یہہ کہ دہان مین بکسے جی کھول کے ملون اور خاک مین ملی ہوئی ارمانین پوری ہون ٥

| | | |
|---|---|---|
| | عوض حور خدا سے تجھے دلبر مانگون<br>خلد دینے جو لگے مجھکو تیرا گھر مانگون | |

ہائے کیا مزہ ہو اوسوقت جبکہ ٥

| | | |
|---|---|---|
| عرصۂ حشر مین اللہ کرے گم مجھکو | | اور پھر ڈھونڈتے گھبرائے ہوئے تم مجھکو |

اب دنیا مین اگر آرزو باقی ہے تو یہہ کہ تمکو ایکبار مرتے دم دیکھون اور یہہ نہ ہو تو تم میری خاک پر ایکبار ہو جاؤ تاکہ میری ہمیشہ قبر مین ٹھنڈک رہے ؎

قبر پر بعد فنا آئیے گا — چار آنسو ہی بہا جائیے گا

تو بہا سے ہمین باشد کہ ز خود گم گشتہ — بر سر لوح مزارم بنام محبوب مرا

میرے وفا پرور دوست اگر سچے تمکو کچھہ محبت ہے تو میری یہ باتین مانو بلکہ وصیت سمجھو کہ غم بیہودہ اور رنج فضول کے عوض اپنی یہ عادت کر لو کہ جب دسترخوان پر بیٹھا کرو تھوڑا سا کھانا کسی محتاج کو دیدیا کرو اور ایک قطرہ پانی زمین پر چھڑک دیا کرو اس ترکیب سے مجھے ثواب بھی پہونچیگا اور تم مجھے ہمیشہ یاد رکھو گے ؎

جو با حبیب نشینی و بادہ پیمائی — بیاد آر حریفان بادہ پیمارا

یہ خط مین اب تمام کرتی ہون اگر میری زندگی باقی ہے تو پھر ملین گے اور چین کرینگے ورنہ خدا حافظ تمکو اللہ کو سونپا ہم تو چلے ؎ —

وا ماندگان پہ دیکھیے کیا ہو
اپنا تو نباہ کر گئے ہم

سر جدا کرد از تنم شوخی کہ با ما یار بود — قصہ کوتہ شد وگرنہ درد سر بسیار بود

زیادہ بس باقی ہوس

رقعہ کو دیکھکے مین بہت رویا چونکہ مرنا جینا اختیاری امر نہین ہے ورنہ شدت غم سے دم نکلا جاتا تھا اور روح قالب مین تڑپتی تھی ساری رات بری طرح گذری صبح کو نانا صاحب قبلہ محمود نگر سے آگئے مجھکو بھی رستہ مین نانی صاحبہ کے مکان سے ساتھہ لے لیا جب اعظم جی کے مکان پر پہونچے میرزا لڑکی مرحومہ کی باتین کہنے لگی مین پیشاب کے بہانہ سے باہر آیا اور رحم اللہ کو ساتھہ لیکے قبرستان مین گیا اوس نے قبر کیطرف اشارہ کرکے کہا ؎ —

وہ خاک اوڑتی ہے وہ ہیر مجمع یاران — وہی ہے دیکھہ لو مدفن کسیکا

مین نے پہلے فاتحہ اور دعاے مغفرت بہت ہی دیر تک پڑھی جب فارغ ہوا دل امنڈ آیا اور ضبط نہو سکا بے اختیار قبر سے لپٹ گئے زور زور سے رونے لگا اور بسمل کیطرح لوٹتا تھا کہ کسی طرح میری روح قالب سے نکلجاے ؎

بہت رویا وفائین یاد کر کے — سرہانے دیکھ کے مدفن کسیکا

دو مرتبہ اپنے کو زمین پر دے دے پٹکا رحمہ اللہ ہر چند منع کرتا تھا اور تھامتا تھا مگر ضبط قلق
کم ہوتا تھا تیسرے بار پھر مین گرا اور لوٹتا ہوا دور تک چلا گیا وہان ایک غار دس بارہ
گز گہرا تھا نصف دشت تیرا اوسمین جا رہا مگر اوسکے کنارہ خودرو درخت اور گھانس بکثرت
تہی جسمین اولجھ کے رہگیا رحمہ اللہ نے یہ حال دیکھکر غل مچایا اور تکیہ دار فقیر دوڑا آیا دو
نون نے مجھے بڑی مشکل سے اوپر کھینچا اس کشمکش مین ایک جوتا بھی میرا غار مین جاتا رہا رحمہ اللہ
میرے پاونپر گر پڑا کہ خدارا ایسی حرکتین نہ کیجیے اسمین میرے لئے بھی ضرر ہے اور آپ بھی سخت
بدنام ہونگے مگر فائدہ خاک بھی نہین چونکہ میری کمر او کولے مین سخت صدمہ پہونچا تھا بالکل
تھک گیا اور سست ہوکے قبر پر سر رکھکے وہین پڑا رہا رحمہ اللہ کمر اور کولا ملنے لگا مین نے
اوس سے کہا بھائی کہین مر جاتا تو بہتر تھا اب لطف زندگی باقی نہ رہا ہاے ایسا وفادار پیارا
معشوق جب دنیا مین نہ رہے پھر ایسی حیات پر نفرین اور ایسے جینے پر تف ہے۔

## ترجیع بند نوحۂ مومن ہدیۂ مترجم

یہ گلستان سراے تماشا نہین رہا
وہ نوبہار گلشن دنیا نہین رہا

افسوس کوئی پردہ نشین پردہ در نہین
وہ حسن جس سے عشق ہو رسوا نہین رہا

ہیہات اپنی تلخکامی دشنو یدہ طالعے
جس سے کہ زندگی کا مزا تھا نہین رہا

اے چرخ جانے سے رہے پھر ماہ کو
کیا جا ہین روزگار تمنا نہین رہا

اپنی جدا ہون کو کہان جا کے روئیے
وہ شمع روے انجمن آرا نہین رہا

کسکو گلے لگائیے اے شوق ہمکنار
وہ خوش گلوے سینہ مصفا نہین رہا

اس سے نباہیے کہ سواے وفات کے
دنیا مین ہاے نام وفا کا نہین رہا

اب کسکو دیکھیے کہ کسیکو نہ دیکھیے
وہ پردہ سوز چشم تماشا نہین رہا

پر وہ ہم جبین آئینہ آلودہ نم سے ہی
یہ آب و تاب حسن اوسی دم کے دم سے ہی

مدفن بنے زمین حسین وا مصیبتا
سعد دم ہو وہ غنچہ دہن وا مصیبتا

جس نازنین صنم پہ گران تہا حریر مین
اوسکا غلاف کعبہ کفن وا مصیبتا

دے منکر و نکیر کو ناچار وہ جواب
جو جو رہے کہے نہ سخن وا مصیبتا

[illegible]

جنکو شکستین دل عاشق عذاب ہو | وہ اور جان کنی کا محن وا مصیبتا
جو خوش سہرتا زلف سے ہو سر نگون | اوسپر جفائے چرخ کہن وا مصیبتا
تشبیہ آبنوس سے جو ہوتا تہا آب آب | ملجائے خاک مین وہ بدن وا مصیبتا
دیتے تھے جو روش بھی جسے آرام جان پہ جان | اوسکا غم ہلاک شدن وا مصیبتا
جو مہر کے سہرے ٹوٹتے تھے جسکے ہاتھ پاؤن | وہ زیر بار تاب و شکن وا مصیبتا
پہولون کو جسکے ہونے ملا یا تہا خاک مین | ہے اوسکی خاک وقف سمن وا مصیبتا

کیا اعتبار دہر کا عبرت کی جائے ہے
عشرت سرا کبھی کبھی ماتم سرائے ہے

رحم اللہ تو بھی بتا جب ایسا پیارا مہ جمال رشک پری دلربا میری جدائی مین مرجائے تو حیف ہے کہ مین زندہ رہون اور دوسری عورتون سے ملتفت ہون مجھسے تو کبھی نہ ہوگا مین یقیناً زہر کھاکے مرجاؤنگا اب زندہ رہ کے کیا کرونگا اگرچہ خودکشی فعل حرام ہے مگر کیا کرون اسکے سوا سعزہی نہین نظر آتا تو سن لینا کہ مین نے جو کہا تہا کر گذرا

دل ناکام تک شنین سب امید مین | وہی جب مٹ گیا تو پھر رہا کیا

اوسنے کہا ایسے حرکات بالکل نازیبا ہین کوئی عقلمند اوسکو ہرگز پسند نہ کریگا کیا ان باتون سے خانم صاحبہ زندہ ہوجائینگی یہ امید ہوتی ہے تو جو کچھ کرتے ہو سزاوار تہا ہمتو صبوری ہر حال مین اولی معلوم ہوتا ہے آپ زندہ آب جاہیے رحم اللہ بالش کرتا جاتا تہا جس سے مجھے آرام معلوم ہوا اور نیند آگئی مین نے دیکھا کہ مرحومہ غسل کیے ہوئے سپید کپڑے پہنے اوڑہے ایک تخت پر بیٹھی ہے بالون سے پانی ٹپک رہا ہے اور مین اوسکے سامنے زمین پر سرنگون پڑا ہون میرا سر اوٹھاکے یہہ شعر فرمایا ؎

مشت خاک بر چنین لطف سزاوار نبود | یا نہادی لب بر تربت من بعد از قتل

مین نے اوسکی بلائین لیکے کہا کہ ہمنے تو سنا تھا کہ تم بیمار ہو مگر مین تمکو اچھا خاصہ دیکھتا ہون شاید یہ حیلہ بازی میری طلبی کے واسطے تہی کہ حکیم صاحب کے ساتھ آؤنگا اوسنے جواب دیا کہ مین بیمار تو بیشک تہی اور بہت سخت عارضہ تہا جینے کی توقع تک نہ تہی مگر جیسے تم

٭ مجھے تحقیق معلوم ہے کہ حسن شاہ بعد اس واقعہ کے مدت تک بقید حیات رہے اور شادی بھی کی اولاد بھی ہوئی جو ابتک لکھنؤ مین موجود ہے — مترجم — یہ کیون مرتے جو عاشق ہوتے

ایسے ہوا اچھی ہون مگر تمہاری یہ حرکتین مجھے بہت ہی ناپسند ہین تم عقلمند ہو کے اس قسم کی اٹھانہ اور جاہلانہ ارادے کرتے ہو بڑی شرم کی بات ہے مین نے کہا کیا کرون مین یہان آیا تو کسی کمبخت نے کہدیا کہ تمہارے دشمن انتقال کر گئے جس سے مجھے سخت رنج ہوا اور چاہتا تھا کہ ہلاک ہو جاؤن فرمایا اگر یہ سچ بھی مان لیا جاے تاہم مین نے تمکو قسم دی تھی اوسکو بھی بھول گئے حالانکہ جو کچھ تمنے سنا ہی غلط سنا ہے مین مری کیا تو ابھی خاصی ہون اب تو میرے سر کی قسم کھاؤ آیندہ ہرگز یہ حال نہ کرنا ورنہ مین اپنے حقوق تمکو نہ بخشون گی اور حشر مین دامنگیر ہونگی اچھا اب آپ جایئے مین کیفر سے پہنچونگی مین کچھ کہنے ہی کو تھا کہ رحم اللہ کو چھینک آئی اوسکی آواز سے چونک پڑا اور آنسو پونچھتا ہوا اوٹھا فاتحہ پڑھکے وہان سے چلا راستہ مین رحم اللہ سے خواب کا حال بیان کیا اوس نے کہا اب کسیکے سمجھانے بجھانے کی کیا ضرورت ہے خانم صاحبہ نے خود ہی آپ کو جتا دیا ہے مین نے بھی دل مین خیال کیا کہ افعال اضطراری سے کیا حاصل جس طرح ہو سکے صبر کرنا چاہیے یہی ارادہ مستقل کرکے اعظم جی کے مکان پر پہونچا ۔ راستہ مین دس روپیہ رحم اللہ کو دیے اور اوس سے کہا کہ تیرے والدین رضامند ہون تو میرے ساتھ چل ورنہ جب تیرا جی چاہے میرے پاس آجانا مین ہمیشہ تیری خدمت سے باہر ہونگا تو میرا اور مرحومہ کا راز دار ہے مجھے تیری خاطر داری لازم ہے ۔

مرا عہدیست با جانان کہ تا جان در بدن دارم ہوا داران کویش را چو جان خویشتن دارم

نانا صاحب نے مجھسے کہا کہ اب چلنا چاہیے چنانچہ اون سبھون کی تسکین و تشفی کرکے نانا صاحب وہان سے چلے مین بھی ساتھ ہولیا چار پانچ دن کے بعد لکھنؤ سے کانپور کو روانہ ہوئے یہان پہونچکے شگن صاحب نے یہ حال سنا تو بہت ہی افسوس کیا مین نے اوسکی وصیت کے موافق کھانے اور پان کا معمول کرلیا وہ بھی بہت ہی عمدہ وصیت ہے خواہی نخواہی ہر روز دو تین بار یاد آجاتی ہے اور کسیطرح فراموش نہین ہوتی اوسی زمانہ مین مین نے ایک قطعہ تاریخ اوسکی وفات کا لکھا تھا جو یہان نقل کرتا ہون ۔ قطعہ ۔

| | |
|---|---|
| خانم زہرہ جبین چونکہ ز اوج البقا | آہ بحسن شباب شد بہ حقیقت فنا |
| سر و گلشن سال و ثنا تسخ طلب | ہاتف غیبی خموش شنید این ندا |
| داد ندا با ... نصیب و فسوس | آہ فنا شد حیف با وفا |

* [illegible] اسکی ۹۹ [illegible] کا باعث مجھے دستگاہ نہین [illegible]

# خاتمہ

ربتہ عشق بالاتر ازانست کہ بقوت عقل وفہم وبیان بپیراسودن سرا پردہ ہو حجابات ازنوان گشت باید بہ کشف وعیان بجمال حقیقت آن نظر توان کرد چنانچہ حضرت مولانا روم قدس سرہ میفرماید ؎

| | |
|---|---|
| ہرچہ گویم عشق را شرح و بیان | چون بعشق آیم خجل باشم ازان |
| شرح عشق و عاشقی ہم عشق گفت | عقل در شرحش چو خر در گل بخفت |
| چون سخن در وصف این حالت رسید | ہم قلم بشکست وہم کاغذ درید |
| شاد باش اے عشق خوش سودائے ما | اے طبیب جملہ علت ہائے ما |

عشق در حق عزت محبوب است و بکمال استغنا منفرد بحبت ذات او صفات او ست وصفات تشبیہ مندرج در ذات او و عاشق جمال او جلال او ست وجمال مندرج در جلال او علی اندوہ م خوربا خود عشق بار و ہر نفس از راہ عاشقی نغمہ آغاز د ؎

| |
|---|
| عشق است آنکہ در دو جہان جلوہ میکند |
| از لباس شاہ و گہ از کسوت گدا |

باید دانست کہ غرض از عشق چاشنی درد و غم شیدن است نہ تزئینہ و ہمہ الفتی ورزیدن وسرآنکہ خند نفسانی را با فیض روحانی گویند از محبت وعشق دعاشقی انداین مشت خاک را چہ یارا کہ کلمہ از عشق در زہی تحریر نماید و یا حرفے از محبت تقریر کند چنانکہ گفت ؎

| | |
|---|---|
| قلم از قصۂ عشق ار بنویسد ہمہ عمر | عمر آخر شود و قصہ بپایان نرسد |

آزانجا کہ این سانحہ حیرت افزا از زونما نمودن مطلوب سراسر صفا محبوب سراپا وفا بود لہذا بقول قائلے ؎

| | |
|---|---|
| سرگذشت عہد گل را از نظیرے بشنوید | عندلیب آشفتہ تر میگوید این افسانہ را |

حرفے چند از بد طفولیت تا نہایت سنہ یکہزار و صد و پنج ہجری از خاطر پر درد بہ تحریر در آورد و نظر بر عبارت مسجع و مقفی نکرد چنانچہ نظیرے گوید ؎

| | |
|---|---|
| از عتاب و لطف بینالند مشتاقان عشق | بلبلان را با نوا کار است با مضمون چہ کار |

* عبارت اصل ہے یہی لکھدینا مناسب معلوم ہوا ترجمہ بے لطف ہو جاتا۔ مترجم

موسوم شد به افسانهٔ رنگین چنانچه که این قطعه به تعمیه در تاریخ سال اختتام این حکایت
بی بدل به تحریر در آورد — قطعه

| | |
|---|---|
| حسن عجب کرد افسانه را ختم<br>به رسم تعمیه سر از سر شک | ز هاتف خواست سال آن زمانه<br>بگفتا شد عجب رنگین فسانه ۱۲۰۵ھ |

الحمد لله علی ذالک —

| | |
|---|---|
| حدیث عشق خود خوب بیانم<br>قلم از جوش این بشد سیه مست | چو شمع افتاد آتش در زبانم<br>ز من عشق بهر ما عاشقی مست |

بدرگاه کریم کارساز مشکلات چنان درد چنانکه گفت نسیم —

| | |
|---|---|
| الهی در جهان من قبول ده بیانم<br>غرض نقشی است کز ما یاد ماند<br>هر که خواند دعا طمع دارم | چو نے لبریز کن شیرین زبانی در دهانم را<br>که هستی را نمی بینم وفائے<br>زانکه من بندهٔ گنهگارم |

والله المستعان علی ما تصفون —

| | |
|---|---|
| الهی بحق بنی فاطمه<br>اگر دعوتم رد کنی ور قبول | که بر قول ایمان کنی خاتمه<br>من و دست و دامان آل رسول |

صلی الله علیه وسلم —